سلسلہ مرویاتِ صوفیاء ۱

اَلْمَرْوِيَّاتُ السُّلَمِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

(امام ابوعبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء: ۱

اَلْمَرْوِيَاتُ السُّلَمِيَّةُ
مِنَ
الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ

﴿امام ابو عبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ وتخریج:

محمد تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی

منہاج القرآن پبلی کیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695

www.Minhaj.org-sales@Minhaj.org

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء : ۱

نام کتاب	:	اَلْـمَرْوِيَّاتُ السُّلَمِيَّةُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ﴿امام ابو عبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، اَجمل علی مجدّدی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2009ء (1,100)
اِشاعتِ دوم	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت پرل کاغذ	:	230/- روپے

نوٹ : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور **CDs** سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش **www.MinhajBooks.com**

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

سلسلہ مرویاتِ صوفیاء : ۱

نام کتاب	:	اَلْـمَرْوِیَّاتُ السُّلَمِیَّةُ مِنَ الْأَحَادِیْثِ النَّبَوِیَّةِ ﴿امام ابو عبد الرحمان محمد السلمیؒ کی مرفوع متصل روایات﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ وتخریج	:	محمد تاج الدین کالامی، اَجمل علی مجدّدی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2009ء (1,100)
اِشاعتِ دوم	:	اگست 2010ء (1,100)
قیمت پرل کاغذ	:	-/230 روپے
قیمت فلائنگ کاغذ		-/170 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور **CDs** سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَـوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۷۸-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۰۷-۹-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۱۱۴۴۲-۶۷ این۔ا / اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۱۶۱۰۸/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	المحتویات	الصفحة
۞	مُقَدِّمَۃ	۱۳
۞	**اَلإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ رضی اللہ عنہ**	۲۷
۞	تعارف	۲۹
۞	آپ کے شیوخ	۲۹
۞	امام سلمیؒ کے تلامذہ	۳۹
۞	آپؒ کے بارے میں جلیل القدر ائمہ کی آراء	۴۲
۞	آپؒ کی تصانیف	۴۴
۞	امام سلمی کی کتب کی ثقاہت و اہمیت	۴۶
۞	طبقات الصوفیہ تک حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی سند	۴۷
۞	الاربعین تک حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی سند	۴۸

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

الرقم	الأبواب	الصفحة
۞	إِسْنَادُ الْمُؤَلِّفِ إِلَى الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه ﴿امام ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ تک مؤلّف کی متصل اسانید﴾	٥١
۞	اَلْأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه ﴿امام سلمیؒ سے مروی مرفوع متصل اَحادیث﴾	٦٩
١.	اَلْإِيْمَانُ وَالْعِلْمُ ﴿ایمان اور علم کا بیان﴾	٧١
٢.	اَلْإِيْمَانُ بِالرِّسَالَةِ وَفَضِيْلَةُ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم پر ایمان اور آپ کی اُمت کی فضیلت کا بیان﴾	٧٥
٣.	اَلْمِعْرَاجُ ﴿معراجِ مصطفٰی صلى الله عليه وآله وسلم کا بیان﴾	٧٩
٤.	اَلصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُوْجِبَةٌ لِشَفَاعَتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم	٨٠

الرقم	المحتويات	الصفحة
	﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کی شفاعت کا موجب ہے﴾	
۵.	اَلرُّؤْيَا	۸۱
	﴿خوابوں کا بیان﴾	
٦.	اَلطَّهَارَةُ	۸۲
	﴿طہارت کا بیان﴾	
۷.	اَلصَّلَاةُ	۸۸
	﴿نماز کا بیان﴾	
۸.	اَلْحَجُّ وَزِيَارَةُ النَّبِيِّ ﷺ	۹۳
	﴿حج اور بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضری کا بیان﴾	
۹.	تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ	۹۸
	﴿تلاوتِ قرآن کا بیان﴾	
۱۰.	اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ	۱۰۱
	﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾	

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱۱.	اَلْعُبُوْدِيَّةُ وَالْاِسْتِقَامَةُ ﴿عبادت و اِستقامت کا بیان﴾	۱۱۰
۱۲.	اَلْخَوْفُ وَالْحُزْنُ ﴿خوفِ الٰہی اور حزن کا بیان﴾	۱۱۳
۱۳.	اَلْأَوْلِيَاءُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا بیان﴾	۱۱۵
۱۴.	فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ ﴿مومن کی فراست کا بیان﴾	۱۱۹
۱۵.	اَلْأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ ﴿اَخلاقِ حسنہ کا بیان﴾	۱۲۱
۱۶.	اَلْإِخْلَاصُ وَالتَّوَكُّلُ ﴿اخلاص اور توکل کا بیان﴾	۱۳۳
۱۷.	اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوٰى ﴿زُہد و ورع اور تقویٰ کا بیان﴾	۱۳۶

الرقم	المحتويات	الصفحة
١٨.	اَلرِّضَا وَالْقَنَاعَةُ ﴿رضا اور قناعت کا بیان﴾	١٤٦
١٩.	اَلشُّكْرُ وَالصَّبْرُ ﴿شکر و صبر کا بیان﴾	١٥٥
٢٠.	اَلْفَقْرُ وَ التَّوَاضُعُ ﴿فقر و تواضع کا بیان﴾	١٥٨
٢١.	حُسْنُ الْعَهْدِ وَالْإِحْسَانُ ﴿عہد کی پاسداری اور حسن سلوک کا بیان﴾	١٦٥
٢٢.	فَضِيْلَةُ سِتْرُ الْعُيُوْب وَالْعَفْوِ وَالتَّرَاحُمِ ﴿پردہ پوشی، عفو و درگزر اور باہمی رحم دلی کی فضیلت کا بیان﴾	١٧٢
٢٣.	اَلْأُخُوَّةُ وَالْمَوَدَّةُ ﴿اُخوت و مودّت کا بیان﴾	١٧٦
٢٤.	اَلْمَحَبَّةُ	١٨٩

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿محبت کا بیان﴾	
٢٥.	اَلْحَيَاءُ	١٩٣
	﴿حیاء کا بیان﴾	
٢٦.	اَلْاِسْتِئْذَانُ وَالسَّلَامُ	١٩٧
	﴿اجازت طلب کرنے اور سلام کرنے کا بیان﴾	
٢٧.	اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْإِنْفَاقُ	١٩٩
	﴿جود وسخا اور انفاق کا بیان﴾	
٢٨.	فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ	٢٠٧
	﴿اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت﴾	
٢٩.	اَلْحَسَدُ وَالرِّيَاءُ	٢٠٩
	﴿حسد اور ریا کاری کا بیان﴾	
٣٠.	بِرُّ الْوَالِدَيْنِ	٢١١
	﴿والدین کے ساتھ حسن سلوک﴾	
٣١.	تَأْدِيْبُ الْوَلَدِ	٢١٤

الصفحة	المحتويات	الرقم
	﴿اَولاد کی تربیت کا بیان﴾	
۲۱۷	اَلْحُقُوْقُ وَصِلَةُ الرَّحِمِ	۳۲.
	﴿حقوق اور صلہ رحمی کا بیان﴾	
۲۱۹	حَقُّ الْجِوَارِ	۳۳.
	﴿ہمسائیگی کے حقوق کا بیان﴾	
۲۲۲	إِکْرَامُ الضَّيْفِ	۳۴.
	﴿مہمان نوازی کا بیان﴾	
۲۲۶	اَلْمُشَاوَرَةُ	۳۵.
	﴿مشاورت کا بیان﴾	
۲۲۷	آدَابُ الطَّعَامِ وَاللِّبَاسِ	۳۶.
	﴿کھانا اور لباس کے آداب کا بیان﴾	
۲۳۷	اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ	۳۷.
	﴿راست گو تاجر کا بیان﴾	
۲۳۸	اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ	۳۸.

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿نیک عورت کا بیان﴾	
۳۹.	خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْغَزْوِ	۲۳۹
	﴿خواتین میدانِ جہاد میں﴾	
۴۰.	إِنْشَادُ الشِّعْرِ وَالسَّمَاعُ	۲۴۰
	﴿شعر گوئی اور سماع کا بیان﴾	
۴۱.	تَحْرِيْمُ النَّوْحَةِ	۲۴۶
	﴿میت پر واویلا کی ممانعت﴾	
۞	مصادر التخريج	۲۴۷

مُقدّمہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف و طریقت دینِ اسلام سے الگ ایک متوازی دین ہے۔ یہ خیال سراسر کم علمی اور کم فہمی بلکہ جہالت پر مبنی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ میں علمِ حدیث، تفسیر اور فقہ کے کسی شعبے کے اَئمہ کا ایک چھوٹا سا مکتبہ فکر بھی تصوف اور صوفیاء یا اُن کی تعلیمات کا منکر نہیں رہا۔ دوسری اَہم بات یہ ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ معروف اَکابر صوفیاء بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ طبقۂ علماء کی طرح طبقۂ عرفاء و صلحاء بھی ہمیشہ سے خدمتِ دین میں پیش پیش رہا ہے بلکہ علماء سے دو قدم آگے بڑھ کر صوفیاے کرام نے اُمتِ مسلمہ کو رُشد و ہدایت، علم اور معرفتِ حق، گمراہیوں سے نجات، تطہیرِ باطن اور تہذیبِ اَخلاق کا عملی درس دیا ہے۔ قول کی بجائے کردار و عمل سے ایمان اور اسلام کو درجۂ اِحسان تک پہنچایا اور تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب و باطن کے کٹھن فرائض سرانجام دے کر خدمتِ دین کا فریضہ نبھایا۔ عجیب اِتفاق یہ ہوا کہ صدیوں سے اِن اَئمہ تصوف پر بطور مفسر، محدّث، فقیہ اور مجتہد علمی کام کماحقہ نہیں ہو سکا۔ نتیجتاً تصوف اور ائمہ تصوف کا علمی پہلو عوام و خواص کی نظروں سے اوجھل ہوتا گیا۔ اِس اِعتبار سے اَکابر صوفیاے کرام کی علمی ثقاہت کو متعارف کروانا اہلِ علم و تحقیق کا فرض تھا لیکن اس میں کوتاہی ہوتی رہی۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ صدیوں سے محقق علماء کے ذمے قرض تھا جس کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مروِیاتِ صوفیاء کے سلسلہ اشاعت کے ذریعے چکایا ہے۔

ذیل میں ہم موضوع کی مناسبت سے علمی تاریخ کا ایک مختصر جائزہ لے رہے ہیں جس میں ہم ان اَسباب پر اِجمالی روشنی ڈالیں گے جن کی وجہ سے صوفیاے کرام کے

مقابلے میں محدثین اور فقہاء کو زیادہ اعتبار و استناد حاصل رہا۔

قرآن حکیم میں جہاں بھی فرائضِ نبوت و رسالتِ محمدی ﷺ کا تذکرہ فرمایا گیا وہاں کم و بیش ان چار فرائض کا ذکر ضرور آیا ہے:

- تلاوتِ آیات
- تزکیہ نفوس
- تعلیمِ کتاب
- تعلیمِ حکمت

اِرشاد فرمایا گیا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○[1]

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہیں میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○‘‘

یہ بات قابلِ غور ہے کہ آیت مبارکہ میں بیان شدہ جہات اور فرائض میں سے ہر جہت اور ہر فریضہ ایک طبقہ اُمت کی نشان دہی کر رہا ہے۔ مثلا لوگوں کو حق کی تلقین کرنے والے مبلغین و مصلحینِ اُمت تلاوتِ آیات کے محاذ پر ڈٹے رہے۔ تزکیہ نفوس اور تصفیہ باطن کرنے والے صلحاء اور اَصفیاء اپنے طور پر فریضہ رسالت نبھاتے رہے، تعلیم

(۱) البقرة، ۲: ۱٥۱

کتاب و حکمت سے بہرہ ور کرنے والے مجتہدین، مفکرین اور حکماے اُمت ہر عہد میں اس دور کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تجدید و اِحیاے دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ تینوں طبقات اپنے اپنے دائروں اپنے اپنے مراتب اوراپنے اپنے اَدوار میں دین کی خدمت پر مامور رہے اور آج بھی ہیں۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اِن طبقات میں سے کسی ایک نے دوسرے کے وجود کا انکار کیا ہو یا اپنے علاوہ دوسرے کی نفی کی ہو۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا گیا:

اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. (۱)

''بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔''

یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے خشیت کی لازمی صفت کے ساتھ علماء کا تذکرہ فرمایا ہے۔ معروف اور اکابر صوفیاء کا حال بھی یہی تھا کہ وہ بیک وقت عالم بھی تھے اور زاہد و متقی بھی۔ مذکورہ بالا دونوں آیات میں وارثانِ پیغمبر علماء و عرفاء کی ذمہ داریوں کے دائرے مختلف بتائے گئے ہیں مگر ان میں سے کسی ایک دینی طبقہ کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی گئی۔ تاہم یہ ایک تلخ تاریخی حقیقت ہے کہ صدیوں پر محیط، طویل عرصہ سے لاشعوری طور پر علماء اور صوفیاء جیسے امت کے دو بڑے اور محترم طبقوں میں واضح تقسیم پیدا ہو گئی۔ اس امتیاز اور تقسیم کار کے اَسباب اور وُجوہات پر الگ سے تحقیق ہوسکتی ہے، لیکن ہم یہاں ان تمہیدی سطور میں صرف دو بنیادی اَسباب کا تذکرہ ضروری سمجھتے ہیں:

ان اَسباب پر بحث کرنے سے قبل یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ تقسیم قرونِ اولیٰ کے اَدوار میں خود بہ خود ہوئی۔ اس کے پیچھے کسی بھی طبقے کی شعوری کاوش یا سازشی حکمتِ عملی کارفرما نہیں تھی۔ تاہم بعد ازاں جب تیسری صدی ہجری میں علم الکلام

(۱) فاطر، ۳۵: ۲۸

اور فلسفہ یونان کے نظریات و اَفکار کا اِسلامی تصوف سے اِختلاط شروع ہوا تو اس تقسیم میں شعوری کاوشیں اور کسی حد تک تعصب اور معاصرانہ رقابت کے مظاہر بھی واضح طور پر دیکھنے میں آتے ہیں۔

پہلا سبب:

پہلی صدی ہجری کا نصف آخر اور دوسری صدی ہجری مکمل طور پر اس لحاظ سے اسلامی علوم کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہی دور دراصل تمام اسلامی علوم کی تدوین و تنظیم کا دور ہے۔

حکمتِ الٰہیہ کے تحت صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم سمیت بہترین دماغ کے حامل نفوسِ قدسیہ علومِ اِسلامی کی خدمت میں یوں لگ گئے کہ ان کی ساری زندگیاں ان علوم وفنون کی خدمت کے لیے وقف ہوگئیں۔ انہوں نے پورے خلوص، دیانت اور جاں فشانی سے تفسیر قرآن، حدیثِ نبوی اور فقہ اسلامی کے میادین میں شاندار خدمات سرانجام دیں۔ یہی دور تھا جب ایک طرف احادیثِ نبوی کو حجاز مقدس کے علاوہ کوفہ، بصریٰ، شام، عراق، مصر اور یمن جیسے علاقوں میں مختلف اَسالیب میں جمع کیا جارہا تھا اور دوسری طرف اَطراف و اکنافِ عالم میں پھیلتے ہوئے دین کی تفہیم کے لئے تفسیر اور فقہی علوم پر ائمہ کرام تصنیف و تالیف کے سنہری اَبواب رقم کر رہے تھے۔

ان دینی علوم کے علَم برداروں میں ایک طرف امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور امام محمد بن حسن الشیبانی جیسی عبقری اور جامع الصفات شخصیات تھیں جو قرآن و سنتِ نبوی کی روشنی میں اجتہاد و استنباط کے بعد شرعی قوانین و اصول مرتب کر رہے تھے اور دوسری طرف امام طحاوی، امام ابن ابی شیبہ، امام عبدالرزاق، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام دارمی جیسے

فقید المثال رجالِ کار احادیث نبوی کے صاف و شفاف حالت میں جمع و ترتیب کا کام سرانجام دے رہے تھے۔

الغرض اِس دورِ اَوائل میں اَئمہ تفسیر، اَئمہ حدیث، اَئمہ عقائد و کلام اور اَئمہ فقہ جو اپنے اپنے شعبوں میں سند (**authority**) تھے ان کے وسیع حلقے قائم ہوتے چلے گئے۔ دور و نزدیک سے اَعلیٰ دماغ ان کے حلقہ ہائے دروس کا حصہ بنے اور ان کی کتب کو پوری دنیا میں شہرت و ثقاہت مل گئی۔ آئندہ آنے والی نسلیں انہی معروف اَئمہ کی مشہور کتب کو پڑھتی رہیں اور اپنے اپنے حلقوں میں پڑھاتی رہیں۔ اِس طرح ہر فن اور ہر موضوع پر یہ کتب مرکزی حیثیت حاصل کرتی چلی گئیں اور انہی ائمہ کو سند کا درجہ حاصل ہوگیا۔ چنانچہ صدیوں سے جاری اس عمل نے لاشعوری اور غیر ارادی طور پر ایک تقسیم اور امتیاز پیدا کردیا۔ اس تقسیم اور امتیاز کے تحت پوری امت میں بجا طور پر سند اور حجت کے لیے یہ ائمہ دین معروف ہو گئے۔

قرونِ اوائل میں ان اَئمہ دین کے پہلو بہ پہلو ایک دوسرا طبقہ بھی دین اسلام کی خدمت و تبلیغ میں مصروف رہا، جن میں امام حسن بصری، فضیل بن عیاض، ذوالنون مصری، سری السقطی، الحارث المحاسبی، بایزید بسطامی، سفیان الثوری، عبداللہ بن المبارک، معروف الکرخی، یحییٰ بن معاذ، جنید بغدادی، سہل بن عبد اللہ تستری اور ابن ابی الدنیا وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے اسمائے گرامی بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ یہ لوگ اپنی اپنی جگہ فقیہ بھی تھے اور محدث و مفسر بھی، لیکن ان کی طبیعت کا غالب رجحان عرفان، تصوف اور طریقت کی طرف تھا۔ لہٰذا یہ بطور عارف، صوفی اور متصوف مشہور ہوگئے، ان کی توجہ قال سے زیادہ حال پر مرکوز تھی۔ یہ شہرت و ناموری سے کوسوں دور رہے تھے۔ ان کے ہاں اظہار کی بجائے اِخفاء غالب تھا۔ یہ امتِ مسلمہ کو رشد و ہدایت دینے کے لیے گفتار کی بجائے کردار کو زیادہ معتبر سمجھتے تھے۔ ان کے ہاں معرفتِ حق کے لئے علم کے ساتھ ساتھ عرفان ضروری تھا۔ یہ اسلام اور

ایمان کے درجات میں کیفیتِ اِحسان کے قائل تھے۔ یہ اپنے اپنے حلقہ تربیت میں بیٹھنے والوں کو محض کتابیں پڑھا کر مسند فراغت دینے پر اکتفاء نہیں کرتے تھے بلکہ انہیں مجاہدۂ نفس اور عرفانِ ذات و کائنات کے مراحل سے گزار کر عارف اور مزکی بناتے تھے۔

ان کی نظر عبادت کے حفظ و ضبط اور نصوص کی تشریح وتعبیر پر مرکوز نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ اُسوۂ حسنہ کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے لوگوں کو تطہیرِ باطن، تہذیبِ اَخلاق اور معرفتِ حق کی کھٹن منزلوں سے انگلی پکڑ کر گزارنے کو دینی فریضہ گردانتے تھے۔ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ ان کے حلقے میں کتنے لوگ آئے؟ کیا پڑھا؟ اور کس فن میں سند اجازت حاصل کی؟ بلکہ ان کے نزدیک اہم یہ تھا کہ کون کس حال میں آیا اور اسے کیسے صاحبِ حال بنا کر دین کی امانت اس کے سپرد کی جائے؟ صاف ظاہر ہے اس طبقہ میں نہ شہرت تھی اور نہ دولت۔ نہ ظاہری کروفر تھا اور نہ حلقہ درس کی وسعت کی خواہش۔ جو آتے وہ دنیا طلبی، ہوسِ مال و زر اور اقتدار کی تمنا چھوڑ کر آتے اور جب جاتے تو دنیا کی ترجیحات ان کا مطمع نظر رہتی ہی نہیں تھیں۔ اس لیے طبقہ علماء سے یہ طبقہ صوفیاء الگ اور منفرد ہوتا چلا گیا، حالاں کہ خود ائمہ علوم فقہ و حدیث ان نفوسِ قدسیہ کے حلقوں میں بیٹھ کر اپنے ایمان کو جلا بخشتے تھے، ان کا بے حد احترام کرتے اور ان کی زیارت کو سعادت خیال کرتے۔ لیکن مقامِ تعجب ہے کہ ائمہ کی ان سے اس عقیدت کے باوجود ثقاہت و اعتبار کی دنیا میں انہیں ہمیشہ ''کمزور'' اور ''ظنی'' خیال کیا جاتا رہا۔ ہمارے نزدیک اس کا سبب ان بزرگانِ دین کی عدم ثقاہت نہیں تھی بلکہ ان کے حال اور مقام سے لوگوں کی عدم معرفت تھی۔ البتہ صاحبانِ معرفت کے لیے ان کی حیثیت ہمیشہ سرچشمہ علم وعرفان کی سی رہی اور آج بھی ہے۔

اس غیر ارادی تقسیم کے نتیجے میں گویا علماء ایک طرف ہو گئے اور صوفیاء خاشعین دوسری طرف۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ایک علمی نشست میں حضرت شیخ الاسلام مدظلہ نے

سورۃ فاطر کی آیت نمبر ۲۸ - ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ - کا حوالہ دیتے ہوئے موضوع زیرِ بحث کو یوں سمیٹا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے علماء اور صوفیاء کو جوڑا تھا کہ علماء وہی ہیں جو خاشعین ہیں لیکن بعد ازاں خشیت، طہارت، ورع اور روحانیت ایک طرف کر دی گئی اور علم ایک طرف کر دیا گیا۔ معرفت، قیام اللیل، سجدہ ریزیاں، رِقت اور گریہ و بکاء اور اس کے نتیجے میں طاعات کے جو روحانی نتائج و ثمرات مرتب ہوتے ہیں وہ ایک طرف کر دیے گئے، اور سند، روایت، حجت اور تحقیق دوسری طرف جمع ہو گئیں۔ اوائل وقت سے ہی علم اُن اصحابِ تصنیف و تالیف کے ساتھ خاص کر دیا گیا جو علماء تھے۔ ان کے ذریعے دین کا ''قال'' امت تک پہنچا۔ جبکہ اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کا طبقہ الگ کر دیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو دین کے ''حال'' کے امین تھے۔ ''حال'' تقاضا کرتا ہے کہ بولا کم جائے اور عمل زیادہ کیا جائے۔ لہٰذا ''اہلِ حال'' نے اپنے اوپر سکوت لازم کر لیا جبکہ ''اہلِ قال'' نے اپنے اوپر روایتِ علم لازم کر دی۔ لہٰذا جو روایت کرنے والے تھے اہلِ روایت نے اُنہی سے رجوع جاری رکھا، اُمت اُن سے ثقاہت کی نسبت سے شناسا ہوگئی۔ اس کے برعکس جنہوں نے غلبۂ حال کی وجہ سے کثرتِ روایت کا عمل ترک کر دیا تھا، اِخفاے حال کی بناء پر وہ پسِ پردہ چلے گئے۔ چونکہ انہوں نے زیادہ کتابیں نہیں لکھیں اور جو لکھیں وہ موضوعات کے اعتبار سے مدارس اور اہلِ علم تک نہیں پہنچیں اس لئے عام لوگوں نے ان کی پہچان علم کے حوالے سے کرنا چھوڑ دی اور یہ سمجھا کہ یہ اَصحابِ کشف و کرامات اور ریاضات و مجاہدات ہیں۔ ساتھ ہی نہ جانے کیوں سمجھا جانے لگا کہ یہ دین کے علم میں حجت نہیں۔ اس بے بنیاد مفروضے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو حاملینِ علم ٹھہرے، ان کے سامنے جب بھی

کسی اللہ کے عارف کی بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں: ''ٹھیک ہے بھئی! وہ بزرگ ہیں مگر آپ ائمہ علم کی بات کریں جو حجت ہیں؛ اولیاء وصلحاء تو صاحبانِ کشف و کرامات اور عبادت کرنے والے اَہل اللہ تھے۔'' یعنی ہم ہر دور میں برکت تو ان کی مانتے ہیں مگر علم میں ان کی بات حجت نہیں مانتے۔ ان کے فیوضات و کرامات حق ہیں مگر بات اُن کی مانیں گے جو علم میں حجت ہیں۔ (۱)

صدیوں سے جاری اِس خود ساختہ تقسیم کا مزید نتیجہ یہ ہوا کہ بتدریج صوفیاء، عرفاء، اَصحابِ ذِکر وتصوّف - خواہ جتنے بڑے عالم کیوں نہ ہوں، محدّث، مفسر اور فقیہ کیوں نہ ہوں - انہیں ''اہلِ تصوف و روحانیت'' کے زمرے میں ڈال کر علم سے الگ کر دیا گیا؛ بلکہ اس پر متاخرین میں سے کچھ ظاہر بین علماء نے زیادتی یہ کی کہ اپنی اہمیت بڑھانے کے لئے ان بے نفس اور بے ریا شخصیات کو دین سے خارج، بدعتی اور متوازی طرزِ فکر کا حامل قرار دے دیا۔ حالاں کہ حقیقتِ حال اس سے مختلف تھی۔ یہ عظیم المرتبت لوگ پہلے عالمِ دین تھے اور بعد میں صوفی و عارف۔ زُہد و ریاضت کا معنی ہرگز یہ نہیں تھا کہ ایسے لوگ علم اور روایتِ علم سے نابلد تھے یا ان کا تعلق حدیث، تفسیر، فقہ یا علم الکلام سے کٹ گیا تھا بلکہ یہی لوگ دراصل دین کے سچے خادم اور رسول اللہ ﷺ کے نائب تھے۔ یہ محدّث بھی تھے، مفسر بھی اور فقیہ بھی۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ ان کے حلقہ ہائے تربیت میں وقت کے محدّثین، مفسرین اور فقہاء حاضر ہوتے اور علم کو نفع بخش بنانے کے لئے ان سے زُہد و اخلاص کی چاشنی حاصل کرتے۔

دوسرا سبب

جلیل القدر ائمہ حدیث کی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جو ہستیاں بطور صوفی و ولی

(۱) اِقتباس اَز خطاب آل پاکستان مشائخ کانفرنس، منعقدہ بتاریخ ۳ مارچ، ۲۰۰۹ء

معروف و مشہور تھیں انہوں نے ترکِ روایت کر دیا تھا مگر اس ترکِ روایت کے رجحان سے یہ استدلال ہرگز نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کم علم تھے۔ وہ قلیل الروایت ہونے کے باوجود کثیر العلم تھے۔ غلبہ حال ضرور تھا مگر اس کا معنی یہ نہیں کہ ان کے پاس ''قال'' نہ تھا بلکہ انہوں نے ''قال'' پر اکتفا کرنے کی بجائے حال تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ وہ فقیر بھی تھے، محدّث بھی تھے اور فقیہ و مجتہد بھی۔ بڑے بڑے اہل اللہ، عرفاء اور صلحاء جنہیں ساری دنیا صرف صوفیاء اور اولیاء کے طور پر جانتی ہے مگر وہ اپنے وقت کے عظیم محدّث، مفسر اور فقیہ ومجتہد بھی تھے؛ مثلاً امام حسن بصری، حارث المحاسبی، جنید بغدادی، امام سلمی، ابونصر سراج الطّوسی، امام القشیر ی، ابوطالب المکی، شیخ عبدالقادر جیلانی، محی الدین ابن العربی اور امام شعرانی رحمھم اللہ وغیرہ کا امامِ حدیث اور امامِ فقہ ہونا اور ان کے معاصر اَجل ائمہ فقہ و حدیث کا ان کی بارگاہ میں بیٹھ کر زانوے تلمذ طے کرنا تاریخ نے ثابت کر دیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رہنی چاہیے کہ وہ اَجل اَئمہ علم جنہیں دنیا بڑے محدث یا فقیہ کے طور پر جانتی ہے - جیسے امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام بخاری اور امام مسلم رحھم اللہ وغیرہ - وہ خود بہت بڑے صوفی تھے۔

بنیادی سوال اور اس کا ''عملی'' جواب

درج بالا حقائق کی روشنی میں ہمارا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے کہ تصوف علمی سند کے بغیر وجود میں نہیں آیا۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ صوفیاء اَئمہ علم و حدیث بھی تھے تو کیا امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابو داؤدؒ اور امام ترمذیؒ کی طرح حضور علیہ الصلاۃ و السلام تک حدیث میں ان کی بھی متصل مرفوع اسانید ہیں؟ اس کا جواب تلاش کرنے سے قبل ایک غلط فہمی کا ازالہ ضروری ہے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ جو زیادہ روایات کرتا ہے یا اس کی مرویات کی تعداد زیادہ ہوگی تو اسے زیادہ ثقہ سمجھا جائے گا۔ ثقاہت اور اعتبار کا تعلق قطعاً روایات کی کثرت کے ساتھ نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو خلفاے

راشدین رضی اللہ عنہم کو (معاذ اللہ) سب سے غیر ثقہ سمجھا جاتا کیونکہ ان سے مروی احادیث کی تعداد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبادلہ ثلاثہ اور سیدہ عائشہ وغیرہم کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں (خصوصاً شیخین کریمین سے مروی احادیث)۔ حالانکہ انہوں نے جتنا وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں گزارا اور جتنے معاملات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مشاورت فرمائی وہ سوائے چند ایک کے باقی تمام کو میسر نہیں رہی معلومات اور قربت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سب سے زیادہ مرویات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہوتیں مگر معاملہ اس کے برعکس ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ ایک الگ موضوع ہے جس پر ائمہ نے بہت لکھا ہے۔)

بعینہٖ محدثین اور عرفاے کاملین کے درمیان بھی روایات کی کثرت یا قلت کا یہی معاملہ کارفرما رہا ہے۔ جہاں تک سوال کے اس حصے کا تعلق ہے کہ صوفیاے کرام کی مرفوع متصل روایات موجود بھی ہیں یا نہیں تو اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایسی روایات کتب احادیث و تصوف میں ایک معقول تعداد میں موجود ہیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ان بزرگوں کے نام سے مسانید جمع نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے وہ پردۂ اِخفاء میں چلے گئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کو قدرت نے جس باریک بینی اور ذوق و عرفان سے نواز رکھا ہے اس کا تقاضا تھا کہ وہ ان اکابر صوفیاء کی اس علمی حیثیت و مرتبہ کو کما حقہ اُجاگر کرتے۔ اُنہیں اَکابر اَسلاف کے ساتھ ساتھ صوفیاے کرام کی ذواتِ مقدسہ سے جس قدر عقیدت و محبت ہے یہ علمی کارنامہ اُسی کا مظہر ہے۔ آپ نے اُمہات الکتب سے ان مرفوع متصل روایات کو تلاش کر کے ''سلسلہ مرویاتِ صوفیاء'' کی صورت میں مرتب فرما دیا ہے۔ اب کم از کم متلاشیانِ علم کو اس سوال کے جواب میں تردّد نہیں ہوگا کہ صوفیاء کے اَسماے گرامی سلسلہ سندِ حدیث میں موجود نہیں۔

یہ کام خود اس سوال کا ''عملی'' جواب ہے۔ لہٰذا اب دنیا کا کوئی شخص ان اکابر صوفیاء کو ائمہ علم حدیث کے گروہ سے خارج نہیں کر سکتا کیونکہ بہت سارے ائمہ تصوف،

ائمہ ولایت اور اکابر اولیاء نے بھی اپنی اپنی کتب میں مرفوع متصل احادیثِ نبوی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہیں۔

آج میڈیا پر بعض نام نہاد مفکرین ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت مخالف پروپیگنڈے کو ہوا دینے کے لئے تحریری کاوشوں اور مذاکروں میں جلیل القدر ائمہ حدیث و تصوف کی کتب کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ کہیں شیخ الاسلام امام ہرویؒ کی **منازل السائرین** کو ردّ کیا جاتا ہے اور کہیں امام سہروردیؒ کی **عوارف المعارف** کو، کہیں حضرت ابو طالب مکی کی **قوت القلوب** اور کہیں امام قشیری کے **الرسالۃ** پر تنقید کی جاتی ہے، کہیں ابو النصر السراج الطّوسی کی **کتاب اللمع** موضوعِ بحث ہے تو کہیں شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کی **الفتوحات المکیۃ** اور **فصوص الحکم** کو تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ اِن بنیادی کتبِ تصوف کو آج یہ کہہ کر الگ رکھ دیا جاتا ہے کہ یہ صوفیاء کی باتیں ہیں، علم میں ان کی کوئی سند نہیں، حالاں کہ ان امہات الکتب میں بیان شدہ اعلیٰ و اَرفع مضامین اور حقائق اپنی جگہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں لیکن ان میں بیان شدہ روایات و احادیث بھی اسی قدر ثقہ اور مستند ہیں جس قدر محدّثین کی کتب میں احادیث مبارکہ کو مستند سمجھا جاتا ہے۔

اِس خالص علمی کاوش سے اہل علم و تحقیق پر واضح ہو جائے گا کہ یہ کتب محض رطب و یابس پر مشتمل کوئی افسانہ یا من گھڑت قصوں، کہانیوں کی مجموعہ نہیں بلکہ یہ وہ عظیم کتب ہیں جن میں تزکیہ نفوس اور تصفیہ قلوب کے لئے ان اکابر ائمہ نے قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ آقاے دوجہاں ﷺ کے ارشادات گرامی سے بھر پور رہنمائی حاصل کی ہے اور کثیر تعداد میں مرفوع متصل احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ درج کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ کتب جلیل القدر ائمہ حدیث نے خود پڑھیں اور آگے ان کی اجازات دیں۔ ان ائمہ میں ایک نمایاں نام حافظ ابن حجر عسقلانی کا بھی ہے۔ یہ وہ نام ہے کہ عرب و عجم میں شرق تا غرب کوئی عالم دین یا کوئی ماہر علوم حدیث ان کی بات کو ردّ نہیں کر سکتا۔ ان کی کتاب فتح

الباری شرح صحیح البخاری عرب یونی ورسٹیوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کو دنیا سوائے محدث اور شارحِ صحیح بخاری کے کسی اور حوالے سے جانتی ہے نہ پہچانتی ہے، مگر حقیقتِ حال یہ ہے کہ یہ بہت بڑے محدث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر صوفی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے ۱۰۶ کتابیں صرف وہ پڑھیں جو تصوف سے متعلق ہیں، ان کی متصل اجازات لیں اور ان کی متصل اسانید کو اپنے ثبت میں درج کیا ہے، جو ان کتب کے مؤلف اولیاء اور صوفیاء تک پہنچتی ہیں۔ مثلاً امام سلمی کی **طبقات الصوفیة** اور **کتاب الأربعین فی التصوف**، امام ابو القاسم القشیری کی کتاب **الرسالة** کو انہوں نے سبقاً پڑھا اور اجازت لی اور آگے اجازت دی۔ حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے حافظ ابن حجر عسقلانی کے ثبت - جو **تجرید أسانید الکتب المشھورة والأجزاء المنثورة** کے نام سے بھی معروف ہے- سے اَئمہ تصوف اور عرفاء کی ایک سو چھ (۱۰۶) کتب تک کی اسانید اور اجازات کو اپنی الگ کتاب **اَلْمُنْتَقٰی لأَسَانِیْدِ الْعَسْقَلَانِي إِلَی أَئِمَّةِ التَّصَوُّف وَالْعِلْمِ الرَّبَّانِي** میں اِفادۂ خاص و عام کے لئے جمع کر دیا ہے۔

مرویاتِ صوفیاء کے اس سلسلہ کتب کی اشاعت سے اُمید ہے ان لوگوں کی غلط فہمی کا کافی حد تک اِزالہ ہو جائے گا جو محدثین اور صوفیاء کے درمیان بعد المشرقین سمجھتے چلے آ رہے تھے۔

ان اکابر محدث صوفیاء میں امام ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ کا نام نمایاں ہے۔ امام سلمیؒ نے اپنی کتب میں محدثین کے اُسلوب پر مکمل سند کے ساتھ اَحادیثِ نبوی کو بیان کیا ہے۔ ان میں کئی مرفوع متصل روایات بھی ہیں۔ زیرِنظر کتاب مرویاتِ امام سلمی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ نے اُن کی کتب **طبقات الصوفیة، کتاب الاربعین فی التصوف، کتاب آداب الصحبة وحسن العشرة، کتاب الفتوة** اور **کتاب**

السماع[1] کے علاوہ امام سلمیؒ کے جلیل القدر شاگرد امام بیہقی کی کتب - **السنن الکبری** اور **شعب الإیمان** - سے ان کی اپنی مکمل سند کے ساتھ مرفوع متصل اَحادیث کو دیگر کتبِ احادیث سے تخریج کر کے جمع کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ کتاب ہٰذا میں امام سلمیؒ کی کتب سے صرف مرفوع متصل احادیث کو ہی درج کیا گیا ہے جب کہ امام سلمیؒ نے مختلف موضوعات کے تحت اپنی کتب میں مرفوع احادیث کے علاوہ دیگر احادیث بھی کثیر تعداد میں بیان کی ہیں۔ علاوہ ازیں عامۃ الناس کی سہولت کے پیشِ نظر تمام اَحادیثِ مبارکہ کو (کتاب ہٰذا کے پہلے ایڈیشن کے برعکس) موضوع کی مناسبت سے مختلف عنوانات کے تحت درج کر دیا گیا ہے۔

(ڈاکٹر علی اکبر الازہری)

ڈائریکٹر رِیسرچ

(۱) امام ابوعبدالرحمٰن السلمیؒ کی کتاب **طبقات الصوفیة** کے علاوہ دیگر کتب و رسائل کو نصر اللہ پور جوادی نے ایران سے ''مجموعۂ آثار ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ'' کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا ہے۔ ہم نے قارئین کی سہولت کے لئے کتاب ہٰذا میں ''مجموعۂ آثار ابو عبدالرحمٰن سلمیؒ'' میں موجود امام سلمیؒ کی اصل کتب سے حوالہ جات (صفحہ و رقم حدیث وغیرہ) دینے کے ساتھ ساتھ ''مجموعۂ آثار ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ'' کا مکمل حوالہ (جلد و صفحہ) بھی درج کر دیا ہے۔

﴿اَلْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ رضي الله عنه﴾

(٣٢٥-٤١٢ھ)

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

تعارف

شیخ المشائخ امام ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری السلمیؒ کا شمار جلیل القدر حفاظِ حدیث، جید علماء اور اکابر صوفیاء میں ہوتا ہے۔[1]

محدّث أبو سعید محمّد بن علی الخَشّاب نے آپ کے حالات پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ وہ اِس میں بیان کرتے ہیں:

آپ جمادی الآخر ۳۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ۳۴ سال کی عمر میں امام ابو بکر الصبغی، امام اصم اور ابو عبد اللہ بن اخرم سے اپنے ہاتھ سے لکھ کر روایت کیا۔ آپ نے اپنے نانا مشہور محدث امام اسماعیل بن نُجیدؒ سے سماعِ حدیث کیا اور اِسی طرح دیگر کئی کبار ائمہ سے بھی سماع کیا۔ ۳۵۳ھ میں آپ نے عراق کی طرف سفر کیا۔ آپ نے مختلف شیوخِ حدیث سے تمام موضوعات پر احادیثِ مبارکہ جمع کیں۔[2]

آپ کی تصانیف نہایت مقبول ہیں۔ اِن میں آپ کی وجہ شہرت ''**طبقات الصوفیہ**'' اور ''**مجموعۂ آثار**'' ہیں جو آپ نے تصوف کے موضوع پر تصنیف فرمائیں۔

آپؒ کے شیوخ

امام سلمیؒ کے اعلیٰ علمی مقام و مرتبہ کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ اُنہوں نے

---

(۱) ذهبی، تذكرة الحفاظ، ۳: ۱۰٤٦

(۲) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۳: ۱۵۳

اُن اکابر ائمہ حدیث سے استفادہ کیا، جو نہ صرف اپنے وقت کے امام تھے بلکہ اُنہوں نے شاہکار کتبِ حدیث مرتب کر کے حدیثِ رسول ﷺ کی جمع و تدوین میں بھی گراں قدر خدمات انجام دیں۔ امام سلمیؒ نے جن مشہور ائمہ حدیث وتصوف سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اُن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

١. **الإمام أبو عبد الله الحاكم النّيسابوري (صاحب المستدرك)**
(٣٢١۔٤٠٥ھ/٩٣٣۔١٠١٤ء)

امام حاکم کا شمار اجل ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپ اپنے وقت کے حدیث کے امام تھے۔ آپ کے بارے میں علامہ زرکلی نے 'الأعلام (٦: ٦)' میں لکھا ہے: **وهو من أعلم الناس بصحيح الحديث وتمييزه عن سقيمه** (امام حاکم احادیث صحیحہ کے سب سے بڑے عالم تھے اور حدیث صحیح و غیر صحیح کی خوب معرفت رکھتے تھے)۔ آپ کثیر کتب کے مصنف تھے جن کی تعداد ١,٥٠٠ تک بتائی جاتی ہے۔ آپ نے اپنے وقت کے دو ہزار (٢,٠٠٠) شیوخ و اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ (١)

٢. **الإمام أبو نُعيم الأصبهاني (صاحب حلية الأولياء)**
(٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)

امام ابونعیم اصبہانی عظیم محدث، مؤرخ، فقیہ اور معروف صوفی تھے۔ آپ نے اِنہی موضوعات پر درجنوں کتب تالیف کیں۔ آپ کی مشہور کتب **حلية الأولياء، دلائل النبوة** اور **المسند المستخرج علی صحيح مسلم** ہیں۔ ائمہ حدیث نے آپ کا تذکرہ الحافظ الکبیر، محدث العصر اور شیخ الاسلام جیسے القابات سے کیا ہے۔ خطیب بغدادی

(١) ١۔ سيوطی، طبقات الحفاظ، ٢: ١٠٣٩
٢۔ ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٧: ١٦٣

کے نزدیک حافظ الحدیث صرف دو ہستیاں ہیں: ایک حافظ ابونعیم الاصبہانی اور دوسرے ابو حازم العبدوی الاعرج۔(۱)

۳. الإمام الحافظ أبو الحسن علي بن عمر الدّارقطني (صاحب السّنن) (۳۰۶۔۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)

امام دارقطنی حافظ الحدیث اور امیر المومنین فی الحدیث کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ نے اپنے دور کے جلیل القدر شیوخ و اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ اِسی طرح ائمہ حدیث کا ایک بڑا طبقہ آپ کے علم و فضل سے مستفید ہوا۔ آپ جرح و تعدیل، حسن تألیف اور وسعتِ روایت میں امام العصر تھے۔ حدیث میں آپ کی معروف تصنیف السنن ہے۔

٤. الإمام الحافظ المُحدِّث المُسنِد أبو عمرو إسماعيل بن نُجيد السُّلمي (م ۳٦٦ھ/۹۷۷ء)

آپ امام سلمیؒ کے نانا اور اپنے دور کے مشہور محدث تھے۔ امام سلمیؒ کی پرورش آپ ہی نے کی۔ امام سلمیؒ نے ابتدائی طور پر حدیث کا علم بھی آپ ہی سے حاصل کیا۔ آپ امام حاکم، امام مقدسی، امام ابن عساکر اور امام بیہقی جیسے جید ائمہ حدیث کے رجالِ حدیث میں سے ہیں۔

٥. الإمام محمّد بن داود بن سليمان الزّاهد النّيسابوري (م ۳٤۲ھ)

آپ جلیل القدر ائمہ حدیث میں تھے۔ اپنے وقت کے عظیم محدث اور بہت

---

(۱) ۱۔ ذهبی، تذکرة الحفاظ، ۳:۱۰۷۲

۲۔ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۷:٤٥۸

۳۔ سیوطی، تذکرة الحفاظ، ۱:٤۱۸

بڑے زاہد تھے، امام دارقطنی نے آپ کو فاضل اور ثقہ قرار دیا ہے، آپ نے امام ابو عبد الرّحمٰن احمد بن شعیب نسائی (صاحب السّنن)، امام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنّٰی تمیمی الموصلی (صاحب المُسنَد) اور دیگر کبار ائمہ حدیث سے روایت کیا ہے۔(۱)

٦. الإمام أبو بكر محمّد بن علي بن إسماعيل القفال الشّاشي الشّافعي (م ٣٦٥ھ)

فقہ، تفسیر اور لغت میں یہ وحید العصر تھے، اپنے وقت کے کبار شیوخ سے اکتسابِ فیض کیا۔(۲)

٧. الإمام عبد الله بن موسى بن الحسن السَّلامي (م ٣٧٤ھ)

یہ امام حسین بن اسماعیل المحاملی سے اور محاملی امام بخاری سے روایت کرتے ہیں۔

٨. الإمام أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد المُسْتَمْلِي (م ٣٧٦ھ)

یہ امام ابو عبد اللہ محمّد بن یوسُف الفرَبری سے اور وہ امام بخاری سے روایت کرتے ہیں۔

٩. الإمام الحافظ أبو الحسين محمّد بن محمّد بن أحمد المؤذّن النّيسابوري (م ٣٧٨ھ)

آپ حدیث کے عظیم امام تھے، آپ نے امام ابن خزیمہ، امام ابو العباس السراج، امام ابو القاسم البغوی، امام عبد الرحمان بن اَبی حاتم اور بلادِ شام و عراق اور حجاز و

(۱) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ٢: ٨٤، ٨٥

(۲) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٣٧٣، ٣٧٤

خراسان کے کثیر اہلِ علم سے اکتسابِ فیض کیا، جبکہ ان کے شاگردوں میں امام حاکم، امام ابوعبد الرحمٰن السلمی اور امام محمد بن علی الاصبہانی الجصاص جیسے اجل ائمہ شامل ہیں۔ اہلِ علم نے انہیں علم الحدیث میں اپنے زمانے کا امام قرار دیا ہے۔ جبکہ آپ زہد و ورع اور صالحیت میں اسلاف کا نمونہ تھے۔(۱)

۱۰. الإمام إبراهيم بن أحمد بن محمّد بن رجاء الأبزاري المحدّث النّيسابوري (م ٣٦٤هـ)

آپ امام حاکم کے بھی شیخ ہیں، ان کے مطابق آپ حدیثِ رسول ''**المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده**'' کے مصداق تھے، بڑھاپے میں علم حدیث کے حصول کے لئے سفر کیا۔ آپ کا شمار صادقین میں ہوتا ہے۔(۲)

۱۱. الإمام أبو نصر عبد الله بن علي السَّرّاج الطُّوسي (م ٣٧٨هـ)

امام ابونصر اپنے وقت کے عظیم امام تھے۔ زہد و ورع میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ شیخ الصوفیہ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ شریعت وطریقت میں مرجع تھے۔ آپ نے امام جعفر الخلدیؒ سے روایت کیا ہے۔

۱۲. الإمام أبو القاسم إبراهيم بن محمّد النّصر آباذي (م ٣٦٧هـ)

امام ابوالقاسم اپنے زمانے کے زاہد، عظیم محدث اور شیخ الصوفیہ تھے، انہوں نے ابوالعباس السراج، ابن خزیمہ اور عجم وعرب کے عظیم اہلِ علم سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ ظاہر و باطن میں شریعت وطریقت کے جامع تھے۔ اِن سے امام حاکم صاحب مُستدرک

(۱) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٤٣٢-٤٣٤

(۲) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٢٨٥

اور ابو علی الدقاق نے روایت کیا ہے۔(1)

١٣. الإمام أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان النّيسابوري (م ٣٥٠ھ)

ان سے امام حاکم صاحب مُستَدرک نے روایت کیا ہے۔

١٤. الإمام أبو سعيد أحمد بن محمّد النّخعي النّسائي (م ٣٥٧ھ)

حضرت امام ابو سعید احمد کی روایت حدیث میں ثقاہت مسلم ہے۔ آپ سے امام دارقطنی، امام حاکم اور امام ابو القاسم سراج نے روایت کیا ہے۔ آپ نے عمر بن ابی غیلان، ابو العباس السراج اور محمد بن فضل السمر قندی جیسے اجل اہلِ علم سے اکتسابِ فیض کیا۔(2)

١٥. الإمام الحافظ حسّان بن محمّد القرشي الأموي الفقيه النّيسابوري (م ٣٤٩ھ)

آپ کے شیوخ میں امام ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم البوشنجی، ابن خزیمہ اور ابو العباس بن سیریج شامل ہیں۔ آپ خراسان کے اصحاب حدیث کے امام ہیں اور آپ سے امام حاکم صاحب مُستَدرک اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔(3)

١٦. الإمام الحافظ أبو علي الحسين بن علي بن زيد بن داود الصّائغ النّيسابوري (م ٣٤٩ھ)

آپ نے حرمین شریفین، شام و عراق اور خراسان کے کثیر اہلِ علم سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے شیوخ میں امام ابن خزیمہ، امام ابو عبد الرحمٰن النسائی، امام ابو یعلی بن مثنی

(١) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٢: ٣٦٠

(٢) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٢: ٢٩٦

(٣) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٢: ١٣١، ١٣٢

الموصلی اور احمد بن یحیی الحلوانی شامل ہیں۔ جبکہ امام ابن مندہ، امام حاکم اور امام ابو طاہر بن محمش نے آپ سے روایت کیا ہے۔ آپ زہد و ورع اور علم و فضل میں یکتائے روز گار تھے۔(۱)

۱۷. الإمام الحافظ أبو الحسن محمّد بن محمّد بن الحسن الکارزي النّیسابوري

ان سے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۸. الإمام الحافظ أبو عبد الله محمّد بن عبد الله بن أحمد الزّاهد الأصبهاني (م ۳۳۹ھ)

آپ نے اجل اہلِ علم سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ آپ نے امام ابن ابی الدنیا سے ان کی تصانیف کا سماع کیا اور امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے حدیث کا سماع کیا۔ آپ اجل اہل اللہ اور عبادت گزار اولیاء و صلحاء کی صحبت میں رہے۔ امام حاکم، امام ابن مندہ اور دیگر اجل اہل علم نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے زہد و ورع، للّٰہیت و صالحیت اور عظیم عالمِ حدیث ہونے کا اعتراف اُس وقت کے اہل علم نے کیا۔ امام حاکم فرماتے ہیں: آپ محدثِ عصر اور مستجاب الدعوات تھے۔ خوف و خشیتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ تقریباً چالیس سال تک آپ نے سر کو آسمان کی طرف نہیں اُٹھایا۔(۲)

۱۹. الإمام أبو العبّاس محمّد بن یعقوب بن یوسف الأصم النّیسابوري (م ۳٤٦ھ)

---

(۱) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۲: ۲۱۸

(۲) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۲: ۹۵-۹۶

آپ نے اپنے زمانے کے نامور اہل علم سے اکتساب فیض کیا جبکہ جلیل القدر علماء کی کثیر تعداد نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا جیسے: امام ابو بکر اسماعیلی، امام ابن مندہ، امام حاکم، عبد اللہ بن یوسف الاصبہانی وغیرہ۔ آپ محدثِ عصر تھے، آپ کے صدق اور صحتِ سماع میں کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ آپ نہایت اچھے اخلاق اور سخاوتِ نفس کے مالک تھے۔(١)

٢٠. الإمام القاضي أبو محمّد يحيى بن منصور النّيسابوري (م ٣٥١ھ)

ان سے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٢١. الإمام أبو زيد محمّد بن أحمد بن عبد الله بن محمد المَروَزي (م ٣٧١ھ)

یہ اپنے زمانے کے عظیم امام تھے جنہوں نے احمد بن محمد المنکدر سے سماعِ حدیث کیا۔ اِن سے امام حاکم، امام ابو الحسن الدارقطنی اور امام محمد بن احمد المحاملی جیسے اجل ائمہ حدیث نے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ صحیح بخاری کے رُواۃ میں سے ہیں۔(٢)

٢٢. الإمام أبو بكر محمّد بن عبد الله بن عبد العزيز بن شاذان الرّازي (م ٣٧٦ھ)

آپ نے ابو بکر الکتانی اور ابو بکر الشبلی سے اکتسابِ فیض کیا اور ان سے ابو حازم العبدوی اور حافظ ابونعیم الاصبہانی کے روایت کیا ہے۔(٣)

(١) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٢: ١٠٦

(٢) ذهبی، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٣٩٤

(٣) خطيب بغدادی، تاريخ بغداد، ٥: ٤٦٤

٢٣. الإمام أبو بكر محمّد بن أحمد بن حَمدون الفرّاء النّيسابوري (م٣٧٠ھ)

آپ کا شمار نیشاپور کے اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ نے ابو علی الثقفی، عبد اللہ بن منازل اور ابو بکر الشبلی کی صحبت اختیار کی اور اکتسابِ فیض کیا۔(۱)

٢٤. الإمام أبو الفتح يوسف بن عمر بن مَسرُور الزّاهد البغدادي (م٣٨٥ھ)

آپ نے امام عبد اللہ بن محمد البغوی، امام ابو بکر بن ابی داود اور امام ابن صاعد سے سماع کیا جبکہ ان سے ابو محمد الخلال اور ابو ذر عبد بن احمد الھروی نے روایت کیا ہے۔ ان کے بارے میں خطیب بغدادی کا کہنا ہے: ''وہ ثقہ تھے اور زاہد و صادق تھے۔''(۲) آپ اِس قدر عابد و زاہد تھے کہ اہل علم نے انہیں ابدال میں شمار کیا ہے۔(۳)

٢٥. الإمام الحافظ محمّد بن أحمد بن فارس المحدّث البغدادي

٢٦. الإمام أبو محمّد عبد الله بن محمّد بن عبد الله بن عبد الرّحمن الشّعراني

٢٧. الإمام أبو بكر محمّد بن عبد الله بن عبد العزيز الطَّبَري

٢٨. الإمام أبو حفص عمر بن محمّد بن عِرَاک بن محمّد الحَضْرَميّ

---

(١) السلمي، طبقات الصوفية، ١: ١٣٠

(٢) خطيب بغدادى، تاريخ بغداد، ١٤: ٣٢٥، ٣٢٦

(٣) ذهبى، سير أعلام النبلاء، ١٢: ٥٠٢

٢٩. الإمام أبو يعقوب يوسُف بن إبراهيم عامر الأبهري المقرئ الشّافعي

٣٠. الإمام محمّد بن الحسن بن الخشّاب البغدادي

٣١. الإمام عبد الواحد بن علي السّيّاري

٣٢. الإمام محمّد بن أحمد بن سعيد الرّازي

٣٣. الإمام أبو ظهير عبد الله بن فارس العمري البَلخي

٣٤. الإمام أبو القاسم جعفر بن أحمد بن محمّد المُقرئ الرّازي

٣٥. الإمام الحافظ أبو عبد الله محمّد بن يعقوب الشّيباني (صاحب المُسنَد الكبير) (م ٣٤٤ﻫ)

٣٦. الإمام أبو عبد الله محمّد بن أحمد المقرئ الرّازي

٣٧. الإمام أبو الحسن أحمد بن محمّد بن عبدوس العنزي الطّرائفي النّيسابوري (م ٣٤٦ﻫ)

٣٩. الإمام محمّد بن عبد الله بن المطّلب الشّيباني الكوفي (م ٣٨٧ﻫ)

٤٠. الإمام أبو محمّد جعفر بن محمّد الحراث المراغي النّيسابوري

٤١. الإمام الحافظ عبد الرّحمن بن علي البزّاز البغدادي

ان تمام کا شمار اجل ائمہ حدیث، محققین اور کبار ائمہ صوفیاء میں ہوتا ہے۔[1]

(١) ١ ـ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٣: ١٥٢-١٥٣

٢ ـ ذهبی، تذکرة الحفاظ، ٣: ١٠٤٦

امام سلمیؒ کے تلامذہ

وہ ائمہ جنہوں نے امام سُلمی سے اکتسابِ فیض کیا، آپ کی شاگردی اختیار کی اور آپ سے حدیث روایت کی اُن کے نام درج ذیل ہیں:

١. الإمام الحافظ أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقي الشّافعي (صاحب السّنن والدّلائل) (م ٤٥٨ هـ)

آپ عظیم محدث تھے، بڑے بڑے اکابر اہلِ علم سے آپ نے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ امام سلمیؒ کے خصوصی تلامذہ میں سے ہیں۔ آپؒ نے السنن الکبریٰ میں جگہ جگہ احادیث کی روایت امام سلمیؒ کے طریق سے کی ہے۔

٢. الإمام أحمد بن عبد الواحد الوكيل.

٣. الإمام القاضي أحمد بن على بن الحسين التَّوَّزِيّ القاضى

٤. الإمام أبو بكر أحمد بن علي بن عبد الله الشّيرازي النّيسابوري (م ٤٨٧ هـ)

آپ نہایت متقی، پرہیز گار اور صحیح السماع تھے۔

٥. الإمام أبو محمّد عبد الله بن يوسف الجُوَينيُّ النّيسابوري (م ٤٣٨ هـ)

آپ اپنے زمانے کے امام تھے۔ آپ امام ابو المعالی الجوینی کے والد ہیں۔ اخذِ حدیث میں نہایت محتاط اور انتہائی عبادت گزار تھے۔

٦. الإمام أبو القاسم عبد الكريم بن هوازن القُشَيري (صاحب الرّسالة)

(م ٤٦٥ھ)

آپ امام سلمیؒ کے خصوصی تلامذہ میں سے تھے۔

٧. الإمام عبيد الله بن أحمد بن عثمان بن الفرج بن الأزهر الأزهري (م ٤٣٥ھ)

آپ خطیب بغدادی کے اہم شیوخ میں سے ہیں۔

٨. الإمام أبو الحسن علي بن أحمد بن محمّد بن الأحزم المديني النّيسابوري الزّاهد المؤذّن (م ٤٦٨ھ)

٩. الإمام أبو الحسن علي بن سليمان بن داود الخطيبي الأوزكندي.

١٠. الإمام الحافظ أبو منصور عمر بن أحمد بن محمّد الحنفي الجوري النّيسابوري (م ٤٦٩ھ)

آپ کا شمار بھی امام سلمیؒ کے خصوصی تلامذہ میں ہوتا ہے۔

١١. الإمام أبو حفص عمر بن إسماعيل بن عمر الجِصّينِي المَروَزي.

آپ مذہب شافعی کے فقیہ تھے۔

١٢. الإمام فضل الله أبو سعيد بن أبي الخير الشّاعر الفارسي (م ٤٤٠ھ)

١٣. الإمام أبو عبد الله القاسم بن الفضل بن أحمد الثّقفي الجُوبَارِيّ (م ٤٨٩ھ)

١٤. الإمام أبو بكر محمّد بن إسماعيل بن محمّد المقرئ التَفليسِي (م٤٨٣ھ)

١٥. الإمام الحاكم الحافظ أبو عبد الله محمّد بن عبد الله بن حمدويه الطَّهماني النّيسابوري (صاحب تاريخ نيسابور) (م ٤٠٥ھ)

١٦. الإمام أبو الحسن محمّد بن عبد الواحد البغدادي

١٧. الإمام محمّد بن علي بن الفتح الحرَبي

١٨. الإمام أبو بكر محمّد بن يحيى بن إبراهيم المُزَكِّي النّيسابوري

١٩. الإمام أبو الحسن مهدي بن محمّد بن العبّاس المامَطِيري الطَّبَري

٢٠. الإمام أبو بكر بن زكريا

٢١. الإمام أبو سعد بن رامش

٢٢. الإمام أبو صالح المؤذِّن

٢٣. الإمام القاضي أبو العلاء الواسطي

٢٤. الإمام الخطيب أبو بكر أحمد بن علي البغدادي (م٤٦٣ھ)[1]

---

(١) ١ـ ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٣: ٥٩٠

٢ـ ذهبی، تذکرة الحفاظ، ٣: ١٠٤٦

آپؒ کے بارے میں جلیل القدر ائمہ کی آراء

١. امام عبدُ الغافر بن اسماعیل الفارسی نے سیاق التّاریخ میں لکھا ہے کہ ابو عبدالرّحمٰن اپنے وقت کے شیخُ الطّریقت ہیں۔ اُنہیں تمام علوم و حقائق اور طرقِ تصوف کی معرفت عطا کر دی گئی ہے۔ یہ بہت مشہور اور عجیب تصانیف کے مصنف ہیں۔ اُنہوں نے اپنے والد گرامی اور نانا سے تصوف کی تعلیم وراثت میں پائی۔ اُنہوں نے ایسی کتب لکھیں جن کی پہلے مثال نہیں ملتی۔ اُن کی کتب کی تعداد سو سے زائد ہے۔ اُنہوں نے چالیس سال تک حدیث پڑھائی، نیشاپور، مَرو، عراق اور حجاز میں حدیث کی کتب لکھیں۔ کبار حفاظ حدیث نے ان کی کتب سے احادیث کا انتخاب کیا ہے۔(١)

٢. ابونعیم الأصبہانی حلیة الأولیاء میں بیان کرتے ہیں کہ امام سلمی اُن ائمہ میں سے ہیں جنہیں ہم مل چکے ہیں۔ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے صوفیاء کے مذہب کا گہرا مطالعہ کیا ہے اور جو کچھ اسلاف نے بیان کیا ہے اُس کی تحقیق بھی کی ہے۔ صوفیاء کے نقشِ قدم پر چلے، اُن کے طریق سے وابستہ ہوئے اور اُن کے آثار و اقوال کی پیروی کی ہے۔ (بعض نام نہاد) جاہل صوفیاء کے گروہ کا انکار بھی کیا اور اُن سے کنارہ کش رہے۔(٢)

٣. امام خشّاب نے فرمایا کہ آپ ہر خاص و عام، موافق و مخالف اور بادشاہ و رعایا کے ہاں حتیٰ کہ ہر شہر اور تمام اسلامی ممالک میں مقبول تھے۔ اِسی حالت میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے۔(٣)

---

(١) تقی الدین أبو إسحاق الصیرفینی، المنتخب من کتاب السیاق لتاریخ نیسابور: ١٨

(٢) أبو نعیم، حلیة الأولیاء، ٢: ٢٥

(٣) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٧: ٢٤٨

٤. خطیب بغدادی نے فرمایا کہ آپ صوفیاء کے احوال جاننے والے تھے، آپ نے صوفیاء کے لئے سنن، تفسیر اور تاریخ کے موضوعات پر لکھا۔ امام ابو عبد الرحمٰن کا مقام ان کے شہر والوں کے ہاں اور اپنے گروہ میں بہت بلند تھا۔ ان تمام صفات کے ساتھ آپ ایک عظیم محدّث اور جید قاری بھی تھے۔ آپ نے شیوخ کے احوال و تراجم جمع کئے۔ نیشاپور میں آپ کا گھر نہایت معروف تھا جہاں صوفیاء جمع رہتے تھے۔

امام سلمیؒ نے اپنے آخری ایام میں ''خانقاہِ صوفیا'' تعمیر کروائی جو حدیث، تصوف اور علوم اسلامی کے عظیم مرکز نیشاپور میں واقع تھی، جہاں صوفیائے کرام تعلیم و تربیت کے لئے قیام پذیر رہتے تھے۔ آپؒ کی قبر مبارک بھی اِسی خانقاہ میں ہے۔ خطیب بغدادی فرماتے ہیں: میں بھی اِس کی زیارت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ لوگ اِس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔(١)

٥. علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

وكذلك معمر بن زياد الأصفهانى شيخ الصوفية وأبو عبد الرحمن محمد بن الحسن السلمى جامع كلام الصوفية، هما في ذلك أعلى درجة وأبعد عن البدعة والهوى،......وأبو عبد الرحمن أجل من أخذ عنه أبو القاسم كلام المشايخ وعليه يعتمد في أكثر ما يحكيه، فإن له مصنفات متعددة.(٢)

''اِسی طرح معمر بن زیاد اصفہانی ہیں جو کہ صوفیا کے شیخ ہیں اور ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین السلمی ہیں جو صوفیا کے کلام کے جامع ہیں۔ یہ دونوں عقیدہ کے باب میں نہایت اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں اور بدعت و ہوائے نفس سے کلیتًا دور اور محفوظ

(١) خطيب بغدادى، تاريخ بغداد، ٢: ٢٤٨

(٢) ابن تيمية، الاستقامة، ١: ٨٣

ہیں ...... اور امام سلمیؒ اُن تمام مشائخ سے بلند مرتبہ ہیں جن سے امام قشیریؒ نے مشائخ کا کلام اخذ کیا ہے اور جن پر وہ اپنا کلام نقل کرنے میں اعتماد کرتے ہیں، آپ کی متعدد تصنیفات ہیں۔‘‘

آپؒ کی تصانیف

امام سلمیؒ نے مختلف موضوعات پر کثیر کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ نے ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ تصنیف و تالیف میں صرف فرمایا اور ۴۰ سال سے زائد عرصہ تک درسِ حدیث دیا۔ علامہ ذہبیؒ سیر أعلام النبلاء میں رقمطراز ہیں: ’’امام سلمیؒ نے تقریباً ۳۰۰ اجزاء صرف علم الحدیث میں تصنیف کیے، جب کہ آپ نے علم التصوف میں ۷۰۰ اجزاء تالیف کیے ہیں۔‘‘[1]

آپ کی چند اہم تصانیف کے نام یہ ہیں:

١. الإخوة والأخوات في الصّوفيّة

٢. آداب التّعازي

٣. آداب الصّحبة وحسن العشرة

٤. آداب الصّوفيّة

٥. كتاب الأربعين في الحديث

٦. الاستشهادات

٧. أمثال القرآن

(١) ذهبی، سیر أعلام النبلاء، ١٧: ٢٤٧

٨. تاريخ أهل الصّف

٩. تاريخ الصّوفيّة

١٠. جزء حديث

١١. جوامع آداب الصّوفيّة

١٢. حقائق التّفسير

١٣. درجات المعاملات

١٤. رسالة في غلطات الصّوفيّة

١٥. رسالة الملامتيّة

١٦. زلل الفقر

١٧. الزّهد

١٨. السؤالات

١٩. سلوک العارفين

٢٠. السَّماع

٢١. سنن الصّوفية

٢٢. طبقات الصّوفية

۲۳. عیوب النّفس ومداواتها

۲٤. کتاب الفتوة

۲٥. الفرق بین الشّریعة والحقیقة

۲٦. محن الصّوفیّة

۲۷. مقامات الأولیاء

۲۸. مقدمة في التّصوّف

۲۹. مناهج العارفین

امام سلمیؒ کی کتب کی ثقاہت و اہمیت

کئی ائمہ حدیث اور جلیل القدر علماء اسلام نے دیگر ائمہ تصوف کی کتب کی طرح آپؒ کی کتب کو سبقا پڑھا، دراسۃً، سماعًا اور قراءۃً شیوخ سے اِن کی اجازت لی اور اپنی اسانید کے ساتھ اپنے اَثبات میں اِن کا ذکر کیا اور اپنے تلامذہ کو اِن کی اجازات عطا کیں۔ جن سے اِن کتب کی ثقاہت اور اِن ائمہ تصوف کی جلالتِ علمی کا پتہ چلتا ہے۔ چند ائمہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

الإمام أبو الوقت عبد الأوّل السّجزی، الإمام القشیری، خطیب البغدادی، الإمام البیهقی، الإمام الحرمین الجوینی، الإمام ابن حجر العسقلانی، القاضی زکریا بن محمد الأنصاری، الإمام أبو إسحاق التنوخی، الإمام الذهبی، امام إبن الجوزی، شیخ الأکبر محیی الدین ابن العربی، الإمام الدمیاطی، الإمام جلال الدین السیوطی، الإمام قطب الدین القسطلانی، الإمام

الشعرانی، شیخ عبد الحق محدث الدهلوی، شاه ولی الله محدث الدهلوی، الإمام آلوسی، الإمام محمد بن جعفر الكتانی رحمهم الله اجمعين

طبقات الصوفية تک حافظ ابن حجر عسقلانی کی سند

امام سلمیؒ کی **طبقات الصوفية** کی اجازت کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

أخبرنا أبو هريرة ابن الذهبي إجازة، أنبأنا أبو نصر محمد ابن العماد ابن الشيرازي، إجازة إن لم يكن سماعا، عن أبي القاسم علي بن أبى الفرج الجوزي، أنبأنا أبو زُرعة طاهر بن أبي الفضل محمد بن طاهر سماعا، أنبأنا أبو بكر أحمد بن علي بن خلف الشيرازي في كتابه، عن الإمام أبي عبد الرحمن محمد ابن الحسين الأزدي السُّلمي.(1)

''ہمیں ابو ہریرہ بن ذہبی نے اجازت دی، (وہ فرماتے ہیں) ہمیں محمد بن عماد بن شیرازی نے اجازت دی اگرچہ یہ اجازت سماعاً نہیں تھی، (انہوں نے) ابو القاسم علی بن ابی الفرج جوزی سے اجازت لی (وہ فرماتے ہیں) ہمیں ابو زرعہ طاہر بن ابی الفضل محمد بن طاہر نے سماعا اجازت دی، (وہ فرماتے ہیں) ہمیں ابو بکر احمد بن علی بن خلف شیرازی نے تحریرا اور انہوں نے امام ابو عبدالرحمٰن بن حسین الازدی السلمیؒ سے براہ راست اجازت لی۔''

(١) ابن حجر العسقلاني، المعجم المفهرس: ١٨٥، الرقم: ٧٥٩

الأربعین تک حافظ ابن حجر عسقلانی کی سند

امام سلمیؒ کی **الأربعین** کی اجازت کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

قرأته على أبي الحسن علي بن محمد بن محمد بن أبي المجد بالقاهرة، بإجازته من أبي الفتح محمد بن عبد الرحيم ابن النَّشو، أنبأنا أبو محمد عبد الوهاب بن رواج، أنبأنا أبو طاهر السلفيّ، أنبأنا أبو الطيب طاهر بن المسدد الحِيري، أنبأنا أبو الحسن علي بن عبد الرحمن النَّيسابوري، عن الإمام أبي عبد الرحمن محمد ابن الحسين الأزدي السُّلمي. (۱)

''میں نے ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن ابی المجد سے قاہرہ میں اس کتاب کو پڑھا ان کی اجازت کے ساتھ جو انہوں نے ابو الفتح محمد بن عبدالرحیم بن النشو سے حاصل کی تھی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابو محمد عبدالوہاب بن رواج نے اجازت دی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابو طاہر سلفی نے اجازت دی، (وہ

---

(۱) ابن حجر العسقلاني، المعجم المفهرس: ۲۱۱، الرقم: ۹۰۸

امام سلمیؒ کے مزید حالاتِ زندگی جاننے کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

سير أعلام النُّبلاء، ۱۷: ۲٤۷-۲٥٥، تاريخ بغداد، ۲: ۲٤۸، ۲٤۹، حلية الأولياء، ٤: ۱۹۱-۱۹٥، تاريخ الاسلام، طبقات الشافعية، وفيات الاعيان، شذرات الذهب، اللباب، كشف المحجوب، نفحات الأنس، كشف الظنون، المعجم المفهرس (للعسقلاني)، مرآة الزمان، الجامع للسيوطي۔

فرماتے ہیں:) ہمیں ابو طیب طاہر بن مسدد الحیر ی نے اجازت دی، (وہ فرماتے ہیں:) ہمیں ابو الحسن علی بن عبدالرحمٰن نیسابوری نے اجازت دی، اور انہوں نے امام ابو عبدالرحمٰن بن حسین الازدی السلمیؒ سے براہِ راست اجازت لی۔‘‘

إِسْنَادُ الْمُؤَلِّفِ

إِلَى

الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه

﴿امام ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ تک مؤلّف کی متصل اسانید﴾

السّند الأوّل:

﴿طريق الإمام الحافظ ابن حجر العسقلاني﴾

أروي عن والدي **عن** شيخه النّقيب السيّد إبراهيم سيف الدّين الجيلاني البغدادي ﴿ح﴾ **وأروي عن** الشيخ السيّد طاهر علاء الدّين الجيلاني البغدادي **عن** الشيخ النّقيب السيّد محمود حسّام الدّين الجيلاني البغدادي والشيخ يوسُف العطا المحدّث البغدادي والشيخ عبد السّلام المحدّث الآفندي والشيخ داود المحدّث البغدادي كلّهم **عن** إمام المحدّثين الشيخ السيّد عبد الرّحمن النّقيب البغدادي **عن** المحدّث المُسند الشيخ نعمان بن محمود الآلوسي **عن** الإمام المحدّث المفسّر محمود بن عبد الله الآلوسي (صاحب روح المعاني) **عن** الإمام محمّد بن محمّد الأمير الكبير المصري **عن** الشيخ أبي الحسن علي بن أحمد

العدوي الصّعيدي المصري **عن** الشيخ محمّد بن أحمد الشّهير بابن عقيلة المكّي **عن** الشيخ المعمّر أحمد بن عبد الغني المعروف بابن البنا الدّمياطي **عن** الشيخ المعمّر محمّد بن عبد العزيز الزّيادي **عن** الإمام أبي الخيرابن عموس الرّشيدي **عن** الإمام القاضي زكريا بن محمّد الأنصاري **عن الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني عن** الإمام أبي هريرة ابن الذّهبي **عن** الإمام أبي نصر محمّد بن العمّاد ابن الشّيرازي **عن الإمام أبي القاسم علي بن أبي الفرج الجَوزي عن** الإمام أبي زُرعة طاهر بن أبي الفضل محمّد بن طاهر **عن** الإمام أبي بكر أحمد بن علي بن خلف الشّيرازي **عن الإمام أبي عبد الرّحمن محمّد بن الحسين الأزدي السُّلمي الصّوفي** رضي الله عنه (صاحب الطّبقات الصّوفية).

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني أيضًا **عن** أبي الفضل بن الحسين **عن** الإمام أبي العباس أحمد بن المظفّر بن أبي سعد السَّمُعاني **عن** الإمام أبي الحسين جامع بن أبي نصر السَّقَّاء **عن** الإمام أبي سعد محمّد بن عبد العزيز بن عبد الرّحمن القصّار **عن الإمام أبي عبد الرّحمن محمّد بن الحسين الأزدي السُّلمي الصّوفي** رضي الله عنه.

﴿ح﴾ وروى الإمام الحافظ الشّهاب أحمد بن حجر العسقلاني أيضًا **عن** الإمام أبي الحسن علي بن محمّد بن محمّد بن أبي المجد **عن** الإمام أبي الفتح محمّد بن عبد الرّحيم ابن النَّشو **عن** الإمام أبي محمّد عبد الوهّاب بن رَوَاج **عن** الإمام أبي طاهر السِّلَفِي **عن** الإمام أبي الطّيّب طاهر بن المُسدِّد الحِيري **عن** الإمام أبي الحسن

علي بن عبد الرّحمن النَّيسابوري **عن الإمام أبي عبد الرّحمن محمّد بن الحسين الأزدي السُّلمي الصّوفي** رضي الله عنه.

السّند الثّاني:

﴿طريق الشيخ الأكبر محيي الدين ابن العربي﴾

أروي عن والدي الشّيخ الدّكتور فريد الدّين القادري **عن** الشّيخ محمّد المكّي الكتّاني الصّوفي **عن** والده الإمام محمّد بن جعفر الكتّاني الصّوفي **عن** الشّيخ علي بن ظاهر الوتري المدني الصّوفي **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن محمّد الأمير الكبير المصري الصّوفي **عن** الشّيخ أبي الحسن علي بن أحمد العدوي الصعيدي المصري الصّوفي **عن** الشّيخ محمّد بن عُقيلة المكّي الصّوفي **عن** الشّيخ حسن بن علي العُجَيمي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن محمّد

القشاشي الصّوفي **عن** الشّيخ أحمد بن علي الشّناوي الصّوفي **عن** أبيه علي بن عبد القدّوس الشناوي الصّوفي **عن** الشّيخ عبد الوهّاب الشَّعراني الصّوفي **عن** الشّيخ زكرياء بن محمّد الفقيه الصّوفي **عن** العارف بالله محمّد بن زين الدين المراغي العثماني الصّوفي **عن** الشّيخ شرف الدّين إسماعيل بن إبراهيم الجبرتي العقيلي الصّوفي **عن** المُسنِد أبي الحسن علي بن عمر الواني الصّوفي **عن** الشّيخ الأكبر **محيي الدّين محمّد بن علي بن العربي الطّائي الحاتمي** **عن** الشيخ أبي بكر محمّد بن عبد الله ابن العَرَبي المَعَافِرِيِّ **عن** الشيخ عبد الوهّاب بن علي الّذي عُرِفَ بابن سُكَيْنَةَ **عن** الشيخ أبي القاسم عبد الكريم بن هوازن القشيري النّيسابوري **عن الشيخ أبي عبد الرحمن محمّد بن الحسين الأزدي السُّلَمِيّ** رضي الله عنه.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ

عن الإمام الحافظ أبي الحسن علي بن عمر الدَّارقطني **عن** الإمام الحافظ الثقة المأمون، محمّد بن مَخْلد بن حفص الدّوري البغدادي **عن** الإمام أبي داود السّجستاني (صاحب السّنن) **عن** الإمام الحافظ أبي كريب محمّد بن العَلاء الهمداني (شيخ المحدّثين) والإمام الحافظ الثّقة أبي الحسن عثمان بن أبي شيبة الكوفي وغيرهما **عن** أبي أسامة **عن** الشيخ الوليد بن كثير **عن** محمّد بن جعفر بن الزّبير **عن** عبد الله بن عبد الله بن عمر **عن** أبيه عبد الله بن عمر رضي الله عنه **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ

عن الإمام الدّارقطني **عن** الإمام الثّقة أبي بكر أحمد بن عبد الله بن محمّد النّحاس الوكيل **عن** الإمام الصّدوق أبي علي

الحسن بن عَرَفَة بن يزيد العبدي البغدادي وهو أخذ وروى **عن** الإمام أبي محمّد عبدة بن سليمان الكلابي الكوفي وهشيم، والإمام إبراهيم بن سعد الزّهري المدني، وحمّاد بن سَلَمَة البصري، ويزيد بن زُرَيع البصري، وعبد الله بن المبارك، وعبد الله بن نُمَير الكوفي، وعبد الرّحيم بن سليمان الطّائي المَروزي، وأبي معاوية الضّرير، ويزيد بن هارون، وإسماعيل بن عَيّاش، وأحمد بن خالد الوهبي الكندي، والإمام سُفيان الثّوري، وأبي الحسن سعيد بن زيد الأزدي البصري، وأبي الصَّلت زائدة بن قُدَامَة الكوفي.

وكلّهم **عن** محمّد بن إسحاق، **عن** محمّد بن جعفر بن الزّبير، **عن** الإمام عبيد الله بن عبد الله بن عمر، **عن** أبيه عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،

عن الإمام الدّارقطني، **عن** محمّد بن القاسم بن زكريا، **عن** الإمام أبي كريب، **عن** الإمام حفص بن غياث، **عن** الإمام الأعمش، **عن** الإمام أبي اسحاق، **عن** عبد خيرٍ، **عن** سيّدنا علي ابن أبي طالب رضي الله عنه **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام أبي نُعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، **عن** الإمام سليمان بن أحمد، **عن** الإمام ابن راهويه إسحاق بن إبراهيم الحنظلي (وهو شيخ البخاري)، **عن** الإمام عبد الرّزاق (صاحب المصنّف وهو من رجال الصحيح للبخاري الكبار)، **عن** الإمام معمر بن راشد الأزدي البصري، **عن** الإمام الزّهري، **عن** الإمام عروة بن الزّبير بن العوام، **عن** أمّ المؤمنين عائشة الصّديقة رضي الله عنها، **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام محمّد بن مسلم ابن شهاب

الزّهري، **عن** أنس بن مالك، وسهل بن سعد السّاعدي، والسّائب بن يزيد، ومحمود بن الرّبيع، وغيرهم من الصّحابة رضي الله عنهم أجمعين **مباشرةً**.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،**

عن الإمام أبي نُعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني، **عن** الإمام محمّد بن أحمد بن الحسن، **عن** الإمام بشر بن موسى، **عن** الإمام عبد الله بن الزُّبير الحُميدي (شيخ البخاري)، **عن** الإمام سُفيان بن عُيينة، **عن** الشيخ عطاء بن السّائب، **عن** أبيه السّائب بن يزيد (الصّحابي)، **عن** سيّدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،**

عن جدّه لأمّه الإمام أبي عمرو إسماعيل بن نُجيد السُّلَميّ، **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن إبراهيم بن سعيد

البُوشنجيّ، **عن** الإمام أبي بكر أُمَيّة بن بُسطام، **عن** الشيخ يزيد بن زُرَيْع، **عن** الإمام رَوح بن القاسم، **عن** الإمام سُهيل بن أبي صالح، **عن** أبيه، **عن** سيّدنا أبي هريرة رضي الله عنه، **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

(روى البخاري ومسلم والطّيالسي والطّبراني والبيهقي عن بعض الأسانيد الّتي ذُكرَت في الباب).

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام الحاكم النّيسابوري، **عن** الإمام عبد الله بن محمّد الكعبي، **عن** الشيخ إسماعيل بن قتيبة، **عن** الإمام عثمان بن أبي شيبة، **عن** الإمام إسحاق بن منصور، **عن** الإمام هُرَيم بن سفيان، **عن** الإمام مُطَرِّف، **عن** الإمام سَوَادة بن أبي الجعد، **عن** الإمام محمّد بن علي الباقر رضي الله عنه بأسانيده إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،

عن الإمام الحاكم النّيسابوري، **عن** الإمام أبي أحمد محمّد بن أحمد بن شعيب العدل، **عن** الإمام أسد بن نوح الفقيه، **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن سلمة الحرَّاني (وهو شيخ الإمام أحمد بن حنبل ومِن رواة الصّحيح لمسلم)، **عن** الإمام بِشر بن الوليد، **عن** الإمام القاضي أبي يوسف، **عن** الإمام أبي حنيفة رضي الله عنه بأسانيده إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام الحاكم النّيسابوري، **عن** الإمام الزُّبير بن عبد الواحد الأسد أباذي، **عن** الإمام محمّد بن عبد الله بن سليمان العطّار، **عن** الإمام سعيد بن عمرو بن أبي سلمة، **عن** الإمام مالك بن أنس رضي الله عنه بأسانيده إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام الحاكم النّيسابوري، **عن** الإمام أبي العبّاس

محمّد بن يعقوب، **عن** الإمام الرّبيع بن سليمان، **عن** الإمام محمّد بن إدريس الشّافعي رضي الله عنه بأسانيده إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن عبد الله الحاكم النّيسابوري (صاحب المستدرک م ٤٠٥ﻫ وهو أيضًا كان زميله في التلقّي عن الشيوخ وشريكه في الأخذ والسَّماع عنهم)، **عن** الإمام أبي زكريا يحيى بن محمّد العنبري، **عن** الإمام أبي العبّاس أحمد بن محمّد السِّجْزي النَّوفلي، وعبد الله بن أحمد بن حنبل، **عن** الإمام أحمد بن حنبل رضي الله عنه **عن** رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بأسانيده المتّصلة.

﴿ح﴾ روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، **عن** الإمام محمّد بن داود بن سليمان الزّاهد النّيسابوري، **عن** الإمام أبي عبد الرّحمن أحمد بن شعيب النّسائي (صاحب السّنن)، **عن** الإمام محمّد بن

إسماعيل البخاري (صاحب الجامع الصّحيح).

☆ فبَيْن الإمام السُّلَميّ والإمام النّسائي واسطةٌ واحدةٌ وبين الإمام السُّلَميّ والإمام البخاري واسطتان.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ، عن** الإمام الدّارقطني، **عن** الإمام القاضي الحسين بن إسماعيل المحاملي البغدادي، (وهو أحد الرُّواة الخمسة المعتبرة للصّحيح للبخاري)، **عن الإمام محمّد بن إسماعيل البخاري** ﷺ.

☆ فبَيْن الإمام السُّلَميّ والإمام البخاري واسطتان فقط.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،**

عن الإمام الحافظ أبي إسحاق إبراهيم بن أحمد بن إبراهيم المُسْتَمْلي، **عن** الإمام أبي عبد الله محمّد بن يوسف الفَرَبْرِيّ، **عن الإمام محمّد بن إسماعيل البخاري** ﷺ.

☆ وفي هذا السّند أيضاً بين السُّلَميّ والبخاري واسطتان.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،**

عن الإمام محمّد بن داود بن سليمان الزّاهد النّيسابوري،

عن الإمام الحافظ **أبي يعلى أحمد بن علي التّميمي**

المُوصلي رضي الله عنه (صاحب المُسنَد).

☆ فبَيْن السُّلميّ وأبي يَعْلى المُوصلي واسطةٌ واحدةٌ.

فالإمام أبو يعلى الموصلي هذا **أخذ عن** الإمام أبي بكر بن أبي شيبة (صاحب المصنّف وهو شيخ البخاري ومسلم وأبي داود والنّسائي وابن ماجه وغيرهم).

وأخذ أيضًا **عن** يحيى بن معين وعلي بن المدِيني، وعثمان بن أبي شَيبة، وأبي خَيثمة زُهير بن حرب، وعبيد الله بن عمر القواريري، وغيرهم وكلُّهم من شيوخ أئمّة الصّحاح السّتّة أو رجالها.

﴿ح﴾ **روى الإمام أبي عبد الرّحمن السُّلَمِيّ،**

عن الإمام أبي الحسن علي بن بُندَار بن الحسين الصَّيرَفيّ،

عن الإمام داود بن سليمان بن خُزَيمة، **عن** الإمام أبي محمّد الحافظ عبد الله بن عبد الرّحمن بن الفضل الدّارمي السّمرقندي (صاحب المُسنَد).

اَلأَحَادِيْثُ الْمُتَّصِلَةُ الْمَرْفُوْعَةُ

الْمَرْوِيَّةُ عَنِ

السُّلَمِيِّ رضي الله عنه

﴿امام سلمیؓ سے مروی مرفوع متصل اَحادیث﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

اَلْإِيْمَانُ وَالْعِلْمُ

﴿ایمان اور علم کا بیان﴾

١/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَحْطَبِيُّ التَّاجِرُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَوْبَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ، ثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الإِيْمَانُ بِالتَّمَنِّي وَلَا بِالتَّحَلِّي وَلَكِنْ مَا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَهُ الْعَمَلُ، وَالْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمٌ بِاللِّسَانِ وَعِلْمٌ بِالْقَلْبِ فَعِلْمُ الْقَلْبِ النَّافِعُ وَعِلْمُ اللِّسَانِ حُجَّةُ اللهِ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان تمنا اور تزئین و آرائش کا نام نہیں، بلکہ وہ چیز ہے جو دل میں گھر کر لے اور عمل اس کی تصدیق کرے۔ علم دو طرح کے ہوتے ہیں: علم باللسان (جس کی اشاعت زبان کے ذریعہ ہو) اور علم بالقلب (جس کی اشاعت قلب کے ذریعہ ہو) پس دل والا علم نافع ہوتا ہے، اور

١: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في صفة المؤمنين وصفة العلماء:٤،٥ (مجموعة الآثار،٢/٥٣٩، ٥٤٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارمي في السنن، المقدمة، باب التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله، ١/١١٤، الرقم: ٣٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٨٢، الرقم: ٣٤٣٦١، والربيع في المسند، ١/٣٦٥، الرقم: ٩٤٧۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

زبان والاعلم ابن آدم (انسان) پر حجت ہے۔‘‘

٢/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا زَيْدٌ، ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، ثَنَا خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ السَّكْسَكِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثَةُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُولُ، إِنَّ لِكُلِّ حَقٍّ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ قَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُونَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت حارث بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: اے حارث! تو نے

٢: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في طلب المدعين بصحة دعواهم: ٦،٥ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٠، ٥٤١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٢٦٦، الرقم: ٣٣٦٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الرقم: ١٠٥٩٠۔١٠٥٩١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٠، الرقم:، ٣٠٤٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٧ وقال: رواه البزار، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٦٥، الرقم: ٤٤٥، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦۔

کیسے صبح کی؟ اُنہوں نے عرض کیا: میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقت ایمان کے ساتھ) صبح کی، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر ایک حق کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سوتمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہوگیا ہے اور (میرا یہ حال ہے کہ) میں اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور دوزخیوں کو تکلیف سے چلّاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارثہ! تو نے (حقیقتِ ایمان کو) پہچان لیا، اب (اس سے) چمٹ جا۔ یہ کلمہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا۔‘‘

۳/۲. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْبُوْزِجَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ كَهَيْئَةِ الْمَكْنُوْنِ لَا يَعْرِفُهُ إِلَّا الْعُلَمَاءُ بِاللهِ ﷻ فَإِذَا نَطَقُوْا بِهِ لَا يُنْكِرُهُ إِلَّا أَهْلُ الْغِرَّةِ بِاللهِ تَعَالَى.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض علم پوشیدہ خزانہ کی طرح ہوتے ہیں جسے صرف علمائے ربانی ہی جانتے ہیں، پس جب وہ

۳: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب إباحة الكلام في باطن العلم وحقيقته: ۱۳ (مجموعة الآثار، ۲/۵٤۸)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۱۰، الرقم: ۸۰۲، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۵۸، الرقم: ۱٤۱۔

(علماء) اِس (علم باطن) کا اظہار کرتے ہیں تو کوئی اُن کا انکار نہیں کرتا سوائے اُن لوگوں کے جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں فریب خوردہ ہیں۔‘‘

٤/٣. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّوسِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمَحْرِ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْعَاقِلُ الَّذِي عَقَلَ عَنِ اللهِ ﷻ أَمْرَهُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِى التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھ لیا۔‘‘

٤: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في صفة العقلا: ١٥ (مجموعة الآثار،٢/٥٥٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٨٦، الرقم: ٤٢٤٢۔

اَلإِيْمَانُ بِالرِّسَالَةِ وَفَضِيْلَةُ الأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ

﴿حضور ﷺ پر ایمان اور آپ کی اُمت کی فضیلت کا بیان﴾

٥/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْحَارِثِ عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ الْخَطَّابِيُّ بِمَرْوَ إِمْلَاءً، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ الزَّاهِدُ الصُّوْفِيُّ بِسَمَرْقَنْدَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مِنَ الآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، محمد بن الفضل البلخي: ٢١٣، الرقم: ١.

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٢٦٥٤/٦، الرقم: ٦٨٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب وجوب الإيمان برسالة نبينا محمد ﷺ، ١٣٤/١، الرقم: ١٥٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٣٠/٦، الرقم: ١١١٢٩.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی نبی ایسا نہیں جسے اپنے سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کی مثل معجزات عطا نہ ہوئے ہوں جن کی وجہ سے لوگ ان پر ایمان لائے لیکن مجھے جو امتیازی معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی۔ پس مجھے اُمید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار اُن سب سے زیادہ ہوں گے۔‘‘

٢/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْخَشَّابِ الْبُغْدَادِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَعْرَابِيُّ الصُّوْفِيُّ بِمَكَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ

٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو سعيد بن الأعرابي: ٤٢٧، ٤٢٨، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابه، باب قول النبى صلى الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذاً خليلا، ١٣٤٣/٣، الرقم: ٣٤٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة، ١٩٦٧/٤، الرقم: ٢٥٤٠، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب (٥٩)، ٦٩٥/٥، الرقم: ٣٨٦١ وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبوداود في السنن، كتاب السنة، باب: في النهى عن سب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ٢١٤/٤، الرقم: ٤٦٥٨، وابن ماجه في السنن، باب فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فضل أهل بدر، ٥٧/١، الرقم: ١٦١، والنسائي في السنن الكبرى، ٨٤/٥، الرقم: ٨٣٠٨، وابن حبان في الصحيح، ٢٣٨/١٦، الرقم: ٧٢٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ١١/٣، الرقم: ١١٠٩٤۔

الضَّرِيْرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ ﷺ کو برا مت کہو۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کردے تو پھر بھی وہ ان (صحابہ) کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔''

۳/۷. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيْهُ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ شَيْبَانَ الزَّاهِدُ بِقِرْمِيْسِيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْغَمْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ شَيْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، إِلَى حَنْظَلَةَ الرَّاهِبِ، وَحَمْزَةَ تَغْسِلُهُمَا الْمَلَائِكَةُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

۷: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، إبراهيم بن شيبان القِرمِيسيني: ۴۰۲، ۴۰۳، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/ ۳۹۵، الرقم: ۱۲۱۰۸، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ۴/ ۱۵، الرقم: ۶۶۰۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۶/ ۴۴۲۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دیکھا کہ (غزوہ اُحد میں شہید ہونے والے) حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔''

٨/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِرَاكٍ الْمِصْرِيُّ، إِجَازَةً، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ سَهْلٍ الزَّاهِدَ الدِّيْنَوَرِيَّ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ صَهْبَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٣٩، ٤٠] قَالَ: هُمَا فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو بکرہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ ﴿(ان میں) بڑی جماعت پہلے لوگوں میں سے ہوگی۔ اور (ان میں) پچھلے لوگوں میں سے (بھی) بڑی ہی جماعت ہوگی۔﴾ کے بارے میں فرمایا کہ یہ دونوں جماعتیں اِسی اُمت میں سے ہوں گی۔''

٨: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثالثة، أبو الحسن بن الصائغ الدينوري: ٣١٢، ٣١٣، الرقم: ١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اَلْمِعْرَاجُ

﴿معراجِ مصطفیٰ صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا بیان﴾

٩/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيْفٍ إِجَازَةً، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَهُرْمُزَ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم: لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ سَمِعْتُ تَذَمُّرًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: مُوسَى يَتَذَمَّرُ عَلَى رَبِّه، فَقُلْتُ: وَلِمَ ذَالِكَ؟ قَالَ: عَرَفَ ذَلِكَ مِنْهُ فَاحْتَمَلَهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی جانب لے جایا گیا تو میں نے اُونچی آوازیں سنیں، میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اپنے رب کے ساتھ بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کس لئے؟ اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کو اُن کی اِس طبیعت کا علم ہے اِس لئے اُن سے اللہ تعالیٰ نے درگزر فرمایا۔''

٩: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو عبد اللّٰه محمد بن خفيف: ٤٦٣، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٣١، الرقم: ٥٣٢٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٣٨٦۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ مُوْجِبٌ لِشَفَاعَتِهٖ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا آپ ﷺ کی شفاعت کا موجب ہے﴾

١/١٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّعْرَانِيُّ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ الْبُرْجُلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ، وَقَالَ: اَللَّهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ فِي شَفَاعَتِي. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اور پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ! آپ ﷺ کو روزِ قیامت اپنے قرب میں مقامِ محمود عطا فرما، وہ میری شفاعت کا حق دار بن گیا۔‘‘

١٠: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو العبّاس بن مَسْروق الطُوسى: ٢٣٨، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ١٠٨/٤، الرقم: ١٧٠٣٢، والبزار في المسند، ٢٩٩/٦، الرقم: ٢٣١٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢١/٣، الرقم: ٣٢٨٥ (بلفظ المقعد المقرب)۔

اَلرُّؤْيَا

﴿خوابوں کا بیان﴾

١١/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الكَارِزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، قَالَ: اَلرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

١١: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبو علي الثقفي: ٣٦٢، ٣٦٣، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب رؤيا الصالحين، ٦/٢٥٦٢، الرقم: ٦٥٨٢، وابن ماجه في السنن، كتاب التعبير، باب الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له، ٢/١٢٨٢، الرقم: ٣٨٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/ ٣٨٣، الرقم: ٧٦٢٤، ومالك في الموطأ، كتاب الرؤيا، باب ما جاء في الرؤيا، ٢/٩٥٦، الرقم: ١٧١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٤٠٨، الرقم: ٦٠٤٣۔

اَلطَّهَارَةُ

﴿طہارت کا بیان﴾

١٢/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص نماز جمعہ کے لئے آئے وہ غسل کرے۔''

١٣/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

١٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبو علي الثقفي: ٣٦١، ٣٦٢، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب فضل الغسل يوم الجمعة، ١/٢٩٩، الرقم: ٨٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، ٢/٥٧٩، الرقم: ٨٤٤، والنسائي في السنن، كتاب الجمعة، باب الأمر بالغسل يوم الجمعة، ٣/٩٣، الرقم: ١٣٧٦ (عن ابن عمر)۔

١٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو القاسم جعفر بن أحمد المقرئ: ٥٠٩، ٥١٠، الرقم: ١۔

مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، وَمُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ الْوُضُوءِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت نہ سمجھتا تو اُنہیں وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''

٣/١٤. أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ

.... **وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، ١/٣٠٣، الرقم: ٨٤٧، (بلفظ: مع كل الصلاة)، وابن حبان في الصحيح، ٤/٣٩٩، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٩٧، الرقم: ٣٠٣٧، وعبد الرزاق في المصنف، ١/٥٥٥، الرقم: ٢١٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٥٠، الرقم: ٧٤٠٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٣٦، الرقم: ١٤٧۔

١٤: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١/٧٨، ٧٩، الرقم: ٢١٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضئ وغيره يده المشكوك في نجاستها، ١/٢٣٣، الرقم: ٢٧٨، والترمذي في السنن، كتاب الطهارة، باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم من منامه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها، ١/٣٦، الرقم: ٢٤، والنسائي في ـــ

الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ يَرْفَعُهُ، قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَلْيُفْرِغْ عَلَى يَدَيْهِ الْمَاءَ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الْإِنَاءِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہوتو ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے پانی سے دھو لے۔''

١٥/٤. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْفَقِيْهُ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، ثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيْعِ وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ:

.... السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء من النوم، ٩٩/١، الرقم: ١٦١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب في الرجل يدخل يده في الإناء قبل أن يغسلها، ٢٥/١، الرقم: ١٠٥۔

١٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٤٢٣/١، الرقم: ١٣٤١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار، ٥٤٦/٥، الرقم: ٣٥٣٦، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الغائط والبول، ٩٨/١، الرقم: ١٥٨، والدار قطني في السنن، باب الرخصة في المسح على الخفين، ١٩٦/١، الرقم: ١٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٢/٨، الرقم: ٧٣٦٨۔

جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِکَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِکَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا بِمَا يَصْنَعُ. قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُکَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهْرٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا، وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا، وَلَا نَخْلَعَهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا نَخْلَعَهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهُ سَبْعُوْنَ سَنَةً، لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت زر بن حُبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُنہوں نے پوچھا: کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میں آپ کے پاس علم کی تلاش میں آیا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو کوئی بھی اپنے گھر سے علم حاصل کرنے کے لئے نکلتا ہے فرشتے اُس کے عمل سے راضی ہو کر اُس کے لئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ حضرت زر بن حُبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: میں آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا: ہاں میں اُس لشکر میں تھا جس کو روانہ کرتے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم موزوں پر مسح کریں جب ہم نے اُنہیں

طہارت کی حالت میں پہنا ہو۔ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور اگر مقیم ہوں تو ایک دن اور رات ہم جنابت کے سوا بول و براز یا نیند کی وجہ سے موزے نہ اُتاریں۔

حضرت زر بن حُبیش نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے: مغرب کی جانب ایک توبہ کا دروازہ کھلا ہے جس کی چوڑائی ستر سال کی مسافت ہے یہ بند نہ ہوگا حتی کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔‘‘

١٦/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدُوْنَ الْفَرَّاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَطَّارُ، يَقْرَأُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّوْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الأَشْيَبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ فِي صِحْنِ الدَّارِ، فَقَالَ: إِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ وَلَوْ بِجِدَارٍ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو اپنے گھر کے صحن میں غسل کرتے دیکھا تو فرمایا: تم میں سے جو شخص بھی غسل کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ پردہ کر لے اگرچہ وہ دیوار کا ہی ہو۔‘‘

١٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو بكر محمد بن أحمد الفرء: ٥٠٧، ٥٠٨، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب الاستتار عند الغسل، ١/٢٠٠، الرقم: ٤٠٧۔

١٧/٦. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمِهْرَجَانِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَزِيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ بِإِسْكَنْدَرِيَّةَ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، حَدَّثَكَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ عِيْدًا، فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کسی جمعہ کے دن فرمایا: اے گروہِ مسلمین! اللہ تعالیٰ نے اِس دن کو تمہارے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ پس اس دن تم غسل کرو اور مسواک بھی ضرور کرو۔''

١٧: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢٩٩/١، الرقم: ١٣٢٦

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، ٢٤٩/١، الرقم: ١٠٩٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٣٠/٧، الرقم: ٧٣٥٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٨٦/١، الرقم: ١٠٥٨۔

اَلصَّلَاةُ

﴿نماز کا بیان﴾

۱۸/۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَاذَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَصْبَهَانِيُّ الْعَقِيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْمَكِّيُّ (وَهُوَ تِلْمِيْذُ الْإِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ) حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ الْعَائِذِيُّ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَأَبُوْ يَعْقُوْبَ الْبُوَيْطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ، قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْنَا التَّشَهُّدُ: اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نمازوں میں تشہد فرض ہونے سے پہلے یوں سلام کہا کرتے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سلام ہو، فلاں پر سلام ہو۔‘‘

۱۸: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، عمرو بن عثمان المكي: ۲۰۱، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب الدعاء في الصلاة، ۵/۲۳۳۱، الرقم: ۵۹۶۹، ومسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب التشهد في الصلاة، ۱/۳۰۱، الرقم: ۴۰۲، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب التشهد، ۱/۲۵۴، الرقم: ۹۶۸۔

١٩/٢. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَا: ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ، عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْمُؤَذِّنُ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَنْبِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَنْبَأَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحَصِيْبِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور اُن (کافروں) کے درمیان عہد (پہچان) نماز ہی ہے، جس نے اِسے چھوڑا اُس نے کفریہ کام کیا۔‘‘

١٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٣/٣٦٦، الرقم: ٦٢٩١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة، ٥/١٣، الرقم: ٢٦٢١ (وقال: هذا حديث حسن صحيح)، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب الحكم في تارك الصلاة، ١/٢٣١، الرقم: ٤٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن ترك الصلاة، ١/٣٤٢، الرقم: ١٠٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٤/٣٠٥، الرقم: ١٤٥٤۔

٢٠/٣. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالُوْا: ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ، قَال: جَدَبَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کے بعد ہمارے لئے قصہ گوئی کو معیوب قرار دیا۔''

٢١/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْحَسَنِ السَّلَامِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَاحِقُ بْنُ الْهَيْثَمِ اللَّاحِقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَيْرُوْزٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَدْهَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَدْهَمَ بْنِ

٢٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٤٥٢/١، الرقم: ١٩٦٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ٣٧٧/٥، الرقم: ٢٠٣١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧٨/٢، الرقم: ٦٦٧٨، والشاشي في المسند، ٩١/٢، الرقم: ٦١٥۔

٢١: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، الفضيل بن عياض: ٢٨، ٢٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، ٤٠٠/١، الرقم: ١٥٦٤

مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْجُدُ عَلَى كَوْرِ الْعِمَامَةِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ عمامہ کے پلو پر سجدہ کر لیتے تھے۔''

٥/٢٢. أَنْبَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَعْدَانِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُزْنَانِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا أَبُو حَامِدٍ الرَّوَّادِيُّ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَتِ الْمُهَاجِرُوْنَ بِالْمَدِينَةِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ دَارٌ وَلَا مَأْوًى أَنْزَلَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَسَمَّاهُمْ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ، فَكَانَ يُجَالِسُهُمْ وَيَأْنَسُ بِهِمْ. وَرُوِيْنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: فَأَيْنَ كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ؟ يَعْنِي يَنَامُوْنَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عثمان بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مدینہ منورہ میں مہاجرین کی تعداد زیادہ ہوگئی اور اُن کے لئے کوئی مکان اور کوئی ٹھکانہ نہ رہا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اُنہیں مسجد میں ٹھہرا دیا اور اُنہیں اصحاب صفہ کا نام دیا۔ آپ ﷺ اُن کے پاس بیٹھتے اور اُن سے بہت خوش ہوتے تھے۔ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے ہمیں روایت پہنچی ہے

٢٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢/٢٤٥، الرقم: ٤١٣٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: عبد الرزاق في المصنف، ١/٤٢١، الرقم: ١٦٤٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/٤٢٨، الرقم: ٤٩٢٢۔

ہے کہ اُن سے مسجد میں سونے کے حوالے سے سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: (اگر مسجد میں سونا ممنوع تھا تو) اہل صفہ کہاں سوتے تھے؟ یعنی وہ مسجد میں سویا کرتے تھے۔‘‘

٢٣/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ عُنْوَانَ الْأَصَمُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَاهِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِنَيْسَابُوْرَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: صَلِّ صَلَاةَ الضُّحَى، فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَبْرَارِ وَسَلِّمْ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ، يَكْثُرُ خَيْرُ بَيْتِكَ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاشت کی نماز پڑھا کرو بے شک یہ نیکو کاروں کی نماز ہے اور گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہا کرو اس سے تیرے گھر میں خیر و برکت ہوگی۔‘‘

٢٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، حاتم الأصم: ٩١، ٩٢، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو نعيم في حلية الأولياء، ٨/ ٨٣۔

اَلْحَجُّ وَ زِيَارَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿ حج اور بارگاہِ نبوی صلى الله عليه وآله وسلم میں حاضری کا بیان ﴾

۲۴/۱. أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدَانَ، أَنبَأَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِمْلَاءً، أَنبَأَ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

۲۴: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ۵/۱۵۵، الرقم: ۹۴۸۶۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الحج، باب صحة حج الصبي وأجر من حج به، ۲/۹۷۴، الرقم: ۱۳۳۶، والترمذي في السنن، كتاب الحج، باب ما جاء في حج الصبي، ۳/۲۶۴، الرقم: ۹۲۴، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب الحج بالصغير، ۵/۱۲۰، الرقم: ۲۶۴۵، وابن ماجه في السنن، كتاب المناسك، باب حج الصبي، ۲/۹۷۱، الرقم: ۲۹۱۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۳۴۴، الرقم: ۳۲۰۲۔

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے ایک بچے کو حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اُٹھا کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اِس کا اجر ملے گا۔‘‘

٢٥/٢. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ السُّوْسِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي ابْنُ أُمِّ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيَّةِ، قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ وَجَمَلِي أَعْجَفُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: اعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت ابن اُم معقل اسدیہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میرا اُونٹ کمزور ہے آپ میرے لئے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان المبارک میں عمرہ کرلو کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا اجر (نفلی) حج کے برابر ہے۔‘‘

٢٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٣٤٦/٤، الرقم: ٨٥٢٥۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن الكبرى، ٤٧٢/٢، الرقم: ٤٢٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٥/٦، الرقم: ٢٧١٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٥/٢٥، الرقم: ٣٧٣، وابن الضحاك الشيباني في الآحاد والمثاني، ٥٠/٦، الرقم: ٣٢٥٠۔

٢٦/٣. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَهُ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ يُنَادِي: أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت بشر بن سُحیم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کو ایامِ تشریق میں یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ یہ کھانے، پینے کے دن ہیں اور جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے۔‘‘

٢٧/٤. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ

٢٦: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢٩٨/٤، الرقم: ٨٢٤٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن الكبرى، ١٦٧/٢، الرقم: ٢٨٨١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٩٤/٣، الرقم: ١٥٢٦٧۔

٢٧: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٥٨/٥، الرقم: ٨٨٩١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ١٦٣/٩، الرقم: ٣٨٥٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٢٦٣/٤، الرقم: ٢٨٣٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٦٣٦/١، الرقم: ١٧٠٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ٢٤٨/١، الرقم: ١٠٠٧۔

الْأَصَمُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ أَبُوْ نُوْحٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُبَاهِي بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ لَهُمْ: انْظُرُوا إِلَى عِبَادِي جَاءُونِي شُعْثًا غُبْرًا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان پر رہنے والوں کے سامنے اہلِ عرفات (حج ادا کرنے والوں) پر فخر فرماتا ہے اور اُن سے کہتا ہے: میرے اِن بندوں کو دیکھو جو میرے پاس اُلجھے ہوئے اور غبار آلود بالوں کے ساتھ آئے ہیں۔''

٢٨/٥. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، نَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرًا وَهُوَ يَبْكِي

٢٨: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٤٩١/٣، الرقم: ٤١٦٣۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٦٤/٣، الرقم: ١١٦٢٨، وأبو يعلى في المسند، ٤٩٦/٢، الرقم: ١٣٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٠٥/٦، الرقم: ٣١٦٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٩٢/١، الرقم: ٦١٠۔

عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: هَا هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمِنبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعُبِ الإِيْمَانِ.

''حضرت محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر ﷺ کو دیکھا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس رو رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اس مبارک مقام پر ہی آنسو بہانے چاہئیں۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میری قبر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔''

تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

﴿تلاوتِ قرآن کا بیان﴾

٢٩/١. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ السُّوسِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَنْبَأَ أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَلَّهُ أَشَدُّ أَذَنًا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس بندے کی آواز کو جو خوبصورت آواز سے قرآن پڑھتا ہو، اُس

٢٩: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١٠/٢٣٠، الرقم: ٢٠٨٤٠۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن، ١/٤٢٥، الرقم: ١٣٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٩، الرقم: ٢٣٩٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/٣١، الرقم: ٧٥٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٧٦٠، الرقم: ٢٠٩٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٣٠١، الرقم: ٧٧٢۔

مغنیہ کے مالک سے بھی زیادہ محبت سے سنتا ہے جو اپنی خوبصورت آواز والی کنیز (کے گانے) کی آواز سنتا ہو۔‘‘

۲/۳۰. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَا: أَنْبَأَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، وَصَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْتُهُ مُسَلِّمًا فَنَسَبَنِي فَانْتَسَبْتُ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ أَخِي بَلَغَنِي أَنَّکَ حَسَنُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ فَإِذَا قَرَأْتُمُوْهُ فَابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن سائب سے روایت ہے کہ ہمارے پاس حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ میں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اُنہوں نے مجھ سے میرا تعارف پوچھا تو میں نے اپنا تعارف کروایا۔ اُنہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تجھے

۳۰: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ۲۳۱/۱۰، الرقم: ۲۰۸٤۷۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن، ٤۲٤/۱، الرقم: ۱۳۳۷، وأبو يعلى في المسند، ۵۰/۲، الرقم: ٦۸۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳۸۸/۲، الرقم: ۲۱٤۷، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲۳۷/۲، الرقم: ۲۲۳٤۔

مبارک ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تُو قرآن اچھی آواز سے تلاوت کرتا ہے۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن غم سے لبریز نازل ہوا ہے پس جب تم اِسے پڑھو تو رویا کرو، اگر رو نہ سکو تو رونے والی حالت ہی بنا لیا کرو۔‘‘

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ

﴿ذکر اور دعا کا بیان﴾

۱/۳۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يُوسُفَ الشَّكْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَرِيُّ السَّقَطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي زَيْنَبَ مَوْلَى حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ حَازِمِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْغِفَارِيِّ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَرَرْتُ يَوْمًا فَرَآنِي رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا حَازِمُ، أَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَإِنَّهَا مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت حازم بن حرملہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک روز کہیں سے گزر رہا تھا تو (اس دوران میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے حازم! اِن کلمات کا کثرت سے ذکر کیا کرو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلاَّ بِاللهِ (کوئی طاقت اور قوت نہیں سوائے اللہ کے) یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہیں۔''

۳۱: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، سري السقطي: ٤٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في لا حول ولا قوة إلا بالله، ١٢٥٧/٢، الرقم: ٣٨٢٦، وابن الضحاك الشيباني في الآحاد والمثاني، ٣٥٧/٤، الرقم: ٢٣٩٤۔

٢/٣٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَلِيٍّ السَّيَّارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ ابْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُوَجِّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: خَيْرُ الْكَلامِ أَرْبَعٌ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین کلمات چار ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اِن میں جس سے بھی ابتداء کر لو (وہ کلمات یہ ہیں:) سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ اور اَللهُ اَکْبَرُ۔''

٣/٣٣. أَخْبَرْنِيْهِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، إِجَازَةً أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ بْنَ صَبِيْحٍ أَخْبَرَهُمْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ،

٣٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو العباس القاسم السيّاري: ٤٤٠، ٤٤١، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، باب الذكر، (ذكر استحباب الإكثار للمرء من التسبيح والتحميد والتهليل والتكبير لله جل وعلا رجاء نقل الميزان به في القيامة) ٣/١١٧، الرقم: ٨٣٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٢١٠، الرقم: ١٠٦٧٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/ ٥٧٨، الرقم: ٢٣٢٩۔

٣٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١٠/٣٧، الرقم: ١٩٦٦٤۔

أَنْبَأَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ، الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عليه السلام، فَقَالَ: بَلَى قَدْ فَعَلَهُ وَلَكِنْ قَدْ غُفِرَ لَهُ بِقَوْلِهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم نے فلاں فلاں گناہ کیا ہے؟ اُس شخص نے عرض کیا: نہیں، اُس رب کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اِس شخص نے ایسا کیا تھا لیکن اس کے لا إله إلا الله کہنے کی وجہ سے اِس کی مغفرت کر دی گئی ہے۔''

٣٤/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا خَالِي، أَبُوْ الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ - وَكَانَ مِنَ الزُّهَّادِ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدَةَ النَّافَقَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا سَوْرَةُ بْنُ شَدَّادٍ الزَّاهِدُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ،

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١١٨، الرقم: ٥٩٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٣۔

٣٤: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو العباس القاسم السيّاري: ٤٤١، ٤٤٢، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الدعاء، باب أسماء الله ﷻ، ٢/١٢٦٩، الرقم: ٣٨٦١۔

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرّم الله وجهه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ. مَا مِنْ عَبْدٍ يَدْعُو بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. هُوَ اللهُ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، الرَّحْمَنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِي، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيبُ، المُجِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِىُّ، المَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، المُحْصِي، المُبدِي، الْمُعِيدُ، المُحْيِى، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاجِدِ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، المُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِي، الْمُتَعَالِي، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّورُ، الهَادِي، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِي، الرَّشِيدُ، الصَّبُوْرُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو بندہ بھی اِن ناموں کے ساتھ دعا کرتا ہے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ طاق (یکتا) ہے اور طاق کو پسند فرماتا ہے۔ بے شک وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ الرَّحْمٰنُ (نہایت مہربان)، الرَّحِیم (ہمیشہ رحم فرمانے والا)، الْمَلِکُ (بادشاہ)، الْقُدُّوسُ (جملہ نقائص و عیوب سے پاک)، السَّلَامُ (سلامتی دینے والا)، الْمُؤمِنُ (امان بخشنے والا)، الْمُهَيْمِنُ (نگہبانی اور حفاظت فرمانے والا)، الْعَزِيْزُ (عزت، بزرگی اور غلبہ والا)، الجَبَّارُ (بہت زبردست، عظمت والا)، الْمُتَکَبِّرُ (سب سے اعلیٰ و ارفع، بڑائی والا)، الْخَالِقُ (پیدا کرنے والا)، الْبَارِی (عدم سے وجود میں لانے والا)، الْمُصَوِّرُ (شکل و صورت اور امتیازی شان عطا کرنے والا)، الغَفَّارُ (بہت بخشنے والا)، القَهَّارُ (سب پر غالب)، الْوَهَّابُ (بہت عطا فرمانے والا)، الرَّزَّاقُ (رزاقِ مطلق)، الفَتَّاحُ (بڑا مشکل کشا، بند راستے کھولنے والا)، الْعَلِيْمُ (بہت جاننے والا)، الْقَابِضُ (روزی تنگ کرنے والا)، البَاسِطُ (روزی میں فراخی دینے والا)، الْخَافِضُ (منکرین و متکبرین کو پست کرنے والا)، الرَّافِعُ (بلند کرنے والا)، الْمُعِزُّ (عزت دینے والا)، الْمُذِلُّ (ذلت دینے والا)، السَّمِيْعُ (بہت زیادہ سننے والا)، الْبَصِيْرُ (سب کچھ دیکھنے والا)، الْحَکَمُ (فیصلہ فرمانے والا)، الْعَدْلُ (خوب انصاف کرنے والا)، اللَّطِيْفُ (بہت لطف و کرم کرنے والا)، الْخَبِيْرُ (ہر چیز کی خبر رکھنے والا)، الْحَلِيْمُ (بردبار اور حلم والا)، الْعَظِيْمُ (عظمت و بزرگی کا مالک)، الْغَفُورُ (بے انتہا بخشش و مغفرت فرمانے والا)، الشَّکُورُ (شکر کا بدلہ دینے والا)، الْعَلِيُّ (بہت بلند و برتر)، الْکَبِيْرُ (بہت بڑا)، الْحَفِيْظُ (محافظ و نگہبان)، الْمُقِيتُ (قوت دینے والا اور روزی عطا کرنے والا)، الْحَسِيْبُ (جمیع امور میں کفایت کرنے والا)، الْجَلِيلُ (بلند مرتبہ اور بزرگی والا)، الْکَرِيْمُ (بہت کرم کرنے والا)، الرَّقِيبُ (بڑا نگہبان)، المُجِيْبُ (ہر ایک کی دعا کو قبول کرنے والا)، الْوَاسِعُ (وسعت و فراخی عطا کرنے والا)، الْحَکِيمُ (حکمت و تدبر والا)، الوَدُودُ (بہت محبت

کرنے والا)، المَجِيدُ (عالی مرتبت اور بزرگی والا)، الْبَاعِثُ (موت کے بعد زندگی عطا کرنے والا)، الشَّهِيدُ (حاضر و موجود، اور مشاہدہ فرمانے والا)، الْحَقُّ (سچا، سچائی اور حق کا مالک)، الْوَكِيلُ (جملہ اُمور میں کارساز)، الْقَوِيُّ (بہت طاقتور)، المَتِينُ (بہت مضبوط اور شدید)، الْوَلِيُّ (دوست اور حمایت فرمانے والا)، الْحَمِيدُ (لائقِ تعریف، اچھی خوبیوں والا)، الْمُحْصِي (کائنات کی ہر شے کا شمار کرنے والا)، المُبدِی (پیدائش کی ابتداء کرنے والا)، الْمعِيدُ (دوبارہ پیدا کرنے والا)، المُحيِی (زندگی دینے والا)، الْمُمِيتُ (موت دینے والا)، الْحَيُّ (ہمیشہ زندہ رہنے والا)، الْقَيُّومُ (سب کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا)، الْوَاجِدِ (وجود عطا فرمانے والا)، الْمَاجِدُ (عظمت اور بزرگی والا)، الوَاحِدُ (یکتا)، الصَّمَدُ (بے نیاز)، الْقَادِرُ (قدرت و طاقت والا)، الْمقْتَدِرُ (قدرتِ کاملہ کا مالک)، الْمُقَدِّمُ (آگے کرنے والا/ بڑھانے والا)، المُؤَخِّرُ (پیچھے رکھنے والا)، الْأَوَّلُ (سب موجودات سے پہلے)، الآخِرُ (سب موجودات کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہنے والا)، الظَّاهِرُ (اپنی قدرت کے اعتبار سے ظاہر)، الْبَاطِنُ (اپنی ذات کے اعتبار سے پوشیدہ)، الْوَالِي (تصرف اور اختیار کا مالک)، الْمُتَعَالِي (بلند و برتر)، الْبَرّ (اچھائی اور بھلائی فرمانے والا)، التَّوَّابُ (زیادہ توبہ قبول کرنے والا)، الْمُنْتَقِمُ (بدلہ لینے والا)، العَفُوُّ (معاف فرمانے والا)، الرَّءوُفُ (نہایت مہربان)، مَالِكُ الْمُلْكِ (سب سلطنت اور حکمرانی کا مالک)، ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (عظمت اور بزرگی والا)، الْمُقْسِطُ (عدل و انصاف کرنے والا)، الْجَامِعُ (جمع کرنے والا)، الْغَنِيُّ (بے پرواہ و بے نیاز)، الْمُغْنِي (بے نیاز کر دینے والا)، الْمَانِعُ (روکنے والا)، الضّارُّ (نقصان کا مالک)، النَّافِعُ (نفع کا مالک)، النُّورُ (نور عطا کرنے والا)، الهَادِی (ہدایت دینے والا)، الْبَدِيْعُ (بے مثال موجد، عدم سے وجود میں لانے والا)، الْبَاقِي (ہمیشہ رہنے والا)، الرَّشِيدُ (نیکی اور سچائی پسند کرنے والا)، الصَّبُور (بہت زیادہ مہلت دینے والا) ہے۔‘‘

٥/٣٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ، عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُهَيْلٍ، الْبُوشَنْجِيُّ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا مِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ نَقُوْلَ: بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر قسم کے درد میں اِس دعا کی تعلیم فرماتے تھے: بڑائی والے اللہ کے نام سے شروع، میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جوش مارنے والی رگ کے شر اور آگ کی گرمی کے شر سے۔‘‘

٦/٣٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ، عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

٣٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو الحسن علي بن أحمد البوشنجي: ٤٥٨، ٤٥٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما يعوذ به الحمى، ١١٦٥/٢، الرقم: ٣٥٢٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٠/١، الرقم: ٢٧٢٩، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤٥٩/٤، الرقم: ٨٢٧٤۔

٣٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، معروف الكرخي: ٨٥۔٨٧، الرقم: ١۔

جَعْفَرٍ الْحَافِظُ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِيُّ، دُبَيْسٌ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْرُوْفاً الْكَرْخِيَّ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ نَوَاصِيْنَا بِيَدِکَ، لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئاً؛ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِکَ بِنَا، فَكُنْ أَنْتَ وَلِيُّنَا، وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ السَّبِيْلِ. فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهَذَا الدُّعَاءِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت خلف بن ہشامؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا جو کہہ رہے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنَّ نَوَاصِيْنَا بِيَدِکَ، لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئاً؛ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِکَ بِنَا، فَكُنْ أَنْتَ وَلِيُّنَا، وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ السَّبِيْلِ (اے ہمارے پروردگار! ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں تو نے اِن میں سے کچھ بھی ہمارے اختیار میں نہیں دیا۔ پس جب تو نے ایسا کیا ہے تو تُو ہمارا دوست رہنا اور ہمیں سیدھا راستہ ہی دکھانا)۔ حضرت خلف بن ہشامؒ کہتے ہیں جب میں نے آپ سے اِس طرح دعا کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھے بکر بن خُنَیس نے بتایا کہ انہوں نے حضرت سفیان الثوریؒ سے، اُنہوں نے ابو زبیر سے، اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔‘‘

٧/٣٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ،

.... **وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٤٨٥، الرقم: ١٩٨٤۔

٣٧: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧٣، ٧٤ (مجموعة الآثار، ٢/١١٣، ١١٤)۔

قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلَامٍ الأَسَدِيُّ، قَالَ: انا عُبَيْدُ بْنُ مَهْدِيٍّ التَّسْتَوِيُّ، قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: انَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَشْرَفُ الأَعْمَالِ ذِكْرُ اللهِ وَإِنْصَافُ الْمُؤْمِنِ مِنْ نَفْسِهِ وَمُوَاسَاةُ الأَخِ مِنْ مَالِهِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین اعمال اللہ تعالیٰ کا ذکر، مومن کا اپنے آپ سے انصاف کرنا اور اپنے مال سے اپنے بھائی کی مدد کرنا ہیں۔‘‘

اَلْعُبُوْدِيَّةُ وَالْاِسْتِقَامَةُ

﴿عبادت و اِستقامت کا بیان﴾

۱/۳۸. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَيْسِيُّ اَلْمَعْرُوْفُ بِزَوْجِ غَنَجٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَعَثَ اللهُ قَوْمًا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ بِأَجْنِحَةٍ خُضْرٍ فَيَسْقُطُوْنَ عَلَى حِيْطَانِ الْجَنَّةِ فَتُشْرِفُ عَلَيْهِمْ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَهُمْ: مَنْ أَنْتُمْ؟ أَمَا شَهِدْتُمُ الْحِسَابَ وَمَا شَهِدْتُمُ الْوُقُوْفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ؟ فَقَالُوْا: لَا، نَحْنُ قَوْمٌ عَبَدْنَا اللهَ سِرًّا فَأَحَبَّ أَنْ يُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ سِرًّا.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ایک ایسے گروہ کو زندہ کرے گا جنہوں نے سبز رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے اور سبز رنگ کے ہی اُن کے پر ہوں گے۔ وہ جنت کے باغیچوں میں اُتریں گے۔ اُن

۳۸: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب فيمن عبد الله سرا فكافأه على ذلك: ۱۰ (مجموعة الآثار، ۲/۵٤۵)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في المجروحين: ۲٦٤، الرقم: ۲٦٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ۲/۳۵٦، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤/۱۱٤۔

کے پاس جنت کے منتظمین آئیں گے اور اُن سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ کیا تم نے حساب کتاب دے دیا ہے، کیا تم اپنے رب کے سامنے پیش ہو آئے ہو؟ وہ کہیں گے: نہیں، ہم وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تو اُس نے چاہا کہ ہمیں دوسروں سے چھپا کر جنت میں داخل کر دے۔‘‘

۲/۳۹. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَحَبُّ شَيءٍ إِلَى اللهِ تَعَالَى الْغُرَبَاءُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: اَلْفَرَّارُوْنَ بِدِيْنِهِمْ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ ’’غرباء‘‘ ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے دین کے ساتھ (اس کی حفاظت کی خاطر جنگلوں کی طرف) بھاگنے والے ہیں۔ روزِ قیامت اُنہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جمع کیا جائے گا۔‘‘

۳/۴۰. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ

۳۹: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ۲۳ (مجموعة الآثار، ۲/ ۲٤۰)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدورقي في مسند سعد/ ١٦٥، الرقم: ٩٤۔

٤۰: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ۲۱ (مجموعة الآثار، ۲/۲۳۸)۔ ــــ

وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ رضي الله عنه: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ؟ قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد اِسے کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو! میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اُس پر ڈٹ جاؤ۔''

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ١/٦٥، الرقم: ٣٨، والنسائي في السنن الكبرى، سورة الأحقاف، ٦/٤٥٨، الرقم: ١١٤٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤١٣، والدارمي في السنن، ٢/٣٨٦، الرقم: ٢٧١٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ٣/٢٢٢، الرقم: ١٥٨٤، وابن منده في كتاب الإيمان، ١/٢٨٦، الرقم: ١٤٠، وابن أبي عاصم في كتاب السنة، ١/١٥، الرقم: ٢١۔

اَلْخَوْفُ وَالْحُزْنُ

﴿خوف اِلٰہی اور حزن کا بیان﴾

۱/٤۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا عِصْمَةُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ الْحَلِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم دَائِمَ التَّفَكُّرِ، طَوِيْلَ الْأَحْزَانِ، قَلِيْلَ الضَّحِکِ إِلَّا أَنْ يَبْتَسِمَ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت جابر رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم ہر وقت غور و فکر میں مشغول رہتے، آپ صلی الله علیه وآله وسلم زیادہ تر غمگین رہتے اور بہت کم ہنستے سوائے اس کے کہ تبسم فرماتے۔''

٤۱: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، يحيى بن معاذ الرازي: ۱۰۸، ۱۰۹، الرقم: ۲۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٦، الرقم: ۲۰۸۲۹، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲٤۰، الرقم: ۲۰۹۰۷، والطيالسي في المسند، ۱/۱۰٥، الرقم: ۷۷۱، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٥/٥۰۰، الرقم: ۸۸۸٥۔

٢/٤٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ خَافَ اللهَ أَخَافَ اللهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللهَ أَخَافَهُ اللهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر چیز کے دل میں اُس کا خوف ڈال دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اُسے ہر چیز سے خوفزدہ کر دیتا ہے۔‘‘

٤٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثالثة، أبو بكر بن حامد الترمذي: ٢٨٠، ٢٨١، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٦٥، الرقم: ٤٢٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٩٦، الرقم: ٥٥٣٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٣٤، الرقم: ٥١٢٣۔

اَلْأَوْلِيَاءُ الْمُقَرَّبُوْنَ

﴿اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا بیان﴾

٤٣/١. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسٍ الطَّرَائِفِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، انا ابْنُ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا زَالَ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: فَأَكُوْنُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَقَلْبَهُ الَّذِي يَعْقِلُ بِهِ فَإِذَا دَعَانِي أَجَبْتُهُ وَإِذَا سَأَلَنِي أَعْطَيْتُهُ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعے مسلسل میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو

٤٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب استجلاب محبة الله تعالى بالمداومة على خدمته: ١٤ (مجموعة الآثار، ٥٤٩/٢).

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب التواضع، ٢٣٨٤/٥، الرقم: ٦١٣٧، وابن حبان في الصحيح، ٥٨/٢، الرقم: ٣٤٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٩/١٠، وفي كتاب الزهد الكبير، ٢٦٩/٢، الرقم: ٦٩٦.

میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے اور اُس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔ جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اُسے عطا کرتا ہوں۔‘‘

٤٤/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الدِّيْوَنْجِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي إِجَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ صَالِحٍ الْمُرِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَبْدَالَ أُمَّتِي لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِأَعْمَالٍ وَلَكِنْ دَخَلُوهَا بِرَحْمَةِ اللهِ وَسَخَاوَةِ الأَنْفُسِ وَسَلَامَةِ الصَّدْرِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ابدال اعمال کے بل بوتے پر جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رحمت، سخاوتِ نفوس اور دلوں کی سلامتی کے صدقے جنت میں داخل ہوں گے۔‘‘

٤٤: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٢،٢١ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٨، ٢٣٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٧/٤٣٩، الرقم: ١٠٨٩٣، وابن أبي الدنيا في الأولياء، ١/٢٨، الرقم: ٥٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٤٩، الرقم: ٤٣٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٢٦۔

٣/٤٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى لِلدُّنْيَا: يَا دُنْيَا مُرِّي عَلَى أَوْلِيَائِي، وَلَا تَحْلَوْ لِي لَهُمْ، فَتَفْتِنِيْهِمْ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ دنیا سے فرماتا ہے: ’’اے دنیا میرے اولیاء کے لئے تلخ ہوجا، اور میری وجہ سے ان کے لئے شیریں نہ ہونا۔ اس طرح تُو اُنہیں آزمائش میں ڈال گی۔‘‘

٤/٤٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ

٤٥: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، الفضيل بن عياض: ٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القضاعي في مسند الشهاب، ٢/ ٣٢٥، الرقم: ١٤٥٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٢٣٩، الرقم: ٨٠٦٥۔

٤٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب الدليل على أن للّه في الأرض أولياء وبدلاء: ٩ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٦، الرقم: ٢٢٢٤، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١/٢٦١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/٢٩١۔

بْنُ عِيْسَى بْنِ هَارُوْنَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: بُدَلَاءُ أُمَّتِي أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ بِالشَّامِ وَثَمَانِيَةَ عَشَرَ بِالْعِرَاقِ، كُلَّمَا مَاتَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ إِذَا جَاءَ الْأَمْرُ قُبِضُوْا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ابدال چالیس ہیں اُن میں سے بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں ہیں۔ اُن میں سے جب بھی کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر کسی اور کو لے آتا ہے۔ پس جب اللہ کا حکم آ جائے گا تو ان سب کی روح قبض کر لی جائے گی (اور یہی روزِ قیامت ہوگا)۔''

۴۷/ ۵. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

۴۷: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب ما جاء في تصحيح الفراسة: ۱۴ (مجموعة الآثار، ۲/ ۵۴۹)۔

فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ

﴿مومن کی فراست کا بیان﴾

١/٤٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ الصُّوْفِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْجُنَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ الْقَاسِمِ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْكُوْفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: احْذَرُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللهِ تَعَالَى. وَفِي رواية ابن جرير الطبري: وَيَنْطِقُ بِتَوْفِيْقِ اللهِ وَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥: ٧٥] قَالَ: لِلْمُتَفَرِّسِيْنَ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (ابن جریر طبری کی روایت میں ہے: اور وہ اللہ کی توفیق سے بولتا ہے۔) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت

٤٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو القاسم الجُنَيد: ١٥٦، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة الحجر، ٢٩٨/٥، الرقم: ٣١٢٧، (بلفظ إِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ) وابن جرير الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٤٧/١٤۔

فرمائی: ﴿بے شک اِس (واقعہ) میں اہلِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں﴾ آپ ﷺ نے فرمایا: اَلْمُتَوَسِّمِيْن سے مراد اَلْمُتَفَرِّسِيْن یعنی اہلِ فراست ہیں۔‘‘

اَلأَخْلَاقُ الْحَسَنَةُ

﴿ اَخلاقِ حسنہ کا بیان ﴾

۱/۴۹. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَخُوْ أَبِي اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَسَدٍ الْعَنَزِيُّ الْمُحَاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَثْقَلُ مَا يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ حُسْنُ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو درداء ﷺ کے طریق سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بھاری چیز جو میزانِ عمل میں رکھی جائے گی وہ حسن خلق ہے۔''

۴۹: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، الحارث المحاسبي: ۵٦، ۵۷، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حسن الخلق، ٤/ ٣٦٣، الرقم: ٢٠٠٣، والبخاري في الأدب المفرد، ١/ ١٠٣، الرقم: ٢٧٠، والطبراني في مسند الشاميين، ٣/ ٢٤٥، الرقم: ٢١٧٩۔ (بلفظ: مَا مِنْ شَيءٍ يُوْضَعُ فِي الْمِيْزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ)۔

٢/٥٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَدِّي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اُس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔''

٣/٥١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُو عَلِيٍّ حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

٥٠: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو عمرو إسماعيل بن نجيد: ٤٥٤، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في قبول الهدية والمكافاة عليها، ٣٣٨/٤، الرقم: ١٩٥٣، وأبو داود في السنن، كتاب البيوع، باب قبول الهدايا، ٢٩٠/٣، الرقم: ٣٥٣٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨٢/٨، الرقم: ٨٠٣١۔

٥١: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٢٨ (مجموعة الآثار، ٦٨/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في معاشرة الناس، ٣٥٥/٤، الرقم: ١٩٨٧ (وقال: هذا حديث حسن صحيح)، والدارمي في السنن، كتاب الرقاق، باب في حسن الخلق، ٤١٥/٢، الرقم: ٢٧٩١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١٢١/١، الرقم: ١٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٥٣/٥، الرقم: ٢١٣٩٢۔

الرَّفَّاءُ، قَالَ: انَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: انَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: انَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اتَّقِ اللهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت ابو ذر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور گناہ کر بیٹھو تو نیکی کرو وہ (نیکی اس گناہ کو) مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔‘‘

۴/۵۲. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، قَالَ: انَا ابْنُ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَرْجُلَانِيُّ، قَالَ: انَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: انَا حَمَّادٌ، عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُوَاجِهُ أَحَدًا فِي وَجْهِهِ بِشَيْءٍ يَكْرَهُهُ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی سے اِس انداز

۵۲: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ۳۱ (مجموعة الآثار، ۲/۷۱)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الترجل، باب في الخلوق للرجال، ۴/۸۱، الرقم: ۴۱۸۲، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۶۸، الرقم: ۱۰۰۶۵، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۱۳۳، الرقم: ۱۲۳۹۰، وأبو يعلى في المسند، ۷/۲۶۴، الرقم: ۴۲۷۷۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

سے پیش نہ آتے جو اُسے ناپسند ہوتا۔‘‘

٥٣/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَافِظُ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: انَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ وَجِيْهٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! انسان کو سب سے بہتر چیز کون سی عطا کی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اخلاق۔‘‘

٥٤/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

٥٣: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٢٨ (مجموعة الآثار، ٦٨/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، ١١٣٧/٢، الرقم: ٣٤٣٦، وابن حبان في الصحيح، ٤٢٦/١٣، الرقم: ٦٠٦١، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤٤٢/٤، الرقم: ٨٢٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٧٨/٤، الرقم: ١٨٤٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢١٠/٥، الرقم: ٢٥٣١٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨١/١، الرقم: ٤٦٩۔

٥٤: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة:٢٨ (مجموعة الآثار، ٦٨/٢)۔

الْحَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ الكَارِزِيُّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ: انَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: انَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اکثر لوگ تقویٰ اور حسنِ اخلاق کی بناء پر جائیں گے۔''

٥٥/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّمِدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْکَ فَمَا عَلَيْکَ مَا فَاتَکَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ الْأَمَانَةِ وَصِدْقُ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الذنوب، ٢/١٤١٨، الرقم: ٤٢٤٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٦٠، الرقم: ٧٩١٩۔

٥٥: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٤ (مجموعة الآثار، ٢/٢٤١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/ ٣٤٩، الرقم: ٧٨٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، الرقم: ٦٦٥٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/٣٢١، الرقم: ٥٢٥٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٤٥، الرقم: ٢٦٦١۔

الْحَدِيْثِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَعِفَّةُ طُعْمَةٍ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب چار چیزیں تجھ میں ہوں تو دنیا میں سے اور جو بھی چیز تجھے نہ مل سکے تجھے اُس پر کوئی افسوس نہیں ہونا چاہیے وہ یہ ہیں: امانت کی حفاظت، سچی بات، حسن خلق اور پاکیزہ کھانا۔''

٨/٥٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيْهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ الأَهْوَازِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْخَزَّازُ، ثَنَا كَادِحُ بْنُ رَحْمَةٍ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوْحَى اللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِلَى إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام إِنَّکَ خَلِيْلِي حَسِّنْ خُلُقَکَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ، تَدْخُلْ مَدَاخِلَ الأَبْرَارِ فَإِنَّ كَلِمَتِي سَبَقَتْ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ أُظِلُّهُ تَحْتَ عَرْشِي وَأُسْكِنُهُ حَظِيْرَةَ قُدْسِي وَأُدْنِيْهِ مِنْ جَوَارِي. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِى التَّصَوُّفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ بے شک آپ میرے دوست ہیں؟

٥٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب استعمال الخلق ولومع الكفار: ٢ (مجموعة الآثار، ٥٣٧/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣١٥/٦، الرقم: ٦٥٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١٤٠/١، الرقم: ٤٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٧٣/٣، الرقم: ٤٠١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠/٨۔

پس اپنے اخلاق درست رکھیئے اگرچہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہوں، تو آپ نیکو کاروں کے داخل ہونے کی جگہوں میں داخل ہو جائیں گے۔ حسن اخلاق کے مالک کے لئے میرا پیشگی وعدہ ہے کہ میں اُسے اپنے عرش کے سائے تلے رکھوں گا، اور اپنی جنت میں ٹھہراؤں گا، اور اُسے اپنے قریب کروں گا۔‘‘

٩/٥٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّصْرُآبَاذِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيِّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ السَّمْحِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ أَنَّهُ مَرِضَ فَعَادَهُ بَعْضُ إِخْوَانِهِ، فَقَالَ لِخَادِمَتِهِ: هَلُمِّي لِإِخْوَانِنَا وَلَوْ كِسَرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہوئے اور اُن کے چند (دینی) بھائی اُن کی عیادت کے لئے آئے۔ اُنہوں نے اپنی خادمہ سے کہا کہ ہمارے بھائیوں کے کھانے کے لئے کچھ لاؤ، چاہے روٹی کا ٹکڑا ہی ہو۔ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اعلیٰ اَخلاقی خوبیاں، اہلِ جنت کے اَعمال میں سے ہے۔‘‘

٥٧: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٥ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٢)۔
وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣١٣، الرقم: ٦٥٠١، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/١٠٨، الرقم: ٩٨٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٥٣، الرقم: ٣٩١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٧٧۔

٥٨/١٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمِيْكَالِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْفَضْلِ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَسْوَدِ مُجَاهِدُ بْنُ فَرْقَدٍ الأَطْرَابُلُسِيُّ، حَدَّثَنَا وَاثِلَةُ بْنُ الْخَطَّابِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَحْدَهُ، فَتَحَرَّكَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلْمَكَانُ وَاسِعٌ، فَقَالَ: إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ حَقًّا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت واثلہ بن خطاب قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد نبوی میں داخل ہوا، اُس وقت حضور نبی اکرم ﷺ مسجد میں اکیلے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے لئے ایک طرف ہو گئے۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کافی جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن کا دوسرے پر حق ہوتا ہے۔''

٥٩/١١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ

٥٨: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٠، ٢١ (مجموعة الآثار، ٢/ ٢٣٧، ٢٣٨)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٩٥، الرقم: ٢٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٦٨، الرقم: ٨٩٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٤٠۔

٥٩: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٧ (مجموعة الآثار، ٢/٩٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢١٠، الرقم: ٧٩٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا الطَّحَاوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: انَا عُمَرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ: اَلْبَشَاشَةُ إِذَا بَرَزُوْا وَالْمُصَافَحَةُ وَالتَّرْحِيْبُ إِذَا الْتَقَوْا.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے اخلاق میں سے ہے کہ جب اُن سے آمنا سامنا ہو تو وہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملیں اور جب وہ ملیں تو مصافحہ کریں اور خوش آمدید کہیں۔''

۱۲/٦٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ الْعُكْبَرِيُّ بِهَا، قَالَ: انَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسِيْحٍ قَالَ: انَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَبَّاسِ اَلْمَعْرُوْفُ بِابْنِ مَرْدَةَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ الْقَنْطَرِيُّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ أَكْثَمَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ الْمَأْمُوْنِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَانْتَبَهْتُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانُ فَتَقَلَّبْتُ، فَقَالَ: يَا يَحْيَى، مَا شَأْنُکَ؟ قُلْتُ: عَطْشَانُ، وَاللهِ، يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَوَثَبَ مِنْ مَرْقَدِهِ فَجَاءَنِي بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيْرَ

٦٠: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٧ (مجموعة الآثار، ٢/٩٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٢٤، الرقم: ٣٤٧٣

الْمُؤْمِنِيْنَ، أَلَا دَعَوْتَ بِخَادِمٍ، أَلَا دَعَوْتَ بِغُلَامٍ؟ فَقَالَ: لَا، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت یحییٰ بن اکثم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات امیر المومنین مامون کے پاس گزاری، میں آدھی رات کو پیاس کی وجہ سے بیدار ہوا، میں پیاس کی وجہ سے بے چین ہونے لگا، مامون نے مجھ سے پوچھا: اے یحییٰ! کیا ہوا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اے امیر المومنین! میں پیاسا ہوں۔ پس وہ اپنے بستر سے کود گئے اور میرے لئے پانی کا پیالہ لے آئے۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے کسی خادم کو یا کسی غلام کو آواز کیوں نہ دی؟ اُنہوں نے کہا: نہیں، میرے والد نے مجھے اپنے والد، اور اپنے دادا سے اور اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قوم کا سردار اُن کا خادم ہوتا ہے۔''

۱۳/۶۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِکَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُعَاذٍ الرَّازِيَّ الْوَاعِظَ، يَذْكُرُ عَنْ حَمْدَانَ بْنِ عِيْسَى الْبَلْخِيِّ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَلتَّقْوَى كَرَمُ الْخُلُقِ وَطِيْبُ الْمَطْعَمِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: تقویٰ اچھے اخلاق اور حلال و پاکیزہ غذا کا نام ہے۔''

۶۱: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، يحيى بن معاذ الرازي: ۱۰۷، ۱۰۸، الرقم: ۱۔

٦٢/١٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْفَتْحِ يُوْسُفُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَسْرُوْرٍ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْخَرَّازُ الْبَغْدَادِيُّ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَشِرَارُكُمْ أَسْوَأُكُمْ أَخْلَاقًا. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضي الله عنها بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بُرا اخلاق نحوست ہے اورتم میں سب سے شریر وہ شخص ہے جوتم میں سب سے زیادہ بُرے اخلاق والا ہے۔''

٦٣/١٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوْبَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى وَإِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَكَارِمَ الأَخْلَاقِ التَّزَاوُرُ فِي اللهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ أَنْ

٦٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو سعيد الخراز: ٢٢٨، ٢٢٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٠/٢٤٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٥/١٢٩۔

٦٣: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٥، ١٦ (مجموعة الآثار، ٢/ ٢٣٢، ٢٣٣)۔

يُقَرِّبَ إِلَى أَخِيْهِ مَا تَيَسَّرَ عِنْدَهُ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ إِلَّا جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ، وَإِنِ احْتَشَمَ أَنْ يُقَرِّبَ إِلَى أَخِيْهِ مَا تَيَسَّرَ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللهِ تَعَالَى يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنا مکارمِ اخلاق سے ہے، اور جس کی زیارت کی جائے اُس پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائی کو جو کچھ میسر ہو پیش کرے اگرچہ اُس کے پاس پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو، اور اگر وہ اپنے بھائی کو جو کچھ میسر ہے پیش کرنا وضع داری کے خلاف سمجھے تو وہ اپنا سارا دن اور ساری رات اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزارتا ہے۔‘‘

١٦/٦٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا يُوْسُفُ بْنُ عُمَرَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنِ عُدَيْسٍ، قَالَ: انَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: انَا أَبُو طَاهِرٍ مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: انَا الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يُحِبُّ الطَّلِقَ الْوَجْهِ وَلَا يُحِبُّ الْعَبُوْسَ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ متبسم چہرے والے کو پسند فرماتا ہے اور تیوری چڑھانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔‘‘

٦٤: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٧ (مجموعة الآثار، ٢/٩٧)

اَلإِخْـلَاصُ وَاَلتَّوَكُّلُ

﴿اخلاص اور توکل کا بیان﴾

۱/٦٥. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالُوْا: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَنْبَأَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ إِمْرِيءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ ،

٦٥: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ۱/۲۹۸، الرقم: ۱۳۲۱۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ماجاء أنّ الأعمال بالنيّة والحسبة ولكلّ امرىء ما نوى، ۱/۳۰، الرقم: ٥٤، وفي كتاب العتق، باب الخطأ والنسيان في العتاقة والطلاق و نحوه ولا عتاقة إلا لوجه الله، ۲/۸۹٤، الرقم: ۲۳۹۲، و مسلم فى الصحيح، كتاب الإمارة، باب قوله إنما الأعمال بالنية وأنه يدخل فيه الغزو وغيره من الأعمال، ۳/۱٥۱٥، الرقم: ۱۹۰۷، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فيمن يقاتل رياء وللدنيا، ٤/۱۷۹، الرقم: ۱٦٤۷۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اُس نے نیت کی، پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شمار ہو گی، اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہوئی تو اُس کی ہجرت اُسی کے لیے ہے جس کی طرف اُس نے ہجرت کی۔''

٢/٦٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ أَبِي حَسَّانَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْأَشْعَثِ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ

٦٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في سبيل المنقطعين إلى الله تعالى: ٦، ٧ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤١، ٥٤٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٣٥٩، وفي المعجم الصغير، ١/٢٠١، الرقم: ٣٢١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٢٩٨، الرقم: ٤٩٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٢٠، الرقم: ١٣٥١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٩٩، الرقم: ٤١٥٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٠٣۔

صلى الله عليه وآله وسلم: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ كَفَاهُ اللهُ كُلَّ مؤُنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مخلوق سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اُس کی ہر مصیبت میں کفایت کرتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص صرف دنیا کا ہو رہے اللہ تعالیٰ اُسے دنیا ہی کے سپرد کر دیتا ہے۔''

اَلزُّهْدُ وَالْوَرَعُ وَالتَّقْوَى

﴿زہد و ورع اور تقویٰ کا بیان﴾

١/٦٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُسْتَمْلِيُّ، إِجَازَةً، أَنَّ أَحْمَدَ ابْنَ أَحِيْدَ بْنِ نُوحِ بْنِ أَيُّوْبَ، الْبَزَّازَ الْبَلْخِيَّ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْ عَلِيٍّ، شَقِيْقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عِمَادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ ـ يَقُوْلُ : عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَ لِي عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الآخِرَةِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت ہشام بن عروہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ انہیں حضرت عروہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الآخِرَةِ (اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے)۔‘‘

٦٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، شقيق البلخي: ٦١، ٦٢، الرقم: ١ـ

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الآحكام، باب كيف يبايع الإمام الناس، ٢٦٣٣/٦، الرقم: ٦٧٧٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب غزوة الأخزاب وهي الخندق، ١٤٣٢/٣، الرقم: ١٨٠٥ـ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٢/٦٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الصُّوْفِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ مَالِكٍ الْبَغْدَادِيُّ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَلِيْحٍ الْفَيَّوْمِيُّ، أَخْبَرَنَا ذُوْ النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔''

٣/٦٩. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيْفٍ

٦٨: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، ذو النون المصري: ١٦، ١٧، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/ ٢٢٧٢، الرقم: ٢٩٥٦، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، ٤/ ٥٦٢، الرقم: ٢٣٢٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، ٢/ ١٣٧٨، الرقم: ٤١١٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٤٦٤، الرقم: ٦٨٨۔

٦٩: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو عبد الله محمد بن خفيف: ٤٦٢، ٤٦٣، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ماجاء في هوان الدنيا على الله عزوجل، ←

إِجَازَةً، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَمْعَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنِ مُعَالِي بْنِ عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ عَدَلَتِ الدُّنْيَا عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا أَعْطَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کی وقعت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ کفار کو اِس سے ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔''

٤/٧٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعَطَّارُ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ،

.... ٤/٥٦٠، الرقم: ٢٣٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، ٢/١٣٧٦، الرقم: ٤١١٠، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٤١، الرقم: ٧٨٤٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٧٨، الرقم: ٥٩٢١۔

٧٠: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في ترك ما لا يعنيهم من الأمور: ٨ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٣)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب فيمن تكلم بكلمة يضحك بها الناس، ٤/٥٥٨، الرقم: ٢٣١٧۔٢٣١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب كف اللسان في الفتنة، ٢/١٣١٥، الرقم: ٣٩٧٦، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٣، الرقم: ١٦٠٤، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦٦، الرقم: ٢٢٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٠١، الرقم: ١٧٣٧۔

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ بَارَوَيْهِ الْقَصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت علی ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا حُسنِ اسلام یہ ہے کہ وہ بے فائدہ چیزوں کو ترک کر دے۔''

۷۱/۵. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو سَعِيْدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو، وَأَبُوْ نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْفَامِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الأَصَمُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِجَازِيُّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ،

۷۱: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ۳/۳٦۹، الرقم: ٦۳۰٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، ٤/٦۳۸، الرقم: ۲٤۵۹، (وقال: هذا حديث حسن) وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ۲/۱٤۲۳، الرقم: ٤۲٦۰، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ۱/۱۲۵، الرقم: ۱۹۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۱۲٤، الرقم: ۱۷۱٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۷/۲۸٤، الرقم: ۷۱٤۳۔

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ فَوْرَكٍ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو الْمُوَجِّهِ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنْبَأَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے، بے بس و ناتواں وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو خواہشات نفس کے پیچھے لگائے رکھے۔ اور (پھر) اللہ تعالیٰ سے (رحمت و بخشش کی) اُمید رکھے۔‘‘

٧٢/٦. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ الْمَدِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ أَبُوْ

٧٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١٧٢/٢، الرقم: ١٤٦٧۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه، ٥٧٥/٤، الرقم: ٢٣٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٥٤/٥، الرقم: ٢٢٢٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠٧/٨، الرقم: ٧٨٣٥، والرويانی في المسند، ٢٨٨/٢، الرقم: ١٢٢٢۔

خَالِدٍ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَکِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا. فَقُلْتُ: لَا يَا رَبِّ، وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوْعُ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُکَ وَذَکَرْتُکَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الإِيْمَانِ.

’’حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھے یہ اختیار عطا فرمایا کہ میں چاہوں تو وہ وادیٔ مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، میں نے عرض کیا: اے رب! نہیں بلکہ میں ایک دن شیر شکم ہوں گا اور ایک دن بھوکا رہوں گا جب میں بھوکا رہوں گا تیرے ہاں گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تو تیری حمد و ثنا کروں گا۔‘‘

٧٣/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ حَزْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْمَعِيْلَ، ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَبِي

٧٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في القناعة والورع والشفقة على المسلمين وحسن المجاورة وقلة الضحك: ١٠ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الورع والتقوى، ٢/١٤١٠، الرقم: ٤٢١٧، والطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢١٨، الرقم: ١٠٥٧، وفي مسند الشاميين، ١/٢١٥، الرقم: ٣٨٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٧١، الرقم: ٦٤٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/٥٣، الرقم: ٥٧٥٠۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

رَجَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ بَرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ مُجَاوَرَةَ مَنْ جَاوَرَکَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِکَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِکِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! تقویٰ اختیار کرو، لوگوں میں سب سے زیادہ عابد ہو جاؤ گے، قناعت اختیار کرو، سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہ لوگوں کے لیے بھی پسند کرو، مومن ہو جاؤ گے، اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرو، حقیقی مسلمان بن جاؤ گے اور کم ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔''

٧٤/٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْغَضَائِرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خُبَّابٍ،

٧٤: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في تركهم الدنيا وأعراضهم عنها: ٧ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٦٥، الرقم: ٦٣٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٠١، الرقم: ٢٧٤٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٤٤، الرقم: ٧٨٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٢٧، الرقم: ١١٨٩٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٩٨، الرقم: ٤٩٧٣۔

عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ عَلَى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا أَلْيَنَ مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا أَوْ مَا لِلدُّنْيَا وَلِي إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ حَتَّى أَتَى شَجَرَةً فَاسْتَظَلَّ فِي ظِلِّهَا سَاعَةً ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر آرام فرما تھے اور چٹائی (کی رسیوں) کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک پر پڑ گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ اِس کی بجائے نرم بستر بنوا لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ، یا فرمایا دنیا کا مجھ سے کیا تعلق، میری اور دنیا کی مثال تو اُس مسافر کی سی ہے جس نے سخت گرم دن میں سفر کیا یہاں تک کہ وہ ایک درخت کے پاس آیا۔ پھر اُس نے اُس درخت کے سایہ میں کچھ دیر قیام کیا اور پھر آگے چل دیا اور اُس درخت کو چھوڑ دیا۔''

٩/٧٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ

٧٥: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في ترك التنعم: ١٣، ١٤ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٨، ٥٤٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٤، الرقم: ٢٢١٧١، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٣٠٧، الرقم: ١٣٩٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٨٨، الرقم: ١٥٦٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٥٦، الرقم: ٦١٧٨۔

الْحَافِظُ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا ابْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعُمَ، عَنْ مُرِيْحِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِيَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اُنہیں یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: عیش وعشرت سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ناز ونعم والے نہیں ہوتے۔''

٧٦/ ١٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَقِيْقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ الْأُبُلِيُّ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا مِنَ الْحَلَالِ، حَاسَبَهُ اللهُ بِهِ وَمَن أَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا مِنَ الْحَرَامِ عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ. أُفٍّ لِلدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مِنَ الْبَلِيَّاتِ، حَلَالُهَا حِسَابٌ، وَحَرَامُهَا عَذَابٌ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو ہاشم الابلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں سے حلال لیا اللہ تعالیٰ اُس شخص سے اِس

٧٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، شقيق البلخي: ٦٢، ٦٣، الرقم: ٢ـ

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٥٨٥، الرقم: ٥٨٣٠ـ

کا حساب لے گا اور جس نے دنیا میں سے حرام لیا، اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اِس مال کے سبب عذاب دے گا۔ افسوس ہے اِس دنیا پر اور اِس کی آزمائشوں پر کہ اِس کے حلال پر حساب ہے اور اِس کے حرام پر عذاب۔‘‘

١١/٧٧. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، أَنْبَأَ أَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَلْوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغِفَارِيُّ، عَنِ الْمُنْكَدِرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: **الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى.** رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔‘‘

٧٧: أخرجه البيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٢/٨٨، الرقم: ١٠٤.

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٢٣٦، الرقم: ٤٦٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٥، الرقم: ١٢٣٣.

اَلرِّضَا وَالْقَنَاعَةُ

﴿رضا اور قناعت کا بیان﴾

٧٨/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو بْنُ مَطَرٍ، ثَنَا أَبُوْ خَلِيْفَةَ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین حاصل کرنے میں نہ لگ جاؤ ورنہ تم دنیا میں ہی راغب ہو جاؤ گے۔‘‘

٧٩/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ

٧٨: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب كراهية جمع المال لئلا يرغب العبد في الدنيا: ١٤ (مجموعة الآثار، ٥٤٩/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب منه، ٥٦٥/٤، الرقم: ٢٣٢٨ (وقال: هذا حديث حسن)، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣٥٨/٤، الرقم: ٧٩١٠، وابن حبان في الصحيح، ٤٨٧/٢، الرقم: ٧١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٧/١، الرقم: ٣٥٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٨٤/٧، الرقم: ٣٤٣٧٩۔

٧٩: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب الدليل على أن اليد العليا هي المتعففة عن السؤال: ٩ (مجموعة الآثار، ٥٤٤/٢)۔ ←

إِسْحَاقَ الْحَافِظُ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخُرَاسَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ طَارِقٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ وَالْيَدُ السُّفْلَى السَّائِلَةُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اُوپر والا ہاتھ، نچلے ہاتھ سے بہتر ہے)(۱) اُوپر والا ہاتھ، سوال سے بچنے والا ہے اور نچلے ہاتھ مانگنے والا ہے۔''

٣/٨٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ الْمَدِيْنِيُّ،

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في الاستعفاف، ٢/١٢٢، الرقم: ١٦٤٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٩٧، الرقم: ٧٦٦٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٢، الرقم: ١٢١٨ـ

(١) **اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.** (بخاری، الصحيح، كتاب الزكاة، باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى، ٢/٥١٩، الرقم: ١٣٦١)ـ

٨٠: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في إختيار الفقر على الغنا: ١٠، ١١ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٥، ٥٤٦)ـ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٤، الرقم: ٢٢٢٤٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٠٧، الرقم: ٧٨٣٥، والروياني في المسند، ٢/٢٨٨، الرقم: ١٢٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٥، الرقم:←

ثَنَا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْفَرَّاءُ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي ﷻ أَنْ يَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا. فَقُلْتُ: لَا يَا رَبِّ، وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَذَكَرْتُكَ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے مجھے پیشکش کی کہ وہ میرے لئے وادئ مکہ کو سونا بنا دے، لیکن میں نے عرض کیا: نہیں، اے میرے رب! میں چاہتا ہوں کہ ایک دن شکم سیر ہوں اور ایک دن بھوکا رہوں۔ جب بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں گریہ و زاری کروں، اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد اور تیرا ذکر کروں۔''

٤/٨١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ

٤١٨٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٢، الرقم: ١٤٦٧۔

٨١: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في القناعة: ٥ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٦١، الرقم: ٨٨٧٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٣٦١، ٣٦٢، الرقم: ٦١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٨٢، الرقم: ٨١٩١، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩٤، الرقم: ١٠٣٦٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٢٨٩۔

الْأَصَمُّ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، ثَنَا سَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ابْنَ آدَمَ، عِنْدَکَ مَا يَکْفِيْکَ وَأَنْتَ تَطْلُبُ مَا يُطْغِيْکَ. ابْنَ آدَمَ، لَا بِقَلِيْلٍ تَقْنَعُ وَلَا مِنْ کَثِيْرٍ تَشْبَعُ، إِذَا أَصْبَحْتَ مُعَافًى فِي مُجَسِّمِکَ، آمِنًا فِي سِرْبِکَ، عِنْدَکَ قُوْتُ يَوْمِکَ فَعَلَى الدُّنْيَا الْعَفَاءُ. رَوَاهُ فِي کِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن آدم! تیرے پاس وہ کچھ ہے جو تیرے لئے کافی ہے، اور تو اُس کی طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش و نافرمان بنا دے گا۔ اے ابن آدم! نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا ہے نہ کثیر سے تیرا جی بھرتا ہے۔ جب تو اپنے جسم میں عافیت کے ساتھ ہو اور اپنے اہل و عیال میں مطمئن ہو، اور تیرے پاس ایک دن کا رزق ہو (تو یہ تیرے لئے کافی ہے کیونکہ) دنیا تو مٹ جانے والی ہے۔‘‘

٨٢/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ وَأَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرَيْشٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا: انَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ،

٨٢: أخرجه السلمي في کتاب الأربعين في التصوف، باب في لبس البذلة من الثياب: ٨، ٩ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٣، ٥٤٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم: ٦١٨٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم: ٣١٦٣۔

ثَنَا ابْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، ثَنَا أَبُو الْفَقِيْرِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ نَزِيْلُ دِمَشْقَ، ثَنَا زَيْدُ ابْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا، عَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الَّذِي نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً اشْتَرَاهَا أَوْ شُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَحُبُّ رَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا کہ ایک مینڈھے کی کھال کمر کے گرد لپیٹے چلے آرہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اِس کا دل نور سے بھر دیا ہے۔ میں نے اِسے اِس کے ماں باپ کے ساتھ دیکھا تھا کہ اِسے عمدہ کھانا پینا دیا کرتے تھے اور میں نے اِس پر ایک ایسی پوشاک دیکھی جسے دوسو درہم میں اُس نے (خود) خریدا تھا یا وہ اس کے لئے خریدی گئی تھی اور اب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نے اُس کا یہ حال کیا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔‘‘

۸۳/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ، مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۸۳: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، أبو يزيد البسطامي: ٦٨، ٦٩، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٢٢١/١، الرقم: ٢٠٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤١/١٠۔

الدِّيْمَرْتِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: سَأَلَ أَبُوْ عَمْرٍو، عُثْمَانُ بْنُ جَحْدَةَ بْنِ دَرَامَهُمَ الْكَازَرُوْنِيُّ بِهَا، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْفَتْحِ، أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ الْمِصْرِيُّ، اَلْمَعْرُوْفُ بِابْنِ الْحِمْصِيِّ الْوَاعِظُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: قَالَ: أَبُوْ مُوْسَى الدَّيْبَلِيُّ، حَدَّثنَا أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ ضَعْفِ الْيَقِيْنِ أَنْ تُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللهِ، وَأَنْ تَحْمَدَهُمْ عَلَى رِزْقِ اللهِ، وَأَنْ تَذُمَّهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِکَ اللهُ. إِنَّ رِزْقَ اللهِ لَا يَجُرُّهُ حِرْصُ حَرِيْصٍ، وَلَا يَرُدُّهُ كُرْهُ كَارِهٍ. إِنَّ اللهَ بِحِكْمَتِهِ وَجَلَالِهِ جَعَلَ الرَّوْحَ وَالفَرَحَ فِي الْيَقِيْنِ وَالرِّضَا؛ وَجَعَلَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ فِي الشَّكِّ وَالسَّخَطِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ یقین (ایمان) کی کمزوری ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے بدلے لوگوں کو خوش کرے اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر لوگوں کی تعریف کرے اور جو تجھے اللہ تعالیٰ نے عطا نہیں کیا اس پر لوگوں کی مذمت کرے۔ بے شک حریص کا حرص اللہ تعالیٰ کے رزق کو کھینچ نہیں سکتا اور نہ ہی نہ چاہنے والے کی ناپسندیدگی اس رزق کو روک سکتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور اپنے جلال کے ساتھ راحت اور خوشی کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم و حزن کو شک اور ناراضگی میں رکھا ہے۔‘‘

٨٤/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ، مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْزَةَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا غُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِي رَوْعِي، إِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا، وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا. فَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدَكُمْ اِسْتِبْطَاءُ شَيءٍ مِنَ الرِّزْقِ، أَنْ يَطْلُبَهُ بِمَعْصِيَةِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات القا کی کہ کوئی شخص اُس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ وہ اپنی عمر پوری نہ کر لے اور اپنا رزق کھا نہ لے۔ پس تم حسن طلب پیدا کرو۔ کسی چیز کے حصول میں تاخیر تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم اُسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے حاصل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ (رزق حلال) ہے اُسے اُس کی اطاعت ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔''

٨٤: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، أحمد بن أبي الحواريّ: ٩٩، ١٠٠، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١٦٦/٨، الرقم: ٧٦٩٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٢/٤۔

۸۵/۸. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَمَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الشِّبْلِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الرُّهَاوِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِبَلَالٍ: إِلْقَ اللهَ فَقِيْرًا، وَلَا تَلْقَهُ غَنِيًّا. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ لِي بِذَلِکَ؟ قَالَ: مَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ، وَمَا رُزِقْتَ فَلَا تَخْبَأْ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ لِي بِذَاکَ؟ قَالَ: هُوَ ذَاکَ، وَإِلَّا فَالنَّارُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے فقیرانہ انداز سے مل اور امیرانہ انداز سے نہ مل۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے ایسا کیونکر ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے سوال کیا جائے تو انکار نہ کر اور تمہیں جو رزق دیا جائے اُسے مت چھپا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لئے ایسا کیونکر ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہی ہونا چاہیے۔ ورنہ تو دوزخ کی آگ ہے۔‘‘

۸۵: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبو بكر الشبلي: ۳۳۸، ۳۳۹، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ۱/۳٤۱، الرقم: ۱۰۲۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۲۵، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۵۰، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۷، الرقم: ۱۳٦۵۔

٨٦/٩. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَارِيُّ، انَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا بِقَدْرِ زَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُخَالَطَةَ الأَغْنِيَاءِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے آخرت میں ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لئے دنیا میں سے اُتنا ہی کافی ہے جتنا ایک مسافر کو اپنے سفر کے لئے درکار ہوتا ہے۔ لہٰذا تم اُمراء کے میل جول سے پرہیز کرو۔‘‘

٨٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في الاكتفاء من الدنيا بأقل القليل وكراهية مخالطة الأغنياء: ٥ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن إسحاق الدينوري في القناعة: ٨٤، الرقم: ٦٥، وأبو نعيم الأصبهاني في تاريخ أصبهان: ١٢١۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

اَلشُّكْرُ وَالصَّبْرُ

﴿شکر وصبر کا بیان﴾

١/٨٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَطَر، ثَنَا آدَمُ بْنُ مُوْسَى الْوَلَاهَنْجِيُّ، ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا الْمُؤَمَّلُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا، وَلِسَانًا ذَاكِرًا، وَنَفْسًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَثِقَةً بِمَا تَكَفَّلَ اللهُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو چار چیزیں عطا کر دی گئیں اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کر دی گئی: شکر گزار دل، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والی زبان، مصیبت پر صبر کرنے والا نفس اور اللہ

٨٧: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب المواظبة على الذكر والشكر والصبر: ٦ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٣٤، الرقم: ١١٢٧٥، وفي المعجم الأوسط، ٧/١٧٩، الرقم: ٧٢١٢، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٧٠، الرقم: ١٤٩٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٠٤، الرقم: ٤٤٢٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٨، الرقم: ٢٩٤٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢٧٣۔

تعالیٰ کی کفالت پر کامل اعتماد۔‘‘

٢/٨٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّفَّاءُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ مِنْ كُنُوْزِ الْبِرِّ كِتْمَانَ الْمَصَائِبِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مصائب کو چھپانا نیکی کے خزانوں میں سے ہے۔‘‘

٣/٨٩. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيْقٍ، إِجَازَةً أَنَّ بُنَانَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْحَمَّالَ الزَّاهِدَ الْوَاسِطِيَّ، أَبَا الْحَسَنِ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: إِنَّ الفُجَّارَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ

٨٨: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في كتمانهم المصائب: ٨ (مجموعة الآثار، ٥٤٣/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٢١٤/٧، الرقم: ١٠٠٤٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٧/٤، الرقم: ٦٠١٤، والروياني في المسند، ٤٢٦/٢، الرقم: ١٤٤٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٩٧/٨۔

٨٩: أخرجه السّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثالثة، بنان بن محمد الحمال: ٢٩١، ٢٩٢، الرقم: ١۔

هُمْ؟ قَالَ: اَلنِّسَاءُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَلَيْسُوْا أُمَّهَاتِنَا، وَأَخَوَاتِنَا، وَأَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: بَلَى! وَلَكِنَّهُمْ إِذَا أُعْطُوْا لَمْ يَشْكُرُوا، وَإِذَا ابْتُلُوا لَمْ يَصْبِرُوا. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد الرحمان بن شبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک فاجر لوگ دوزخی ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام ﷺ نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیویاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن اُنہیں جب عطا کیا جاتا ہے تو اُس کا شکر ادا نہیں کرتیں اور جب اُن پر کوئی آزمائش آتی ہے تو اُس پر صبر نہیں کرتیں۔‘‘

اَلْفَقْرُ وَالتَّوَاضُعُ

﴿فقر اور تواضع کا بیان﴾

٩٠/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوْبٍ الدَّهَّانُ، قَالَ: انَا أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: انَا أَبِي، قَالَ: انَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت عیاض بن حمار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم تواضع اختیار کرو، حتیٰ کہ کوئی شخص

٩٠: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة:٤٢ (مجموعة الآثار، ٢/٨٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الصفات التي يعرف به في الدنيا أهل الجنة، ٤/٢١٩٨، الرقم: ٢٨٦٥، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في التواضع، ٤/٢٧٤، الرقم: ٤٨٩٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ٢/١٣٩٩، الرقم: ٤١٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٤، الرقم: ٢٠٨٧٢۔

دوسرے پر فخر نہ کرے۔‘‘

٢/٩١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُو عَمْرِو بْنِ مَطَرٍ وَعَبْدُ اللهِ الرَّازِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: انَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: انَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَرْبَعٌ لَا يُصَبْنَ إِلَّا بِعَجَبٍ: اَلصَّمْتُ وَهُوَ أَوَّلُ الْعِبَادَةِ وَالتَّوَاضُعُ وَذِكْرُ اللهِ وَقِلَّةُ الشَّيْءِ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں چاہت کے بغیر حاصل نہیں ہوتیں: خاموشی جو کہ عبادت کی ابتداء ہے، تواضع، اللہ کا ذکر اور متاعِ دنیا کی کمی۔‘‘

٣/٩٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ الْحَافِظُ،

٩١: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٤٢ (مجموعة الآثار، ٢/٨٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٤٦، الرقم: ٧٨٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١/٢٥٦، الرقم: ٧٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٤٢، الرقم: ٤٣٥٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٧٧، الرقم: ١٥١٧۔

٩٢: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، أبو سليمان الداراني: ٧٥، ٧٦، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ١٧٢، الرقم: ٨٣٠٧ (عن عمر الخطاب)

بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي الْحَوَارِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيْعِ الزَّاهِدُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَدْهَمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ نے اُس کا مرتبہ بلند کر دیا۔''

٩٣/ ٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَتُّوَيْهِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا فَهْدِيُّ بْنُ جَسْنَسْفَنَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الأَحْمَسِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَوْضِي مَا بَيْنَ

٩٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب صفة الفقراء: ٢ (مجموعة الآثار، ٢/ ٥٣٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب ما جاء في صفة أواني الحوض، ٤/ ٦٢٩، الرقم: ٢٤٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الحوض، ٢/ ١٤٣٨، الرقم: ٤٣٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٣٢، الرقم: ٦١٦٢، وأبو القاسم هبة الله في اعتقاد أهل السنة، ٦/ ١١٢٥، الرقم: ٢١٢٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ٢٢٧، الرقم: ٥٤٧٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٦٥، ٣٦٦۔

عَدَنَ إِلَى عَمَّانَ، شَرَابُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَأَوَّلُ مَنْ يَرِدُهُ صَعَالِيْکُ الْمُهَاجِرِيْنَ، قُلْنَا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: اَلدَّنِسُ الثِّيَابُ، الشَّعِثُ الرُّءُوْسُ الَّذِيْنَ لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السُّدَدِ، وَلَا يُزَوَّجُوْنَ الْمُنْعَمَاتِ، الَّذِينَ يُعْطُوْنَ مَا عَلَيْهِمْ، وَلَا يُعْطَوْنَ مَا لَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ أَقْوَامٌ فَيَقُوْلُوْنَ: أَنَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ، وَلَأَقُوْلَنَّ: إِنَّکُمْ بَدَلْتُمْ بَعْدِي. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت ثوبان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا حوض عدن سے عمان تک کے فاصلہ کے برابر ہے۔ اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ جو اُس سے ایک گھونٹ بھی پی لے گا اُس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اِس پر سب سے پہلے جانے والے فقراء مہاجرین ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جن کے کپڑے میلے اور بال گرد آلود ہیں، اُن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے، ناز و نعمت میں پلی ہوئی عورتیں اُن سے بیاہی نہیں جاتیں۔ جو اُن کے ذمہ واجب الاداء ہوتا ہے وہ اُسے ادا کرتے ہیں اور جو اُن کا حق ہوتا ہے وہ اُنہیں نہیں دیا جاتا۔ (میرے حوض پر) کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ہم فلاں بن فلاں ہیں۔ میں کہوں گا: تم میرے بعد بدل گئے تھے۔‘‘

٩٤/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ

٩٤: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في حب الفقراء والفقر وسؤال رسول الله ﷺ إيّاه: ٧ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٢).

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في ←

قُرَيْشٍ مُحَمَّدُ بْنُ جُمُعَةَ، ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: أَحِبَّ الْمَسَاكِيْنَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِيْنًا وَأَمِتْنِي مِسْكِيْنًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

’’حضرت ابو سعید خدری ﷺ فرماتے ہیں کہ مساکین سے محبت کرو کیونکہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، حالتِ مسکینی میں ہی وفات دے اور قیامت کے دن مساکین ہی کی جماعت میں اُٹھانا‘‘

٩٥/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ أَشْكِيْبَ الزَّعْفَرَانِيُّ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: لَا أُعْطِيْكُم وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ تُطْوَى بُطُوْنُهُمْ مِنَ الْجُوْعِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِی التَّصَوُّفِ.

.... السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء أن فقراء المهاجرين يدخلون الجنة قبل أغنيائهم، ٤/٥٧٧، الرقم: ٢٣٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء، ٢/١٣٨١، الرقم: ٤١٢٦، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/٣٥٨، الرقم: ٧٩١١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٠٨، الرقم: ١٠٠٢۔

٩٥: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في الإبتداء بتعهد الفقراء دون الأهل والعيال: ١١ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٦)۔ ←

''حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا: میں تمہیں خادم دے دوں اور اہلِ صفہ کو ایسے چھوڑ دوں کہ اُن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر دھنسے رہیں۔''

٩٦/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى ابْنِ سَلَّامٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَرَأَى فَقْرَهُمْ وَجَهْدَهُمْ وَطِيْبَ قُلُوْبِهِمْ، فَقَالَ: أَبْشِرُوا يَا أَصْحَابَ الصُّفَّةِ، مَنْ بَقِيَ مِنْ أُمَّتِي عَلَى النَّعْتِ الَّذِي أَنْتُمْ عَلَيْهِ رَاضِيًا بِمَا فِيْهِ فَإِنَّهُ

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** أحمد بن حنبل فى المسند، ١/٧٩، الرقم: ٥٩٦، والعسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ٦/٢١٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٤١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٩٨، الرقم: ٢٤٦٦۔

٩٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب الدليل على أن الصوفية هم رفقاء رسول الله ﷺ: ١، ٢ (مجموعة الآثار، ٢/ ٥٣٦، ٥٣٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/١٦٢، الرقم: ١٦٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/١٧٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١٣/٢٧٦۔

مِنْ رُفَقَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ اصحاب صفہ کے پاس کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے جب اُن کا فقر اور تنگی دیکھی اور (اِس کے باوجود) اُن کے دلوں کو مطمئن دیکھا تو (خوش ہو کر) فرمایا: اے اصحابِ صفہ! تمہاری لئے خوشخبری ہے۔ میری اُمت میں جو بھی اِس حال میں، جس حال میں تم ہو، خوش رہا تو وہ روزِ قیامت میرے رفقاء میں سے ہو گا۔''

٩٧/٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ، قَالَ: انَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَزَّارُ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: انَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَأْنِفُ وَلَا يَسْتَكْبِرُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ فَيَقْضِيَ لَهُ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کسی بیوہ یا مسکین کے ساتھ چلنے اور اُس کی حاجت پوری کرنے میں کوئی عار یا تکبر محسوس نہ کرتے تھے۔''

٩٧: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٤٥ (مجموعة الآثار، ٢/٨٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن الكبرى، ١/٥٣١، الرقم: ١٧١٦، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٣٤، الرقم: ٦٤٢٤، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٣، الرقم: ٢١٢٩۔

حُسْنُ الْعَهْدِ وَالْإِحْسَانُ

﴿عہد کی پاسداری اور حسن سلوک کا بیان﴾

٩٨/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: انَا الْفَضْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الدُّوْرِيُّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ ابْنُ غُرَابٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ـ قَالَ سَعْدٌ وَأَدْرَكْتُهُ ـ يُحَدِّثُ عَنْ خَوْلَةَ امْرَأَةِ حَمْزَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَسْقَانِ مِنْ تَمْرٍ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَتَاه السَّاعِدِيُّ يَتَقَاضَاهُ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَالًا أَنْ يَقْضِيَهِ فَأَعْطَاهُ تَمْرًا دُوْنَ تَمْرِهِ فَرَدَّهُ. فَقَالَ بِلَالٌ: تَرُدُّ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ أَحَقُّ بِالْعَدْلِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَدَقَ وَمَنْ أَحَقُّ بِالْعَدْلِ مِنِّي وَاكْتَحَلَتْ عَيْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

٩٨: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٥ (مجموعة الآثار، ٢/٩٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب لصاحب الحق سلطان، ٢/٨١٠، الرقم: ٢٤٢٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/١٨٧، الرقم: ٥٠٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٥٣٠، الرقم: ١١٢٣٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٤٠۔

بِالدُّمُوْعِ، ثُمَّ قَالَ: لَا قَدَّسَ اللهُ۔ أَوْ لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا يَأْخُذُ ضَعِيْفُهَا حَقَّهُ مِنْ شَدِيْدِهَا وَهُوَ غَيْرُ مُتَمَتِّعٍ۔ ثُمَّ قَالَ: يَا خُوَيْلَةُ، عَدِّيْهِ وَاقْضِيْهِ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ غَرِيْمٍ يَرْجِعُ مِنْ عِنْدِ غَرِيْمِهِ رَاضِيًا إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ دَوَابُّ الْأَرْضِ وَنُوْنُ الْبِحَارِ وَلَا غَرِيْمٌ يَلْوِي غَرِيْمَهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ ذَنْبًا.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت حمزہ کی اہلیہ، حضرت خولہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے انصار کے ایک قبیلہ بنو ساعدہ کے کسی شخص کو دو وسق کھجوریں دینی تھیں۔ پس وہ ساعدی شخص آپ کے پاس آیا اور اُن کھجوروں کا تقاضہ کیا، آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اِس شخص کا قرض چکا دیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُسے اسکی کھجوروں کی قسم کے علاوہ کسی اور قسم کی کھجوروں سے ادائیگی کی تو اُس شخص نے وہ واپس کر دیں۔ اِس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: تم حضور نبی اکرم ﷺ کا دیا ہوا مال واپس کرتے ہو؟ اُس نے کہا: ہاں اور حضور نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر عدل کا کون حقدار ہے؟ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس نے سچ کہا اور مجھ سے بڑھ کر عدل کا حقدار کون ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی چشم مقدس میں آنسو آ گئے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس اُمت کو پاک نہ کرے یا وہ اُمت مقدس نہ ہو، جس کا کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے اور اُس سے فائدہ نہ اُٹھا سکے۔ پھر فرمایا: اے خویلہ! اِس کا قرض ادا کرو کیونکہ کوئی بھی قرض خواہ جب اپنے قرض دار سے راضی ہو کر جاتا ہے تو زمین پر بسنے والے چوپائے، سمندر کی مچھلیاں اُس کے لئے دعائے رحمت کرتی ہیں۔ جو قرض دار اپنے قرض خواہ کو ٹال دیتا ہے حالانکہ وہ قرض ادا کرنے پر قادر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر روز اُس کے نامۂ اعمال میں ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔''

٢/٩٩. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: كَذَلِکَ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ حِفْظَ الْوُدِّ الْقَدِيْمِ وَأَنَّ امْرَأَةً دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَدْنَاهَا فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَلِکَ فَقَالَ: إِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِيْنَا أَيَّامَ خَدِيْجَةَ وَأَنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الإِيْمَانِ.

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ التَّرْخُمِيُّ. قَالَ: انَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ ثِمَالٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: انَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''اِسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دیرینہ تعلقات کی پاسداری کو پسند فرماتا ہے، (ہوا یوں کہ) ایک خاتون حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اُسے اپنے قریب بلا لیا۔ آپ ﷺ سے اُس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: یہ خاتون (سیدہ) خدیجہ کی زندگی میں ہمارے پاس آیا کرتی تھیں اور بے شک قدیم تعلقات کا خیال رکھنا ایمان کی

٩٩: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٨٣ (مجموعة الآثار، ٢/٨٣)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٦٢، الرقم: ٤٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/١٤، الرقم: ٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥١٧، الرقم: ٩١٢١۔

نشانی ہے۔‘‘

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سابقہ حدیث کے ہم معنی حدیث بیان کی ہے۔‘‘

١٠٠/٣. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الأَزْهَرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَلْطَفَ مُؤْمِناً أَوْ قَامَ لَهُ بِحَاجَةٍ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا صَغُرَ ذَلِکَ أَوْ کَبُرَ، کَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُخْدِمَهُ خَادِمًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي کِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مومن پر مہربانی کی یا اُس کی دنیاوی حاجات میں سے کوئی حاجت پوری کی چاہے وہ حاجت چھوٹی تھی یا بڑی تو اُس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ روزِ قیامت ایک خادم اُس کی خدمت پر مامور کرے۔‘‘

١٠١/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

١٠٠: أخرجه السلمي في کتاب الفتوة: ١٢ (مجموعة الآثار، ٢/٢٢٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو يعلى في المسند، ٧/١٥١، الرقم: ٤١١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٩١، وابن أبي الدنيا في قضاء الحوائج: ٥٤، الرقم: ٤٦۔

١٠١: أخرجه السلمي في کتاب الفتوة: ١٣ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في ←

مُحَمَّدِ بْنِ صَبِيحٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِذَا مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَضَفْنِي، فَمَرَّ بِي، أَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ ذَلِکَ؟ قَالَ: لَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں کسی آدمی کے پاس سے گزروں اور وہ مجھے راستہ نہ دے۔ پھر جب وہ میرے پاس سے گزرے تو کیا میں بھی ایسا ہی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔''

١٠٢/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ بِإِسْنَادِهِ سَوَاءٌ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الدِّيْنِ، التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ وَاصْطِنَاعُ الْمَعْرُوْفِ إِلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''امام سلمی اپنی سابقہ سند سے ہی روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

.... الصحيح، ٨/٢٠٠، الرقم: ٣٤١٠، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٢٦٩، الرقم: ٢٠٥١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٧٦، الرقم: ٦٠٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٠٥، الرقم: ٢٠٦٧۔

١٠٢: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٦٤ (مجموعة الآثار، ٢/١٠٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٥٦، الرقم: ٨٠٦٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فرمایا: دین کی قبولیت کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ہر نیک و بد کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔‘‘

١٠٣/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ الْأَصَمُّ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ النَّجَاشِيِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَامَ بِخِدْمَتِهِمْ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: نَحْنُ نَكْفِيْكَ ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا لِأَصْحَابِي مُكْرِمِيْنَ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُكَافِئَهُمْ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نجاشی (بادشاہِ حبشہ) کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اُن کی خدمت بجا لائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اِس کام کے لئے کافی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے صحابہ کی عزت و تکریم کرنے والے تھے۔ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں انہیں ان کی اُس خدمت کا صلہ دوں۔‘‘

١٠٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في خدمة المشايخ بأنفسهم الوافد عليهم والغريب: ١١، ١٢ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٦، ٥٤٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٥١٨، الرقم: ٩١٢٥، والصيداوي في معجم الشيوخ: ٩٧، وأبو بكر القرشي في مكارم الأخلاق: ١١١، الرقم: ٣٦٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٦۔

١٠٤/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْفَقِيْهُ الْمَرْوَزِيُّ بِهَا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَرْزُوْقٍ النَّوْفَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّفَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ حِفْظَ الْوُدِّ الْقَدِيْمِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دیرینہ تعلقات کی پاسداری کو پسند فرماتا ہے۔''

١٠٤: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٧ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٤)۔

فَضِيْلَةُ سِتْرُ الْعُيُوْبِ وَالْعَفْوِ وَالتَّرَاحُمِ

﴿پردہ پوشی، عفو و درگزر اور باہمی رحم دلی کی فضیلت کا بیان﴾

۱۰۵/۱. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَرَّاقُ الْبَلْخِيُّ، فِي دَرْبِ النِّسْوَةِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عِمْرَانَ، مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللهِ، الرَّجُلَ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت میں سب سے بڑی (خیانت) یہ ہے کہ شوہر (خلوت میں) اپنی بیوی کے قریب جائے اور پھر وہ اِس کا بھید ظاہر کرتا پھرے۔''

۱۰۵: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو بكر الوراق: ۲۲۱-۲۲۲، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة، ۲/۱۰٦۱، الرقم: ۱٤۳۷، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في نقل الحديث، ٤/۲٦۸، الرقم: ٤۸۷۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/٦۹، الرقم: ۱۱٦۷۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/۳۹، الرقم: ۱۷۵۵۹۔

١٠٦/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ الْبَزَّارِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ جَوْصَاءَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عُمَيْرٍ عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْسَدْتَهُمْ أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُم. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت معاویہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں کی چھپی ہوئی باتوں کا کھوج لگاتے پھرو گے تو تم اُن کو فساد میں مبتلا کر دو گے یا (فرمایا:) قریب ہے کہ تم اُن کو فساد میں مبتلا کر دو۔''

١٠٧/٣. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

١٠٦: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٣ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في النهي عن التجسس، ٤/٢٧٢، الرقم: ٤٨٨٨، وابن حبان في الصحيح، ١٣/٧٢، الرقم: ٥٧٦٠، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٨٢، الرقم: ٧٣٨٩، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٧٩، الرقم: ٨٩٠۔

١٠٧: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٨/٢٣٨، الرقم: ١٦٨٣٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارقطني في السنن، كتاب الحدود والديات، ٣/٨٤، الرقم: ٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٢٦، الرقم: ٨١٦٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٥١٢، الرقم: ٢٨٥٠٢، والديلمي في الفردوس، ١/٨٢، الرقم: ٢٥٦۔

الْحَارِثِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنُ النَّجَّارِ بِالْكُوْفَةِ، أَنْبَأَ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ شُقَيْرِ بْنِ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ هَارُوْنَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَنْبَأَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ادْرَئُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنَّ الإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں سے حدود کو ٹالو۔ جب تم کسی مسلمان کے لئے بچاؤ کا راستہ دیکھو تو اسے جانے دو کیونکہ امام کا معاف کر دینے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔''

١٠٨/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ،

١٠٨: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧٠ (مجموعة الآثار، ٢/١١٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في رحمة الصبيان، ٤/٣٢١، الرقم: ١٩١٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢١١، الرقم: ٤٦٤،←

قَالَ: انا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ قِلَابَةَ، قَالَ: انَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَ: انَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا۔''

....

وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٥٧، الرقم: ٢٣٢٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٩١، الرقم: ٣٤٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٠١، الرقم: ٥٩٢٧۔

اَلأُخُوَّةُ وَالْمَوَدَّةُ

﴿اُخوت ومودّت کا بیان﴾

١٠٩/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: انَا يَزِيْدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ الْوَاحِدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا مِنْهُ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُهُ بِالْحُمَّى وَالسَّهَرِ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ

١٠٩: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٢٤ (مجموعة الآثار، ٢/ ٦٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب رحمة النّاس والبهائم، ٥/٢٢٣٨، الرقم: ٥٦٦٥، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآدب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٧٠، والبيهقى في السنن الكبرى، ٣/ ٣٥٣، الرقم: ٦٢٢٣، وفي شعب الإيمان، ٦/٤٨١، الرقم: ٨٩٨٥، والبزار في المسند، ٨/٢٣٨، الرقم: ٣٢٩٩، وابن منده فى الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم: ٣١٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مومنین کی مثال ایک دوسرے سے دوستی رکھنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے میں ایک جسم کی طرح ہے، جب جسم کے کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اُس کا شریک ہوتا ہے۔‘‘

١١٠/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: انَا يَزِيْدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: انَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: انَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوْسَى ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

١١٠: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٢٤ (مجموعة الآثار، ٢/٦٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المظالم، باب نصر المظلوم، ٢/٨٦٣، الرقم: ٢٣١٤، وفي كتاب الصلاة، باب تشبيك الأصابع فى المسجد وغيره، ١/١٨٢، الرقم: ٤٦٧، وفي كتاب الأدب، باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضا، ٥/٢٢٤٢، الرقم: ٥٦٨٠، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآدب، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ٤/١٩٩٩، الرقم: ٢٥٨٥، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ٤/٣٢٥، الرقم: ١٩٢٨، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب أجر الخازن إذا تصدق بإذن مولاه، ٥/٧٩، الرقم: ٢٥٦٠، وابن حبان في الصحيح، ١/٤٦٧، الرقم: ٢٣١۔

’’حضرت ابو موسیٰ (اَشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایک (مضبوط) دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔‘‘

٣/١١١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرْثِ الْكَارِزِيُّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، انَا الْقَعْنِيُّ، عَنْ مَالِكٍ وَانَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسٍ الطَّرَائِفِيُّ، قَالَ: انَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، نَا الْقَعْنِيُّ، عَنْ مَالِكٍ وَانَا جَدِّي وَأَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَسْتِيُّ الْمَرْكَبِيُّ رحمهما الله **قَالَا: انَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبُوْشَنْجِيُّ، قَالَ: انَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: انَا مَالِكٌ وَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: انَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْبَسْتِيُّ، قَالَ: انَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ: انَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ**

١١١: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٦٢ (مجموعة الآثار، ١٠٢/٢، ١٠٣)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الهجرة، ٢٢٥٦/٥، الرقم: ٥٧٢٧، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، ١٩٨٤/٤، الرقم: ٢٥٦٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ٢٧٨/٤، الرقم: ٤٩١١، ومالك في الموطأ، كتاب حسن الخلق، باب ما جاء في المهاجرة، ٩٠٦/٢، الرقم: ١٦١٤، وابن حبان في الصحيح، ٤٨٤/١٢، الرقم: ٥٦٦٩۔

عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: انَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَـلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت ابو ایوب انصاری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ تعلقات ترک رکھے کہ جب وہ آپس میں ملیں تو ایک ادھر اور دوسرا اُدھر منہ پھیر لے اور اُن دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں ابتدا کرے۔''

۱۱۲/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الطَّبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ شَيْبَانَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْمَغْرِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ، فَأَرْصَدَ اللهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَکَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟

۱۱۲: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو عبد اللّٰه المغربي: ۲٤۲، ۲٤۳، الرقم: ۱۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب في فضل الحب في اللّٰه، ٤/۱۹۸۸، الرقم: ۲٥٦۷، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۳۱، الرقم: ٥۷۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۰۸، الرقم: ۹۲۸۰۔

قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْکَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّکَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت انس ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لیے ایک دوسری بستی میں گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں ایک فرشتے کو اس کے انتظار کے لیے بھیج دیا، جب اُس شخص کا گزر فرشتے کے پاس سے ہوا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اُس نے کہا اُس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اُس سے ملنے کا ارادہ ہے، فرشتے نے پوچھا: کیا تم نے اُس پر کوئی احسان کیا ہے جس میں اضافہ کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں اِس کے سوا اور کوئی بات نہیں کہ مجھے اُس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے، تب اُس فرشتے نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تم اُس شخص سے محض اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔''

١١٣/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: بَيْنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما جَالِسَانِ إِذْ جَاءَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا

١١٣: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٤ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك، ٣/١٦٠٩، الرقم: ٢٠٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٢٥٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/١٤٤، الرقم: ٤٦٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠٢، الرقم: ٤٩٨٩۔

أَجْلَسَكُمَا هَاهُنَا؟ قَالَا: اَلْجُوْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. قَالَ: وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَخْرَجَنِي اِلَّا الْجُوْعُ! قَالَ: إِذْهَبُوْا إِلَى بَيْتِ فُلَانٍ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ اُن دونوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا، بھوک نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں بھی بھوک کی وجہ سے باہر آیا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں انصاری صحابی کے گھر چلو۔''

۶/۱۱۴. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ الطَّيِّبِ ابْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: انَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ

۱۱۴: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ۷۸ (مجموعة الآثار، ۲/۱۱۸)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الاقتصاد في الحب والبغض، ۴/۳۶۰، الرقم: ۱۹۹۷، وابن أبي شيبة في المصنف، ۷/۲۶۰، الرقم: ۳۵۸۷۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۵/۲۱۴، الرقم: ۵۱۲۰، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۳۰/۳۶۹، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۱۱/۴۲۷۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا، وَأَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُوْنَ حَبِيبَكَ يَوْمًا. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے دوست سے محبت میں میانہ روی رکھو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمہارا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی میں بھی میانہ روی اختیار کرو، ممکن ہے کسی دن وہ تمہارا دوست بن جائے۔''

۱۱۵/۷. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا الشَّيْخُ أَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: انَا أَبُو أُمَيَّةَ الطُّرْسُوْسِيُّ وَالرَّمَادِيُّ، قَالَا: انَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: انَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

۱۱۵: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٢٦ (مجموعة الآثار، ٦٦/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في أخذ المال بحقه، ٥٨٩/٤، الرقم: ٢٣٧٨ (وقال: هذا حديث حسن)، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ٢٥٩/٤، الرقم: ٤٨٣٣، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١٨٩/٤، الرقم: ٧٣٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٣/٢، الرقم: ٨٠١٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دِلی دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کو دِلی دوست بنا رہا ہے۔''

١١٦/٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ الْعُكْبَرِيُّ بِهَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَلْوَانِيُّ، قَالَ: انَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالَ: انَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: انَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَآنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم الْتَفَتُّ فَقَالَ: إِلَى مَا تَلْتَفِتُ؟ قُلْتُ: إِلَى أَخٍ لِي أَنَا فِي طَلَبِهِ. فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ، إِذَا أَحْبَبْتَ رَجُلًا فَسَلْهُ عَنِ اسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَاسْمِ جَدِّهِ وَعَشِيْرَتِهِ وَمَنْزِلِهِ فَإِنْ مَرِضَ عُدْتَهُ وَإِنِ اسْتَعَانَ بِکَ فِي حَاجَةٍ أَعَنْتَهُ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی طرف جاتے دیکھا تو دریافت فرمایا: تم کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں

١١٦: أخرجه السلمي في آداب الصحبة وحسن العشرة: ٣٧، ٣٨ (مجموعة الآثار، ٢/٧٧، ٧٨)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في إعلام الحب، ٤/٥٩٩، الرقم: ٢٣٩٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٣٣٥، الرقم: ٢٦٦٤٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٤٤، الرقم: ٦٣٧، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٦١، الرقم: ٤٣٥۔

اپنے ایک (دینی) بھائی کی تلاش میں نکلا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! جب تم کسی شخص سے محبت رکھو تو اُس سے اُس کا نام، اُس کے والد کا نام، اس کے دادا کا نام، خاندان اور گھر کے بارے میں دریافت کر لو تاکہ جب وہ بیمار ہو تو تم اُس کی عیادت کرو اور جب وہ کسی معاملہ میں تم سے مدد طلب کرے تو تم اُس کی مدد کرو۔‘‘

٩/١١٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ، عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الدِّهْقَانُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ أَبِي الْحُسَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَعْرُوْفِ بِابْنِ الْبَغَوِيِّ الصُّوْفِيِّ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا الَّذِي تَحْفَظُ عَنْ سَرِيِّ السَّقَطِيِّ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ، عَنْ مَعْرُوْفٍ الْكَرْخِيِّ، عَنِ ابْنِ السِّمَاكِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَضَى لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ حَاجَةً كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَمَنْ خَدَمَ اللهَ عُمْرَهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی اُس کے لئے اُس شخص سا اجر ہے جس نے عمر بھر اللہ تعالیٰ (کی مخلوق اور اُس کے دین) کی خدمت کی۔‘‘

١١٧: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، أبو الحسين النوري: ١٦٥، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في مسند الشاميين، ١٩٦/٣، الرقم: ٢٠٦٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٥٤٥/٣، الرقم: ٥٧٠١۔

١١٨/١٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ دَخل عَلَى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے گھر مہمان بن کر جائے اور اُس نے (نفلی) روزہ رکھا ہو تو وہ اگر چاہے تو روزہ افطار کر لے۔''

١١٩/١١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عُمَرَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ بِنْتِ كَعْبٍ، قَالَ: انَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النُّعْمَانِ الأَزْدِيُّ، قَالَ: انَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ: انَا أَبِي،

١١٨: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٦ (مجموعة الآثار، ٢/٢٤٣)

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٣٧٩، الرقم: ١٣٤٠٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٠٠، الرقم: ١١٨٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ٢٠١۔

١١٩: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧١ (مجموعة الآثار، ٢/١١١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٧٩، الرقم: ٨١٤٦۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، قَالَ: صَنَعْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَعَامًا، فَجَاءَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمَّا وُضِعَ الطَّعَامُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: دَعَاكُمْ أَخُوْكُمْ وَتَكَلَّفَ لَكُمْ، أَفْطِرْ ثُمَّ صُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ إِنْ شِئْتَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے چند صحابہ کرام ﷺ تشریف لائے۔ جب کھانا رکھ دیا گیا تو ایک صحابی نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہاری دعوت کی ہے اور تمہارے لئے تکلف کیا ہے، لہٰذا تم روزہ افطار کرلو، اگر چاہو تو کسی اور دن اِس کی قضا کر لینا۔''

١٢/١٢٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو الدَّبَّاغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُتْبِعَنَّ أَحَدُكُمْ بَصَرَهُ لُقْمَةَ أَخِيْهِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم

١٢٠: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٨ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٢٦، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٧/٢٨٦۔

میں سے کوئی اپنے بھائی کے لقمے پر ہرگز نگاہ نہ رکھے۔‘‘

۱۳/۱۲۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مُوْسَى الْبُخَارِيُّ الْحَاجِيُّ، قَالَ: انا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْفَقِيْهُ، قَالَ: انا أَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: انا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ صَاحِبُ خَلِيْلٍ قَالَ: انا دِيْنَارٌ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذَا الْتَقَيَا مَثَلُ الْيَدَيْنِ تَغْسِلُ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنین جب آپس میں ملتے ہیں تو اُن کی مثال دو ہاتھوں کی سی ہوتی ہے جو ایک دوسرے کو دھو دیتے ہیں۔‘‘

۱٤/۱۲۲. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انا أَبُو الْفَتْحِ يُوْسُفُ بْنُ عُمَرَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُطَبَّقِيُّ، قَالَ: انا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَحْدَرٍ، قَالَ: انا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي يَعْقُوْبَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ

۱۲۱: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٦١ (مجموعة الآثار، ۲/۱۰۱)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٤/۱۳۲، الرقم: ۳٤۷۳

۱۲۲: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ۳۳ (مجموعة الآثار، ۲/۷۳)۔

سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَكُوْنَ إِخْوَانُهُ صَالِحِيْنَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن حسنؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی کی سعادت مندی ہے کہ اُس کے بھائی صالح ہوں۔''

اَلْمَحَبَّةُ

﴿محبت کا بیان﴾

۱۲۳/ ۱. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: انَا الْمُعَافَى، عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (عالم ارواح میں) روحیں گروہ در گروہ جمع تھیں۔ جن میں وہاں آشنائی ہوگئی اُن کے

۱۲۳: أخرجه السلمي في آداب الصحبة وحسن العشرة: ۲٤، ۲٥ (مجموعة الآثار، ۲/ ٦٤، ٦٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب أحاديث الأنبياء، باب الأرواح جنود مجندة، ۳/ ۱۲۱۳، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب الأرواح جنود مجندة، ٤/ ۲۰۳۱، الرقم: ۲٦۳۸، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، ٤/ ۲٦۰، الرقم: ٤۸۳٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٢، الرقم: ٦١٦٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٢٩٥، الرقم: ٧٩٢٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/ ١٨٥، الرقم: ٨٩١٢۔

درمیان یہاں بھی اُلفت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔''

٢/١٢٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَبِيْحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ فِي حَدِيْثٍ ذَكَرَهُ: فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُکَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ اللهَ (تَعَالَى) ذَكَرَهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے راویت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لئے آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں کے لئے

١٢٤: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٢، ٢٣ (مجموعة الآثار، ٢/ ٢٣٩، ٢٤٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، ٣٣٨/٢، الرقم: ٥٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٣٩/٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٥/٧، الرقم: ٣٤١٠٠، واالمنذرى في الترغيب والترهيب، ١١/٤، الرقم: ٤٥٧٥، والهيثمي في موارد الظمآن: ٦٢٢، الرقم: ٢٥١٠، وفي مجمع الزوائد، ٢٧٨/١٠، ٢٧٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١٢٢/٥۔

میری محبت لازم ہوگئی، اور میری خاطر آپس میں ایک دوسرے سے تعلق جوڑنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی۔‘‘

۱۲۵/۳. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَجَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْمَدَائِنِيُّ بِالْمِصِّيْصَةِ، حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ هَاشِمُ بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ، عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ مَأْلُوْفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ، وَخَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن مانوس ہوتا ہے۔ اُس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اُس سے محبت کی جائے۔ لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔‘‘

۱۲۶/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُوْ سَعِيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

۱۲۵: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ۱٦ (مجموعة الآثار، ۲/۲۳۳)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أحمد بن حنبل في المسند، ۲/٤۰۰، الرقم: ۹۱۸۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٥۸، الرقم: ٥۷۸۷، والقضاعي في مسند الشهاب، ۱/۱۰۸، الرقم: ۱۲۹، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/۱۷۷، الرقم: ٦٥٤۹، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۸/٤۰٤۔

۱۲٦: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ۲٥ (مجموعة الآثار، ۲/ ٦٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/۲٤۸، الرقم: ٥۲۲۰۔

رُمَيْحٍ الْحَافِظُ، قَالَ: انا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَافِظُ، قَالَ: انا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: انا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: انَا أَبِي، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَلِيٍّ كرم الله وجهه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الأَرْوَاحَ تَلاقَى فِي الْهَوَاءِ فَتَشَامُّ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارواح فضا میں ایک دوسرے سے ملتی ہیں اور ایک دوسرے کی خوشبو سونگھتی ہیں۔ جن میں وہاں آشنائی ہوگئی اُن کے درمیان یہاں اُلفت ہوگی لیکن جو وہاں ایک دوسری سے نا آشنا رہیں وہ یہاں بھی بیگانہ رہیں گی۔‘‘

اَلْحَيَاءُ

﴿حیاء کا بیان﴾

١٢٧/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الإِيْمَانِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے سنا کہ ایک شخص اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا ہے، یہ سن کر آپ ﷺ

١٢٧: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٣١ (مجموعة الآثار، ٢/٧١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحياء من الإيمان، ١/١٧، الرقم: ٢٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان، ١/٦٣، الرقم: ٣٦، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء أن الحياء من الإيمان، ٥/١١، الرقم: ٢٦١٥، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب الحياء، ٨/١٢١، الرقم: ٥٠٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في الحياء، ٤/٢٥٢، الرقم: ٤٧٩٥۔

نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔‘‘

١٢٨/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ التِّرْمِذِيُّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّالٍ الصَّنْعَانِيُّ، قَالَ: انَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعُمَرِيُّ، قَالَ: انَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

١٢٨: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٣٢ (مجموعة الآثار، ٧٢/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أمور الإيمان، ١٢/١ الرقم: ٩ ولفظه (الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةٌ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيْمَانِ)، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها وأدناها، ٦٣/١، الرقم: ٣٥، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء في استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ١٠/٥، الرقم: ٢٦١٤، وقال: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب فى ردّ الإرجاء، ٢١٩/٤، الرقم: ٤٦٧٦، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب ذكر شعب الإيمان، ١١٠/٨، الرقم: ٥٠٠٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب في الإيمان، ٢٢/١، الرقم: ٥٧۔

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں یا فرمایا: ساٹھ سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا إله إلا الله کا اقرار کرنا ہے اور ان میں سب سے نچلا درجہ کسی تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا ہے، اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔‘‘

۱۲۹/۳. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: انَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْفَسَوِيُّ، قَالَ: انَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: انَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

۱۲۹: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ۳۲ (مجموعة الآثار، ۷۲/۲)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في الحياء، ۳٦٥/٤، الرقم: ۲۰۰۹ (وقال: وَفِي الْبَاب عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح)، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحياء، ۱٤۰۰/۲، الرقم: ٤۱۸٤، وابن حبان في الصحيح، ۳۷٤/۲، الرقم: ٦۰۹، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ۱۱۸/۱، الرقم: ۱۷۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۱٦۷/٦، الرقم: ۳۰۳۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵۰۱/۲، الرقم: ۱۰۵۱۹۔

''حضرت ابو بکرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم دوزخ کا باعث ہے۔''

١٣٠/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْكَعْبِيُّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، انَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: انَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي. قَالَ: اسْتَحْيِ اللهَ كَمَا تَسْتَحْيِ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ قَوْمِكَ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت سعید بن زید ﷛ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک آدمی کو حضور نبی اکرم ﷺ سے یہ کہتے سنا: مجھے وصیت فرمایئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اُسی طرح حیاء کرو جس طرح تم اپنی قوم کے نیک شخص سے حیاء کرتے ہو۔''

١٣٠: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٣٢ (مجموعة الآثار، ٢/٧٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٩، الرقم: ١٧٤٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/١٤٦، الرقم: ٧٧٣٨، وأحمد بن حنبل في الزهد: ٤٦۔

اَلْإِسْتِئْذَانُ وَالسَّلَامُ

﴿اجازت طلب کرنے اور سلام کرنے کا بیان﴾

١/١٣١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، قَالَ: انَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ: انَا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: اَلاسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ: فَبِالأُوْلَى تَسْتَنْصِتُوْنَ وَبِالثَّانِيَةِ تَسْتَصْلِحُوْنَ وَبِالثَّالِثَةِ تُأْذَنُوْنَ أَوْ تُرَدُّوْنَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اجازت تین بار ہے، پہلی دفعہ تم خاموشی سے جواب کے منتظر ہوئے ہو، دوسری دفعہ تمہارا

١٣١: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧٠، ٧١ (مجموعة الآثار، ٢/ ١١٠، ١١١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب الاستئذان، ٣/ ١٦٩٤، الرقم: ٢١٥٣، والترمذي في السنن، كتاب الاستئذان والآداب، باب ما جاء في أن الاستئذان ثلاث، ٥/ ٥٤، الرقم: ٢٦٩١، ومالك في الموطأ، كتاب الاستئذان، باب الاستئذان، ٢/ ٩٦٣، الرقم: ١٧٣٠، وابن حبان في الصحيح، ١٣/ ١٢٧، الرقم: ٥٨١٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

تعارف طلب کیا جاتا ہے اور تیسری دفعہ تمہیں اجازت دے دی جاتی ہے یا واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔‘‘

٢/١٣٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَبُو الْفَضْلِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامِ بْنِ نَاهِضٍ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ: انَا مُضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَاشَانِيُّ، قَالَ: انَا عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ، قَالَ: انَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: انَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا سَافَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى إِخْوَانِهِ فَإِنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَهُ بِدُعَائِهِمْ إِلَى دُعَائِهِ خَيْراً. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی سفر کے لئے روانہ ہوتو اپنے بھائیوں کو سلام کرے کیونکہ اُن کی دعائیں اُس کی دعا میں مزید برکت کا سبب بنیں گی۔‘‘

١٣٢: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧٦، ٧٧ (مجموعة الآثار، ٢/١١٦، ١١٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/١٧٥، الرقم: ٢٨٤٢، وأبو يعلى في المسند، ١٢/٤٢، الرقم: ٦٦٨٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/٢١٠۔

اَلْجُوْدُ وَالسَّخَاءُ وَالْأَنْفَاقُ

﴿جود وسخا اور انفاق کا بیان﴾

١٣٣/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ الْكَارِزِيُّ، انَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِکَ مَالًا كَانَ عِنْدِي، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ، فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَاذَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ

١٣٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب فيمن تخلى من جميع ماله ثقة بالله ﷻ: ٣ (مجموعة الآثار، ٥٣٨/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضی الله عنهما كليهما، ٥٢/٦، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب الرخصة في ذلك، ١٢٩/٢، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ٤٨٠/١، الرقم: ١٦٦٠، والبزار في المسند، ٢٦٣/١، الرقم: ١٥٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٧٣/١، الرقم: ٨١، وعبد بن حميد في المسند، ٣٣/١، الرقم: ١٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٧٩/٢، الرقم: ١٢٤٠۔

لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: وَاللهِ! لَا أُسَابِقُکَ إِلَى شَيءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاق سے اس وقت میرے پاس مال تھا، میں نے کہا: اگر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج لے جاؤں گا۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نصف مال لے کر حاضر ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا: اس (مال) کے برابر ہی، اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سارا مال لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کیا: اللہ عزوجل اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے (دل میں) کہا: بخدا! میں کبھی آپ رضی اللہ عنہ سے کسی بات میں سبقت نہیں لے سکتا۔‘‘

٢/١٣٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى السَّخْتِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الأَشْهَبِ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي سَفَرٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ قَالَ: فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ

١٣٤: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٢ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في حقوق المال، ٢/١٢٥، الرقم: ١٦٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٢/٢٣٨، الرقم: ٥٤١٩، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٢٦، الرقم: ١٠٦٤۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

كَانَ لَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ. قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت ابونضرہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی اُونٹ پر سوار ہوکر آیا اور اپنی نظر دائیں بائیں گھمانے لگا۔ اِس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس کوئی زائد سواری ہے تو وہ اُسے دے جس کے پاس سواری نہیں ہے اور جس کے پاس زائد زادِ راہ ہے وہ اُسے دے جس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے مال کی کئی اصناف کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ ہم میں سے کسی کو زائد چیز رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔''

٣/١٣٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ الْخِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ النَّخْعِيِّ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْإِيمَانِ بِاللهِ مُدَارَاةُ النَّاسِ فِي غَيْرِ تَرْكِ الْحَقِّ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

١٣٥: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٨ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٥)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٢١، الرقم: ٢٥٤٢٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٣٤٤، الرقم: ٨٤٤٧، وابن السري في الزهد، ٢/٥٩٠، الرقم: ١٢٤٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان باللہ کے بعددانائی کا سرچشمہ، حق کو ترک کیے بغیر لوگوں کی خاطر مدارات کرنا ہے۔‘‘

٤/١٣٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ الزَّرَّادُ الْمَنْبِجِيُّ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا حَوْشَبٌ وَمَطَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضي الله عنه، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِطَرَفِ عَمَامَتِي مِنْ وَرَائِي ثُمَّ قَالَ: يَا عِمْرَانُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الإِنْفَاقَ وَيُبْغِضُ الإِقْتَارَ فَكُلْ وَأَطْعِمْ وَلَا تَصُرَّهُ صِرًّا فَيَعْسُرُ عَلَيْکَ الطَّلَبُ، وَاعْلَمْ أَنَّ اللهَ يُحِبُّ الْبَصَرَ النَّافِذَ عِنْدَ مَجِيءِ الشُّبُهَاتِ وَالْعَقْلَ الْكَامِلَ عِنْدَ نُزُوْلِ الشَّهَوَاتِ وَيُحِبُّ السَّمَاحَةَ وَلَوْ عَلَى تَمَرَاتٍ وَيُحِبُّ الشَّجَاعَةَ وَلَوْ عَلَى قَتْلِ حَيَّةٍ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم

١٣٦: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب استعمال مكارم الاخلاق والحث على الإنفاق كراهية الادخار والوقوف عند الشبهات: ٤ (مجموعة الآثار، ٥٣٩/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القضاعي في مسند الشهاب، ١٥٢/٢، الرقم: ١٠٨٠، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ٣٤٦/٢، ٣٤٧، الرقم: ٩٥٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٩٩/٦۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے سے میرے عمامہ کا کنارہ پکڑا پھر فرمایا: اے عمران! بے شک اللہ تعالیٰ انفاق (خرچ کرنے) کو پسند کرتا ہے اور بخل کو ناپسند کرتا ہے۔ پس تو خود کھا اور (دوسروں کو) کھلا، اور مال کو تھیلی میں بند نہ کر لے کہ تجھ پر اِس کی تلاش مشکل ہو جائے اور جان لے کہ بے شک اللہ تعالیٰ شبہات کے پیدا ہو جانے کے وقت گہری نظر اور شہوات کے در آنے کے وقت کمال دانشمندی کو پسند کرتا ہے، اور فیاضی کو پسند فرماتا ہے اگر چہ وہ کھجوروں پر ہی کیوں نہ ہو، اور دلیری کو پسند فرماتا اگر چہ وہ سانپ کو مارنے پر ہی کیوں نہ ہو۔''

۱۳۷/۵. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنِ صَبِيْحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْأَرْغِيَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا الْأُوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت سخیوں کا گھر ہے۔''

۱۳۸/۶. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

۱۳۷: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ۱۶ (مجموعة الآثار، ۲/۲۳۳)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القضاعي في مسند الشهاب، ۱/۱۰۱، الرقم: ۱۱۷، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۱۱۵، الرقم: ۲۶۰۸، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۲۶۰، الرقم: ۳۹۵۵۔

۱۳۸: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في السخاء بالطعام ووضع المائدة دائما: ۹ (مجموعة الآثار، ۲/۵۴۴)۔ ←

حَمْدَانَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا مِنْدَلٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهُ مَوْضُوْعَةً.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرشتے تم میں سے اُس شخص کے لئے اُس وقت تک رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُس کا دستر خوان بچھا رہتا ہے۔''

١٣٩/٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَامِرٍ الْأَبْهُرِيُّ الْمُقْرِئُ، الْمَعْرُوْفُ بِالشَّافِعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٠٨/١، الرقم: ١٠٣٥، وإسحاق بن راهويه في المسند، ٤٥٤/٢، الرقم: ١٠٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٩٩/٧، الرقم: ٩٦٢٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٢/٣، الرقم: ٣٩١٥۔

١٣٩: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبوبكر بن طاهر الأبهري: ٣٩١، ٣٩٢، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ٧١/٥، الرقم: ٤٦١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٨٢/٤، الرقم: ٧٥٧٢، والقضاعي في مسند الشهاب، ٣٦٠/١، الرقم: ٦١٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٥٠/٣، الرقم: ٤٣٩١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

أَبُوْ بَكْرٍ، عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاهِرٍ الْأَبْهُرِيُّ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ، وَعَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ نَصِيْحِ الْعَنْسِيِّ، عَنْ رَكْبِ الْمِصْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: طُوْبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَنْقَصَةٍ، وَذَلَّ فِي نَفْسِهِ، فِي غَيْرِ مَسْكَنَةٍ، وَأَنْفَقَ مَالًا جَمَعَهُ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ، وَرَحِمَ أَهْلَ الذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ. طُوبَى لِمَنْ ذَلَّ نَفْسَهُ، وَطَابَ كَسْبُهُ، وَصَلَحَتْ سَرِيْرَتُهُ، وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهُ، وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهُ، طُوْبَى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهِ، وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهِ.

رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے (اپنے اندر) کسی کمی کمزوری کے بغیر عاجزی کا اظہار کیا اور غریبی و مسکینی کے بغیر (یعنی مالدار ہوتے ہوئے بھی) اپنے آپ کو کم تر سمجھا اور ذریعہ معصیت کے بغیر جمع کردہ مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور اہل علم و دانش سے میل جول رکھا اور پسے ہوئے اور لاچار لوگوں پر رحم کیا۔ مبارک باد کا مستحق ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو عاجزی سکھائی اور جس کی کمائی پاک رہی اور جس کا باطن سنور گیا اور جس کا ظاہر عزت والا رہا اور جس نے اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھا۔ مبارک باد کا مستحق ہے وہ شخص جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنے ضرورت سے زائد مال کو خرچ کیا اور اپنی گفتگو کو فضول گوئی سے روک لیا۔‘‘

١٤٠/٨. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ فَقَسَمَهَا، فَقُلْتُ: لَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا عُنُقُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: قَدْ بَقِيَ كُلُّهَا إِلَّا عُنُقَهَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک بکری پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اُس کا گوشت تقسیم کر دیا۔ میں نے عرض کیا: اُس کی صرف گردن ہی بچی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے گردن کے اُس کا تمام گوشت بچ گیا ہے (یعنی اللہ کی راہ میں دیا ہوا اس کے پاس محفوظ ہوگیا ہے)۔‘‘

١٤٠: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٦ (مجموعة الآثار، ٢/٢٤٣)۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ

﴿اہل وعیال پر خرچ کرنے کی فضیلت﴾

١٤١/١. حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَانْطَلِقْ وَأَعْطِهِمْ. وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَفَى بِالْمُؤْمِنِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِکُ قُوْتَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

’’حضرت خیثمہ بن عبد الرحمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں اُن کا سیکرٹری آیا، حضرت ابن عمر نے

١٤١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٦/٨، الرقم: ١٥٥٥٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب فضل النفقة على العيال والمملوك، ٦٩٢/٢، الرقم: ٩٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٥٢/١٠، الرقم: ٤٢٤١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢٢/٤۔

پوچھا: کیا تم نے خادموں کو اُن کا خرچ دے دیا؟ اُس نے کہا: نہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جاؤ اور اُنہیں دو۔ پھر فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: مومن کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اُس کا خرچ روک لے۔‘‘

اَلْحَسَدُ وَالرِّيَاءُ

﴿حسد اور ریا کاری کا بیان﴾

١٤٢/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَالُوَيْهِ بَلْخِيٌّ، قَالَ: انَا الطَّالِبِيُّ، قَالَ: انَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَعْقِلٍ، قَالَ: انَا أَبُوْ الْفَضْلِ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: انَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ: انَا السِّيْنَانِيُّ، قَالَ: انَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِيْنُوا عَلَى حَوَائِجِكُمْ بِالْكِتْمَانِ فَإِنَّ كُلَّ ذِي نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٌ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت بریدہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی ضروریات کی پسِ پردہ تکمیل کی کوشش کرو کیونکہ ہر اہلِ نعمت سے حسد کیا جاتا ہے۔''

١٤٣/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ

١٤٢: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٤٦ (مجموعة الآثار، ٢/٨٦)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٥٥، الرقم: ٢٤٥٥، وفي المعجم الصغير، ٢/٢٩٢، الرقم: ١١٨٦، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٢، الرقم: ٧٠٨۔

١٤٣: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب المجاهدة في استواء السرمع الظاهر: ٦ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤١)۔

الرَّازِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثنا أَبُوْ شَيْبَانَ كَثِيْرُ بْنُ شَيْبَانَ، ثنا الرَّبِيْعُ ابْنُ بَدْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ يَرَى النَّاسُ فِيْهِ خَيْرًا وَلَا خَيْرَ فِيْهِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت سب سے زیادہ عذاب اُس شخص کو ہو گا جس کے بارے میں لوگ اچھی رائے رکھتے ہوں حالانکہ اُس میں کوئی اچھی بات نہ ہو۔''

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ١/٣٦١، الرقم: ١٤٥٨۔

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

﴿ والدین کے ساتھ حسن سلوک ﴾

١٤٤/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا جَدِّي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ، قَالَ: انَا أَبُوْ مُسْلِمٍ الْكَجِّيُّ، قَالَ: انَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَنْ أَبَرُّ؟ قَالَ: أُمَّکَ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمَّکَ؟ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمَّکَ، ثُمَّ أَبَاکَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے

١٤٤: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٠ (مجموعة الآثار، ٢/٩٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من أحق الناس بحسن الصحبة، ٥/٢٢٢٧، الرقم: ٥٦٢٦، ومسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب بر الوالدين وأنهما أحق به، ٤/١٩٧٤، الرقم: ٢٥٤٨، والترمذي في السنن، كتاب كتاب البر والصلة، باب ما جاء في بر الوالدين، ٤/٣٠٩، الرقم: ١٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في بر الوالدين، ٤/٣٣٦، الرقم: ٥١٣٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب بر الوالدين، ٢/١٢٠٧، الرقم: ٣٦٥٨۔

ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کس کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ فرمایا: اپنی ماں سے، میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، میں نے عرض کیا: پھر کس سے؟ فرمایا: اپنی ماں سے، پھر اپنے باپ سے۔ پھر حسب مراتب قریبی رشتہ داروں سے۔‘‘

۲/۱٤٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ: انَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَاضِي، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ: انَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ: انَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَسَدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ ﷺ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوْصَلُ إِلَّا بِهِمَا.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت اُسید بن مالک بن ربیعہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور

١٤٥: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٨٣ (مجموعة الآثار، ٢/١٢٣)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب صل من كان أبوك يصل، ٢/١٢٠٨، الرقم: ٣٦٦٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/١٧١، الرقم: ٧٢٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٩٧، الرقم: ١٦١٠٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٦٥، الرقم: ٧٩٧٦۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنوسلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میرے والد کی وفات کے بعد بھی نیکی کی کوئی صورت ہے کہ جو میں اُن کے لئے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اُن کے لئے دعا کرنا ان کے لئے مغفرت طلب کرنا، اُن کے مرنے کے بعد اُن کے وعدے پورے کرنا، اُن کے دوستوں کا احترام کرنا اور اُن کے خونی رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔‘‘

تَأْدِيْبُ الْوَلَدِ

﴿اولاد کی تربیت کا بیان﴾

١/١٤٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْدِيِّ بْنِ صَدَقَةَ، قَالَ: انَا أَبِي، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرم الله وجهه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ وَالِداً أَعَانَ وَلَدَهُ عَلَى بِرِّهِ بِالإِفْضَالِ عَلَيْهِ.

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجهہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس والد پر رحم فرمائے جس نے اپنے بیٹے سے حسن سلوک کرتے ہوئے نیکی کے کام میں اُس کی مدد کی۔''

٢/١٤٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ

١٤٦: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٦٤ (مجموعة الآثار، ٢/١٠٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢١٩، الرقم: ٢٥٤١٥، وابن السري في الزهد، ٢/٤٨٦، الرقم: ٩٩٥۔

١٤٧: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٧٦ (مجموعة الآثار، ٢/١١٦)۔

بِالْكُوفَةِ، قَالَ: انَا إِسْحَاقُ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَلْخِيُّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: انَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: انَا بِشْرُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ جُهَيْنَةَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَامَ غُلَامٌ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: فَأَيْنَ الْكِبَرُ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُن میں سے ایک بچے نے کھڑے ہو کر بات چیت شروع کی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بڑے کہاں ہیں؟''

١٤٨/٣. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: انَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْدِيِّ بْنِ صَدَقَةَ، قَالَ: انَا أَبِي، قَالَ: انَا عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اصْنَعِ الْمَعْرُوْفَ إِلَى مَنْ هُوَ أَهْلُهُ، وَإِلَى مَنْ لَيْسَ أَهْلَهُ، فَإِنْ لَمْ تُصِبْ أَهْلَهُ فَأَنْتَ أَهْلُهُ.

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** البيهقي في شعب الإيمان، ٤٦١/٧، الرقم: ١٠٩٩٦۔

١٤٨: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٦٤ (مجموعة الآثار، ١٠٤/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: القضاعي في مسند الشهاب، ٤٣٦/١، الرقم: ٧٤٧، والعسقلاني في لسان الميزان، ٣٥/٢۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت علی ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کے ساتھ نیکی کرو خواہ وہ اِس کا اہل ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ اِس کا اہل نہ ہوا تو تم اِس کے اہل ہو (یعنی تمہیں نیکی کا ثواب بہرصورت مل جائے گا)۔‘‘

اَلْحُقُوْقُ وَصِلَةُ الرَّحِمِ

﴿حقوق اور صلہ رحمی کا بیان﴾

١٤٩/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُسَيْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الرُّوْذَبَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ هَارُوْنَ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيَعْمُرُ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ، وَيُكْثِرُ لَهُمُ الأَمْوَالَ، وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: بِصِلَتِهِمْ أَرْحَامَهُمْ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کے ذریعے شہروں کو آباد فرماتا ہے اور اُن کے لیے اموال میں کثرت پیدا فرماتا ہے اور جس دن سے اُن کو پیدا فرمایا ہے ان کو کبھی بُغض کی نظر سے نہیں دیکھا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُن کی صلہ رحمی

١٤٩: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبو علي الرُّوذَبارِي: ٣٥٥، ٣٥٦، الرقم: ٢۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٨٥، الرقم: ١٢٥٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/١٥٩، الرقم: ٥٨٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٢٢٥، الرقم: ٧٩٦٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/ ٢٢٨، الرقم: ٣٧٩٩۔

کی وجہ سے۔‘‘

١٥٠/٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: انَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي الدِّلْهَاثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: انَا بَقِيَّةُ، قَالَ: انَا الضَّحَّاكُ بْنُ حُمْرَةَ، عَنْ أَبِي هٰرُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا حَقُّ جَارِي عَلَيَّ؟ قَالَ: تُفَرِّشُهُ مَعْرُوْفَکَ وَتُجَنِّبُهُ أَذَاکَ وَتُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاکَ. قَالَ: فَمَا حَقُّ زَوْجِي عَلَيَّ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا مِمَّا تَأْكُلُ وَتُلْبِسَهَا مِمَّا تَلْبَسُ، قَالَ: فَمَا حَقُّ خَادِمِي عَلَيَّ؟ قَالَ: ذَاکَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ عَلَيْکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ہمسائے کا مجھ پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی بھلائی اُس تک پہنچاؤ، اُسے ایذا نہ دو اور جب مشکل میں تجھے پکارے تو اس کی مدد کے لئے پہنچو۔ اُس نے پھر عرض کیا: میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا: تم اُسے وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور اُسے وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اُس نے پھر عرض کیا: میرے خادم کا مجھ پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ قیامت کے روز تمہارے لیے اُن تینوں میں سب سے زیادہ خطرہ کا باعث ہوگا (لہٰذا اُس کے حقوق کی ادائیگی پر خصوصی توجہ دو)۔‘‘

١٥٠: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٥٢، ٥٣ (مجموعة الآثار، ٢/٩٢، ٩٣)۔

حَقُّ الْجِوَارِ

﴿ہمسائیگی کے حقوق کا بیان﴾

١٥١/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّبَهِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام مسلسل مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ عنقریب وہ اُسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔“

١٥١: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو بكر محمد بن أحمد الشبهي: ٥٠٥، ٥٠٦، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الوصاة بالجار، ٥/٢٢٣٩، الرقم: ٥٦٦٩، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في حق الجوار، ٤/٣٣٢، الرقم: ١٩٤٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ٤/٣٣٨، الرقم: ٥١٥١، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ٢/١٢١١، الرقم: ٣٦٧٣، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٦٥، الرقم: ٥١١۔

٢/١٥٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا حَبْشُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْخَلَّالُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يُبَخِّلُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عبد اللہ بن ابو مساور ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضي الله عنهما کو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخیل کہتے سنا اور یہ کہتے ہوئے بھی سنا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو اور اُس کے پہلو میں اُس کا پڑوسی بھوکا ہو۔''

٣/١٥٣. أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ إِجَازَةً، أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ بْنَ صُبَيْحٍ أَخْبَرَهُمْ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ، أَنْبَأَ

١٥٢: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٧ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٤)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الأدب المفرد: ٥٢، الرقم: ١١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٥٤، الرقم: ١٢٧٤١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٣١، الرقم: ٦٩٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٣، الرقم: ١٩٤٥٢، وفي شعب الإيمان، ٧/٧٦، الرقم: ٩٥٣٦۔

١٥٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٦/٦٩، الرقم: ١١١٦٥۔

إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَنْبَأَ رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ﷺ، قَالَ: أَرَادَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ أَنْ يَضَعَ خَشَبَتَهُ عَلَى جِدَارِ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَمَنَعَهُ فَإِذَا مَنْ شِئْتَ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، أَنَّهُ نَهَاهُ أَنْ يَمْنَعَهُ فَجُبِرَ عَلَى ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت یحییٰ بن جعدہ ﷺ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں کسی شخص نے اپنے ہمسائے کی دیوار پر اُس کی اجازت کے بغیر اپنا شہتیر رکھنا چاہا تو اُس ہمسایہ نے اُسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔ اُس وقت وہاں موجود بہت سارے انصاری صحابہ ﷺ نے حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک بیان کیا کہ آپ ﷺ نے روکنے والے شخص کو منع فرمایا کہ وہ اپنے ہمسایہ کو شہتیر رکھنے سے نہ روکے۔ پس اُسے مجبوراً اجازت دینا پڑی۔''

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** ابن ماجه في السنن، كتاب الأحكام، باب الرجل يضع خشبته على جدار جاره، ٢/٧٨٣، الرقم: ٢٣٣٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤/٥٤٩، الرقم: ٢٣٠٣٦، العسقلاني في فتح الباري بشرح صحيح البخاري، ٥/١١١۔

إِكْرَامُ الضَّيْفِ

﴾مہمان نوازی کا بیان﴿

١٥٤/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ الثَّقَفِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ، عَنْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُحْسِنْ قِرَاءَ ضَيْفِهِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی خوب خاطر مدارات کرے۔‘‘

١٥٤: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٥ (مجموعة الآثار، ٢/ ٢٤٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره، ٥/٢٢٤٠، الرقم: ٥٦٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الحث على إكرام الجار والضيف ولزوم الصمت إلا عن الخير، ١/٦٨، الرقم: ٤٧، والترمذى في السنن، كتاب الصفة والرقائق والورع، باب (٥٠)، ٤/٦٥٩، الرقم: ٢٥٠٠، وقال: هذا حديث صحيح، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق الجوار، ٤/٣٣٩، الرقم: ٥١٥٤، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب حق الجوار، ٢/١٢١١، الرقم: ٣٦٧٢، وابن حبان في الصحيح، ٢/٢٧٣، الرقم: ٥١٦، والدارمي في السنن، ٢/١٣٤، الرقم: ٢٠٣٦۔

٢/١٥٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عِمْرَانَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ الإِيَادِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: نَزَلْنَا عَلَى سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ بِالْمَدَائِنِ فَقَرَّبَ إِلَيْنَا خُبْزًا وَسَمَكًا وَقَالَ: كُلُوْا، نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم عَنِ التَّكَلُّفِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت ابو بختری بیان کرتے ہیں کہ ہم مدائن میں حضرت سلمان فارسی رضی الله عنه کے ہاں مہمان ٹھہرے تو آپ رضی الله عنه نے روٹی اور مچھلی ہمارے سامنے رکھی اور فرمایا: کھاؤ ہمیں حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے تکلف سے منع فرمایا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو میں یقیناً تمہارے لئے (کھانے میں مزید) تکلف کرتا۔''

٣/١٥٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ،

١٥٥: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب ترك التكلف المضيف واحضاره ما حضره: ١٣ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٨)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٤/١٣٦، الرقم: ٧١٤٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٠٤، الرقم: ٥٩٣٥، والبزار في المسند، ٦/٤٨٢، الرقم: ٢٥١٥۔

١٥٦: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٠ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣٧)۔

حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِئْسَ الْقَوْمُ قَوْمٌ لَا يُنْزِلُوْنَ الضَّيْفَ.

وبإسناده قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يُضِيْفُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنے ہاں مہمان نہیں ٹھہراتے۔''

اسی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُس شخص میں کوئی خیر نہیں جو مہمان نواز نہیں۔''

٤/١٥٧. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرٍ الرِّضَا، الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ دُبَيْسٌ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَكْثَمَ، قَالَ: كُنْتُ لَيْلَةً عِنْدَ الْمَأْمُوْنِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا الرَّشِيْدُ، حَدَّثَنَا الْمَهْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْمَنْصُوْرُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ﷺ،

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٣، الرقم: ٢١٤٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٩١، الرقم: ٩٥٨٨، والمناوي في فيض القدير، ٣/٢١٤۔

١٥٧: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٩٣ (مجموعة الآثار، ٢/٣١٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٣٣٣، الرقم: ٣٥٠٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٠٣، الرقم: ٩٦٤١، والمناوي في فيض القدير، ٤/١٠٣۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَوْمٌ بِالرَّجُلِ أَنْ يَسْتَخْدِمَ ضَيْفَهُ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت جریر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کے لئے یہ عار ہے کہ وہ مہمان سے خدمت کروائے۔''

اَلْمُشَاوَرَةُ

﴿مشاورت کا بیان﴾

١٥٨/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدَةَ، قَالَ: انَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: انَا إِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ الْجَرَانِيُّ، قَالَ: انَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَالِكِ، قَالَ: انَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ طَاؤُسَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الامْرِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ غَنِيَّانِ عَنْهَا وَلَكِنْ جَعَلَهَا رَحْمَةً لِأُمَّتِي؟ فَمَنْ شَاوَرَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدَمْ رُشْدًا وَمَنْ تَرَكَ الْمَشْوَرَةَ مِنْهُمْ لَمْ يَعْدَمْ غَيًّا. رَوَاهُ فِي آدَابِ الصُّحْبَةِ وَحُسْنِ الْعِشْرَةِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الامْرِ﴾ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول اِس (مشاورت) سے بے نیاز ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اِسے میری اُمت کے لئے رحمت بنایا۔ پس اُن میں سے جس نے بھی مشورہ کو اختیار کیا وہ ہدایت پر ہی رہے گا اور جس نے بھی مشورہ کو ترک کیا وہ گمراہ ہی ہوگا۔''

١٥٨: أخرجه السلمي في آداب الصحبة و حسن العشرة: ٤٦، ٤٧ (مجموعة الآثار، ٨٦/٢، ٨٧)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٧٦/٦، الرقم: ٧٥٤٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٣٥٩/٢۔

آدَابُ الطَّعَامِ وَ اللِّبَاسِ

﴿ کھانا اور لباس کے آداب کا بیان ﴾

١٥٩/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ شَاذَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزْدَانِيَارَ الصُّوْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخَلَّدٍ النَّبِيْلُ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

١٥٩: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الرابعة، أبوبكر بن يَزْدَانيار: ٤٠٦، ٤٠٧، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معي واحد، ٢٠٦٢/٥، الرقم: ٥٠٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب المؤمن يأكل في معي واحد، ١٦٣١/٣، الرقم: ٢٠٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد، ٢٦٦/٤، الرقم: ١٨١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، ١٠٨٤/٢، الرقم: ٣٢٥٧، والدارمي في السنن، كتاب الأطعمة، باب المؤمن يأكل في معى واحد، ١٣٥/٢، الرقم: ٢٠٤٠۔

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔''

٢/١٦٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَبِيْحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: مَا عَابَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کوئی چیز آپ ﷺ کو پسند آتی تو آپ ﷺ اُس کو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔''

١٦٠: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ١٤ (مجموعة الآثار، ٢/٢٣١)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الأطعمة، باب ما عاب النبي ﷺ طعاما، ٥/٢٠٦٥، الرقم: ٥٠٩٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب لا يعيب الطعام، ٣/١٦٣٢، الرقم: ٢٠٦٤، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب ما جاء في ترك العيب للنعمة، ٤/٣٧٧، الرقم: ٢٠٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في كراهية ذم الطعام، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٧٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٣٤٨، الرقم: ٦٤٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٧٤، الرقم: ١٠١٤٦۔

١٦١/٣. حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، إِمْلَاءً، انا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا قَطَنُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا۔''

١٦٢/٤. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ

١٦١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢٨/١، الرقم: ١٠٤۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب اللباس، باب افتراش الحرير، ٢١٩٥/٥، الرقم: ٥٤٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال، ١٦٣٨/٣، الرقم: ٢٠٦٧، والترمذي في السنن، كتاب الأشربة، باب ما جاء في كراهية الشرب في آنية الذهب والفضة، ٢٩٩/٤، الرقم: ١٨٧٨، وأبو داود في السنن، كتاب الأشربة، باب في الشرب في آنية الذهب والفضة، ٣٣٧/٣، الرقم: ٣٧٢٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأشربة، باب الشرب في آنية الفضة، ١١٣٠/٢، الرقم: ٣٤١٤۔

١٦٢: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢٧٧/٧، الرقم: ١٤٣٨٦۔

←

الْحَسَنِ، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب تم میں سے کوئی شخص پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔''

١٦٣/٥. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا

.... **وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما، ١٥٩٨/٣، الرقم: ٢٠٢٠، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في النهي عن الأكل والشرب بالشمال، ٢٥٨/٤، الرقم: ١٨٠٠، وأبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ٣٤٩/٣، الرقم: ٣٧٧٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الأكل باليمين، ١٠٨٧/٢، الرقم: ٣٢٦٦ـ

١٦٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الخامسة، أبو الحسن علي بن بُندار الصيرفي: ٥٠١، ٥٠٢، الرقم: ١ـ

دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَلَالٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔''

١٦٤/٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ فَارِسٍ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ بِهَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

.... **وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم:** مسلم في الصحيح، كتاب الأشربة، باب فضيلة الخل والتأدم به، ٣/١٦٢١، الرقم: ٢٠٥١، والترمذي في السنن، كتاب الأطعمة، باب ما جاء في الخل، ٤/٢٧٨، الرقم: ١٨٤١، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الائتدام بالخل، ٢/١١٠٢، الرقم: ٣٣١٧۔

١٦٤: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، أبو تراب النخشبي: ١٤٧، ١٤٨، الرقم: ٤۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب الطب، باب ما جاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب، ٤/٣٨٤، الرقم: ٢٠٤٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الطب، باب لا تكرهوا المريض على الطعام، ٢/١١٤٠، الرقم: ٣٤٤٤، والحاكم عن عقبة بن عامر في المستدرك على الصحيحين، ١/٥٠١، الرقم: ١٢٩٦۔

الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ تُرَابٍ عَسْكَرُ بْنُ حُصَيْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْکٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَإِنَّ رَبَّهُمْ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

''حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو۔ بے شک ان کا پروردگار اُنہیں کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔''

١٦٥/٧. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدَةَ السَّلِيْطِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: كُفَّ عَنَّا جُشَاءَکَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا

١٦٥: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٢٧/٥، الرقم: ٥٦٤٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب منه، ٦٤٩/٤، الرقم: ٢٤٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأطعمة، باب الاقتصاد في الأكل وكراهة الشبع، ١١١١/٢، الرقم: ٣٣٥٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٤٩/٤، الرقم: ٤١٠٩۔

أَكْثَرُكُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعُبِ الإِيْمَانِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی نے ڈکار لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سے اپنی ڈکار کو روکو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھانے والے قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکے رہیں گے۔‘‘

۱٦٦/۸. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو سَعِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْعَلَاءِ الْبَرْذَعِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْوَرْدِ الْعَابِدُ، قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ الْحَارِثِ الْحَافِيَّ، يَقُوْلُ: أَخْبَرَنَا مُعَافَى ابْنُ عِمْرَانَ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ حَبَّةَ الْمُرْنِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كُلُوا الثُّوْمَ نِيْئًا، فَلَوْلَا أَنَّ الْمَلَكَ يَأْتِيْنِي لَأَكَلْتُهُ. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچا لہسن کھایا کرو، اگر میرے پاس فرشتہ نہ آتا ہوتا تو میں اِسے ضرور کھاتا۔‘‘

۱٦۷/۹. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ

۱٦٦: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الأولى، بشر الحافي: ٤١، ٤٢، الرقم: ١۔

وأخرج المحدثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٣/٢٤٥، الرقم: ٤٧٢١

۱٦۷: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب السنة في الاجتماع على الطعام وكراهية الأكل فرادى: ١٢، ١٣ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٧، ٥٤٨)۔

الْجُرْجَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، انا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَاسِطِيُّ، ثنا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَأْكُلُ فَلَا نَشْبَعُ! فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُونَ عَلَى طَعَامِكُمْ؟ إِجْتَمِعُوْا عَلَيْهِ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

’’حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابی عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن شکم سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اکیلے اکیلے کھاتے ہو، مل جل کر کھایا کرو اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو تو تمہارے لیے اِس میں برکت ہوگی۔‘‘

١٦٨/١٠. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الأَصَمُّ، أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: أبو داود في السنن، كتاب الأطعمة، باب في الاجتماع على الطعام، ٣/٣٤٦، الرقم: ٣٧٦٤، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/١١٣، الرقم: ٢٥٠٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/١٣٩، الرقم: ٣٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٥٨، الرقم: ١٠١٣٩۔

١٦٨: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٥ (مجموعة الآثار، ٢/٢٤٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٢٢، الرقم: ٦٠٣٧۔

الرَّحْمَنِ بِيَاعُ الْهَرَوِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ آخِرَهُم أَكْلًا.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

''حضرت جعفر بن محمد ﷺ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا کھا رہے ہوتے تو آپ ﷺ سب سے آخر میں کھانا ختم فرماتے۔''

١٦٩/١١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارِ بْنِ الْحُسَيْنِ الصُّوْفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَرْكَبُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: كُنْتُ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَهِيَ تَرْقَعُ قَمِيْصًا لَهَا بِأَلْوَانٍ مِنْ رِقَاعٍ بَعْضُهَا بِيَاضٌ وَبَعْضُهَا سَوَادٌ وَبَعْضُهَا غَيْرُ ذٰلِكَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: قَمِيْصٌ لِي أَرْقَعُهَا فَقَالَ: أَحْسَنْتِ لَا تَضَعِي ثَوْبًا حَتَّى تَرْقَعِيْهِ فَإِنَّهُ لَا جَدِيْدَ لِمَنْ لَا خَلْقَ لَهُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْأَرْبَعِيْنَ فِي التَّصَوُّفِ.

''حضرت اُم حصین بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھی کہ آپ اپنی قمیص کو مختلف رنگوں کے پیوند لگا رہی تھیں، اُن میں سے بعض سفید رنگ کے تھے، بعض سیاہ رنگ کے اور بعض اس کے علاوہ رنگ کے تھے، پس حضور نبی اکرم ﷺ

١٦٩: أخرجه السلمي في كتاب الأربعين في التصوف، باب في اتخاذ المرقعة ولبسها: ١٢ (مجموعة الآثار، ٢/٥٤٧)۔

تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے عرض کیا: یہ میری قمیص ہے جسے میں پیوند لگا رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاباش، کسی کپڑے کو اس وقت تک نہ چھوڑو جب تک اُسے پیوند نہ لگا لو، کیونکہ کوئی بھی نئی چیز ایسی نہیں ہے جس نے پرانا نہیں ہونا۔‘‘

١٧٠/١٢. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الشَّيْبَانِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاشَانِيُّ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَوِيْبَارِيُّ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَلْبَسُوا الصُّوْفَ إِلَّا وَقُلُوْبُكُمْ نَقِيَّةٌ، فَإِنَّ مَنْ لَبِسَ الصُّوْفَ عَلَى دَغْلٍ وَغَشٍّ قَلَاهُ جَبَّارُ السَّمَاءِ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ الْفُتُوَّةِ.

’’حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صوف نہ پہنو مگر یہ کہ تمہارے دل صاف ہوں، کیونکہ جو شخص (دل میں کھوٹ اور مکروفریب رکھتے ہوئے) صوف پہنتا ہے، اُسے اللہ تعالیٰ اس سے رُخ پھیر لیتا ہے۔‘‘

١٧٠: أخرجه السلمي في كتاب الفتوة: ٢٤، ٢٥ (مجموعة الآثار، ٢/ ٢٤١، ٢٤٢)۔

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ

﴿راست گو تاجر کا بیان﴾

١٧١/١. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، وَأَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَأَبُو صَادِقٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَاذَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضي الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: سچا اور امانت دار مسلمان تاجر روزِ قیامت شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

١٧١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٥/٢٦٦، الرقم: ١٠١٩٦۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء في التجار وتسمية النبي إياهم، ٣/٥١٥، الرقم: ١٢٠٩، والدارمي في السنن، ٢/٣٢٢، الرقم: ٢٥٣٩، والدار قطني في السنن، ٣/٧، الرقم: ١٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٧، الرقم: ٢١٤٢۔

اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

﴿نیک عورت کا بیان﴾

١/١٧٢. حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، انا أَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِيُّ، نَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبْلِيُّ، يَقُوْلُ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعُبِ الإِيْمَانِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک عورت ہے۔‘‘

١٧٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١٥٠/٤، الرقم: ٤٦١٩۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الرضاع، باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة، ١٠٩٠/٢، الرقم: ١٤٦٧، وابن ماجه في السنن، كتاب النكاح، باب أفضل النساء، ٥٩٦/١، الرقم: ١٨٥٥، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢٣٧/٢، الرقم: ١٢٦٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْغَزْوِ

﴿خواتین میدانِ جہاد میں﴾

١٧٣/١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَسْرُوْرٍ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ أَبُوْ الْقَاسِمِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ وَاصِلٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُو وَمَعَهُ عِدَّةٌ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ فِي الطَّبَقَاتِ.

’’حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جہاد پر جاتے تو آپ ﷺ کے ساتھ چند انصاری خواتین بھی ہوتیں جو کہ سپاہیوں کو پانی پلاتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔‘‘

١٧٣: أخرجه السُّلمي في طبقات الصّوفية، الطبقة الثانية، سهل بن عبد اللّٰه التستري: ٢٠٦، ٢٠٧، الرقم: ١۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الترمذي في السنن، كتاب السير، باب ما جاء في خروج النساء في الحرب، ١٣٩/٤، الرقم: ١٥٧٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٣٦٩/٤، الرقم: ٧٥٥٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

إِنْشَادُ الشِّعْرِ وَالسَّمَاعُ

﴿شعر گوئی اور سماع کا بیان﴾

١٧٤/ ١. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الأَصَمُّ، قَالَ: ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو بْنُ مَطَرٍ. واللفظ له. قَالَ الْحُبَابُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّسْتَرِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الأَشْعَثِ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضي الله عنه دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحى وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ مِمَا تَقَاذَفَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ، مَرَّتَيْنِ، فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَعِيْدُنَا هَذَا الْيَوْمُ.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ السَّمَاعِ.

١٧٤: أخرجه السلمي في كتاب السّماعِ: ٦٠ (مجموعة الآثار، ٢/ ١٨)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مقدم النبي وأصحابه المدينة، ٣/ ١٤٣٠، الرقم: ٣٧١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في اللعب الذي لا معصية فيه في أيام العيد، ٢/ ٦٠٩، الرقم: ٨٩٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٣/ ١٨٠، الرقم: ٢٨٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز حضرت ابو بکر رضی الله عنه اُن کے گھر آئے اور حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم اُن کے پاس تشریف فرما تھے۔ اُس وقت اُن کے پاس دو لڑکیاں ایسے اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے جنگ بعاث میں پڑھے تھے۔ حضرت ابو بکر نے دو مرتبہ فرمایا: یہ شیطانی گانا رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم کے گھر میں؟ پس حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر! ہمیں رہنے دو (یعنی ہمیں کچھ نہ کہو)۔ بے شک ہر قوم کی کوئی نہ کوئی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔‘‘

۲/۱۷۵. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: ارْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَقَالَ لِي: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: هِيهْ، فَأَنْشَدْتُهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ: هِيهْ، حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ فِي كِتَابِ السَّمَاعِ.

’’حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی الله عنه سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کے پیچھے سوار تھا کہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم کو اُمیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ شعر یاد ہیں، میں نے عرض کیا: جی! آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے

۱۷۵: أخرجه السلمي في كتاب السّماعِ: ٦١ (مجموعة الآثار، ١٩/٢)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: مسلم في الصحيح، كتاب الشعر، ١٧٦٧/٤، الرقم: ٢٢٥٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٢٤٨/٦، الرقم: ١٠٨٣٦، وابن حبان في الصحيح، ٩٨/١٣، الرقم: ٥٧٨٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٢/٥، الرقم: ٢٦٠١٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٠/٤، الرقم: ١٩٤٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣١٥/٧، الرقم: ٧٢٣٨۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فرمایا: سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، پس آپ ﷺ مسلسل فرماتے رہے: اور سناؤ، حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کو ایک سو اشعار سنائے۔‘‘

٣/١٧٦. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْسُفَ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُزَيْقٍ، قَالَ: ثَنَا الأُوَيْسِيُّ عَبْدُ الْعَزِيْزِ، قَالَ: ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ تَضْرِبَان بِدُفَّيْنِ لَهُمَا وَتُغَنِّيَانِ، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ امْسَكْنَا فَتَنَحَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى سَرِيْرٍ فِي الْبَيْتِ فَاضْطَجَعَ وَسَجَّى بِثَوْبِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: لَتُحَلَّنَّ الْيَوْمَ الْغِنَاءُ أَوْ لَيُحَرِّمَنَّهُ. قَالَتْ: فَأَشَرْتُ إِلَيْهِمَا أَنْ خُذَا. قَالَتْ: فَأَخُذَنَا فَوَاللهِ، مَا لَبِثْنَا أَنْ دَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَمَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ وَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهَذَا أَيَّامُ عِيْدِنَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ السَّمَاعِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایام

١٧٦: أخرجه السلمي في كتاب السّماع:٦١ (مجموعة الآثار، ٢/١٨، ١٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: النسائي في السنن الكبرىٰ، ١/ ٥٥٢، الرقم: ١٧٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٨٤، الرقم: ٢٤٥٨٥ ـ

تشریق میں میرے گھر تشریف لائے اُس وقت میرے پاس عبد اللہ بن سلام کی دو لڑکیاں دف کے ساتھ گا رہی تھیں۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ داخل ہوئے تو ہم رُک گئیں۔ آپ ﷺ گھر میں پڑی ایک چارپائی کی طرف تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے اُوپر کپڑا اوڑھ لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: آج ہمارے لئے گانا حلال ہو جائے گا یا حضور نبی اکرم ﷺ اِسے حرام قرار دے دیں گے۔ آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اُن دو لڑکیوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ جاری رکھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم گاتی رہیں یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ فرما رہے تھے: اللہ تعالیٰ کے رسول کے گھر میں شیطان کا گانا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابو بکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید کے دن ہیں۔''

١٧٧/٤. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: وَمِنْ ذٰلِکَ مَا وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي أَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ السُّلَمِيِّ بِخَطِّهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي حُجْرَتِي فَزَوَّجْتُهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَسْمَعْ غِنًا. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَلَا تُغَنُّونَ عَلَيْهَا؟ فَإِنَّ هَذَا

١٧٧: أخرجه السلمي في كتاب السّماعِ: ٦١، ٦٢ (مجموعة الآثار، ٢/١٩، ٢٠)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: ابن حبان في الصحيح، باب فضل السماع، ١٣/١٨٥، الرقم: ٥٨٧٥، والهيثمي في موارد الظمآن: ٤٩٤، الرقم: ٢٠١٦۔

الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّوْنَ الْغِنَا. رَوَاهُ فِي كِتَابِ السَّمَاعِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لے پالک لڑکی تھی۔ میں نے اُس کی شادی کی تو حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے (شادی کا) گانا بجانا نہ سنا تو فرمایا: اے عائشہ! کیا تم لوگوں نے اِس شادی پر گانے بجانے کا اہتمام نہیں کیا؟ کیونکہ انصار کا یہ قبیلہ گانے بجانے کو پسند کرتا ہے۔''

١٧٨/٥. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، أَنْبَأَ أَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، أَنْبَأَ أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الشِّعْرِ؟ فَقَالَ: هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهُ قَبِيحٌ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے شعر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی ایک کلام ہے پس اس میں سے جو اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔''

١٧٨: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ١٠/٢٣٩، الرقم: ٢٠٩٠٢۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: الدارقطني في السنن، كتاب الوصايا، باب خبر الواحد يوجب العمل، ٤/١٥٥، الرقم: ٢، وأبو يعلى في المسند، ٨/٢٠٠، الرقم: ٤٧٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٢٢۔

٦/١٧٩. عَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْكُدَيْمِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَعِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَقُرْآنٌ وَشِعْرٌ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرَةَ، فِي هَذَا مَرَّةً وَفِي هَذَا مَرَّةً.

رَوَاهُ فِي كِتَابِ السَّمَاعِ.

’’حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو ایک اعرابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شعر پڑھ رہا تھا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا قرآن اور شعر ساتھ ساتھ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکرہ! کسی لمحہ یہ اور کسی لمحہ وہ۔‘‘

١٧٩: أخرجه السلمي في كتاب السّماعِ: ٦١ (مجموعة الآثار، ٢/١٩)۔

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: خطيب البغدادي في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، ٢/١٣٠، الرقم: ١٣٩٣۔

تَحْرِيْمُ النَّوْحَةِ

﴿میت پر واویلا کی ممانعت﴾

١٨٠/١. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَ مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت جیسی چیخ و پکار مچائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

١٨٠: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى عن أبي عبد الرحمن السلمي، ٦٤/٤، الرقم: ٦٩٠٩-

وأخرج المحدّثون هذا الحديث بأسانيدهم منهم: البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب ليس منا من شق الجيوب، ٤٣٥/١، الرقم: ١٢٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤٥٦/١، الرقم: ٤٣٦١، وأبو يعلى في المسند، ١٢٧/٩، الرقم: ٥٢٠١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٤٨٦/٢، الرقم: ١١٣٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٥٤/١٠، الرقم: ١٠٢٩٧-

مَصَادِرُ التَّخْرِيْجِ

١. القرآن الحكيم۔

٢. ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (٥٥٥۔٦٣٠ھ/١١٦٠۔١٢٣٣ء)۔ اللباب في تهذيب الأنساب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٣. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤۔٢٤١ھ/ ٧٨٠۔٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. اَزدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ الجامع الصحيح مسند الإمام الربيع بن حبيب۔ بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ١٤١٥ھ۔

٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اِسماعیل بن اِبراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ التاريخ الكبير۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔٨٧٠ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٨. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔

المسند بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

٩. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ الأربعون الصغری۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٨ء۔

١٠. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ الزهد الکبیر۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٩٩٦ء۔

١١. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

١٢. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٣. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٦ء)۔ المدخل إلی السنن الکبری۔ الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

١٤. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء) ۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٥. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠۔٢٧٩ھ/ ٨٢٥۔٨٩٢ء)۔ الشمائل المحمدیة والخصائص المصطفویة۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیہ، ١٤١٢ھ۔

١٦. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١۔٧٢٨ھ/

۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ **الاستقامة**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: جامعۃ الإمام محمد بن سعود، ۱۴۰۳ھ۔

۱۷. جرجانی، ابو قاسم حمزہ بن یوسف (۴۲۸ھ)۔ **تاریخ جرجان**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۱۸. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۹. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۲۰. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۲۱. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **المجروحین**۔ حلب، شام: دار الوعی، ۱۳۹۶ھ۔

۲۲. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة فی تمییز الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء۔

۲۳. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر في أحادیث الرافعي الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۲۴. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تهذیب التهذیب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/

١٩٨٤ء۔

٢٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة**۔ طبع الہند، ١٣٤٨ھ۔

٢٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٢٧. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢٨. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **المعجم المفهرس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤١٨ھ۔

٢٩. ابن حزم، علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی (٣٨٤۔٤٥٦ھ/ ٩٩٤۔١٠٦٤ء)۔ **الإحكام في أصول الأحكام**۔ فیصل آباد، پاکستان: ضیاء السنہ ادارۃ الترجمہ والتعریف، ١٤٠٤ھ۔

٣٠. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (م ٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٣١. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤۔١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٣٢. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ **نوادر الأصول في**

أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۳. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن إسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۳٤. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۵. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴٦۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱٤۰۳ھ۔

۳٦. خوارزمی، ابو المؤید محمد بن محمود (۵۹۳۔٦٦۵ھ)۔ جامع المسانید۔ بیروت، لبنان۔

۳۷. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸٦۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ۔

۳۸. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰٦۔۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸٦ھ/ ۱۹٦٦ء۔

۳۹. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱٤ھ/ ۱۹۹٤ء۔

٤۰. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (٤٤۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸٦ء۔

٤۱. ذہبی، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳۔۷٤۸ھ/ ۱۲۷٤۔۱۳٤۸ء)۔ تذکرۃ الحفاظ۔ حیدر آباد دکن، انڈیا: دائرۃ المعارف

العثمانیہ۔

٤٢. ذہبی، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **سیر أعلام النبلاء**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، ١٤١٣ھ۔

٤٣. ذہبی، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **معجم شیوخ الذهبي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٤. ذہبی، أبو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣-٧٤٨ھ/ ١٢٧٤-١٣٤٨ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٤٥. ابن راہویہ، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن إبراہیم بن عبداللہ (١٦١-٢٣٧ھ/٧٧٨-٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٤٦. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (٧٣٦-٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحکم في شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٤٧. رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م ٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٤٨. زرکلی، خیر الدین الزرکلی۔ **الأعلام**۔ بیروت، لبنان: دارالعلم للملایین، ١٩٨٠ء۔

٤٩. زیلعی، جمال الدین عبد اللہ بن یوسف بن محمد (٧٦٢ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٥٠. سبکی، تقی الدین ابو الحسن علی بن عبد الکافی بن علی بن تمام بن یوسف بن موسیٰ بن تمام انصاری (٦٨٣۔٧٥٦ھ/١٢٨٤۔١٣٥٥ء)۔ **طبقات الشافعیہ۔** قاہرہ، مصر: فیصل عیسی البابي الحلبي، ١٣٨٣ھ/١٩٦٤ء۔

٥١. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨۔٢٣٠ھ/٧٨٤۔٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٥٢. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن۔** ریاض، سعودی عرب: دارا لعصیمی، ١٤١٤ھ۔

٥٣. سلمی، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی نیشاپوری (٣٢٥-٤١٢ھ/ ٩٣٦۔١٠٢١ء)۔ **آداب الصحبة۔** طنطا، مصر: دار الصحابہ للتراث، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٥٤. سلمی، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی نیشاپوری (٣٢٥۔٤١٢ھ/ ٩٣٦۔١٠٢١ء)۔ **طبقات الصّوفیہ۔** قاہرہ، مصر: مبطعۃ المدنی، ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء۔

٥٥. سلمی، ابو عبد الرحمٰن محمد بن حسین بن محمد الازدی نیشاپوری (٣٢٥۔٤١٢ھ/ ٩٣٦۔١٠٢١ء)۔ **مجموعۂ آثار۔** ایران، مرکز نشر دانشگاہی، ١٣٦٩ھ۔

٥٦. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٥٧. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩۔٩١١ھ/١٤٤٥۔١٥٠٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٥٨. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **طبقات الحفاظ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ۔

٥٩. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **المنجم في المعجم**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٩٩٥ء۔

٦٠. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٦١. شیبانی، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٦٢. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن اِبراہیم بن عثمان کوفی (١٥٩-٢٣٥ھ/٧٧٦-٨٤٩ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١٤٠٩ھ۔

٦٣. صفدی، صلاح الدین خلیل بن ایبک، (٧٦٤ھ)۔ **الوافي بالوفیات**۔ بیروت، لبنان، دار اِحیاء التراث العربی۔

٦٤. طبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤-٣١٠ھ/٨٣٩-٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٦٥. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٤ء۔

٦٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/ ٨٧٣-٩٧١ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف،

١٤٠٥ﻫ/١٩٨٥ء۔

٦٧. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ﻫ/ ٨٧٣۔٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ﻫ/١٩٨٣ء۔

٦٨. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ﻫ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٦٩. ابن ابی عاصم، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ﻫ/ ٨٢٢۔٩٠٠ء)۔ **السنة۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ﻫ۔

٧٠. ابوعبد اللہ، احمد بن ابراہیم بن کثیر دورقی (١٦٨۔٢٤٦ﻫ)۔ **مسند سعد بن أبي وقاص۔** بیروت، لبنان: دارالبشائر الاسلامیہ، ١٤٠٧ﻫ۔

٧١. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ﻫ/٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **التمهيد۔** مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ﻫ۔

٧٢. عبد بن حمید، ابومحمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ﻫ/٨٦٣ء)۔ **المسند۔** قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ﻫ/١٩٨٨ء۔

٧٣. عبد الرزاق، ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦۔٢١١ﻫ/٧٤٤۔٨٢٦ء)۔ **المصنف۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ﻫ۔

٧٤. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩۔ ٥٧١ﻫ/١١٠٥۔١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)۔** بیروت، لبنان: داراحیاء التراث العربی، ١٤٢١ﻫ/٢٠٠١ء۔

٧٥. عمر کحالہ،عمر رضا کحالہ، **معجم المؤلفين،** بیروت ،لبنان، داراحیاء التراث العربی

٧٦. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰-۳۱۶ھ/ ۸۴۵-۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

٧٧. قرشی، عبد بن محمد ابو بکر، (۲۰۸-۲۸۱ھ)۔ مكارم الأخلاق۔ القاہرہ، مصر: مکتبۃ القرآن، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء

٧٨. قزوینی، عبدالکریم بن محمد الرافعی۔ التدوين في أخبار قزوين۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

٧٩. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ مسند الشهاب۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

٨٠. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱-۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱-۱۳۷۳ء)۔ تفسير القرآن العظيم۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

٨١. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٨٢. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹-۲۷۳ھ/ ۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔

٨٣. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳-۱۷۹ھ/ ۷۱۲-۷۹۵ء)۔ الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء۔

٨٤. ابن مبارک، ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن واضح مروزی (۱۱۸-۱۸۱ھ/ ۷۳۶-۷۹۸ء)۔ کتاب الزهد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٨٥. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن

علی (٦٥٤ـ٧٤٢ھ/١٢٥٦ـ١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٨٦. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦ـ٢٦١ھ/ ٨٢١ـ ٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٨٧. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (٥٤١ـ٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النهضة الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

٨٨. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (٩٥٢ـ ١٠٣١ھ/١٥٤٥ـ١٦٢١ء)۔ **فيض القدير شرح الجامع الصغير**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ١٣٥٦ھ۔

٨٩. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (٣١٠ـ٣٩٥ھ/ ٩٢٢ـ١٠٠٥ء)۔ **الإيمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٦ھ۔

٩٠. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (٥٨١ـ ٦٥٦ھ/ ١١٨٥ـ١٢٥٨ء)۔ **الترغيب والترهيب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

٩١. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥ـ٣٠٣ھ/٨٣٠ـ٩١٥ء)۔ **السنن الكبرى**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

٩٢. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦ـ ٤٣٠ھ/ ٩٤٨ـ١٠٣٨ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٩٣. ابن نقطہ، ابو بکر محمد بن عبد الغنی۔ **تكملة الإكمال**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب:

جامعہ اُم القری، ١٤١٠ھ۔

٩٤. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٩٥. نووی، ابوزکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (٦٣١۔٦٧٧ھ/١٢٣٣۔١٢٧٨ء)۔ **شرح صحيح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ١٣٧٥ھ/١٩٥٦ء۔

٩٦. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

٩٧. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥۔٨٠٧ھ/١٣٣٥۔١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩٨. یاقوت بغدادی، یاقوت بن عبد اللہ ابوعبداللہ (م ٦٢٦ھ)۔ **معجم البلدان**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

٩٩. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠۔٣٠٧ھ/٨٢٥۔٩١٩ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔